انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی

کتاب مستطاب مشتمل بر عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مسمی بہ

تعلیم العقائد
و
امتحان العقائد
و
تنظیم الفرائد

مصنفہ عالیجناب ابو البرکات مولوی عبید اللہ صاحب مولوی فاضل دام اللہ فیوضہ

طبع فی المطبع الاحمدی الکائن فی بلدۃ حیدرآباد دکن صانہا اللہ
عن الشرور والفتن وقد اعتنی فی طبعہ عبد الحی صانہ اللہ عن الشر والغی

وقد اہتم فی کتابتہ سید محمد کاتب

صانہ اللہ عن الشرور

النوائب

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

تعليم العقايد

وبهامشه

تنظيم الفرايد

من تاليف اضعف عباد محمد عبيد الله غفر الله ذنوبه وستر عيوبه

طبع في المطبع الاحمدي الكاين في بلدة
حيدرآباد ابقاها الله الى يوم التناد

سنة ١٣٢٩ هجرى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا مَزِیْدًا ط بعد حمد وصلوۃ کے اس امر کا معلوم ہونا ضروری ہی کہ شرعی احکام دو قسم کے ہیں ایک تو شرعی احکام وہ ہیں کہ جن کا تعلق عمل سے ہی دوسرے شرعی احکام وہ ہیں کہ جنکا تعلق اعتقاد سے ہی پہلے شرعی احکام کے جاننے کا نام علم شرایع اور علم احکام ہی اور دوسرے احکام شرعی کے جاننے کا نام علم عقاید ہے علم عقاید کی تحصیل علم احکام سے پہلے ہی اس وجہ سے کہ مدار احکام شرعیہ کا اور بنیاد حسن و قبح اعمال کی عقاید پر ہے غرضکہ اسلام ایک ایسی عمارت ہی جو عقاید کے ستونوں پر ٹھیری ہوی ہی کوئی شخص بُرے کاموں سے جب ہی بچے گا کہ اوس کو خدا کا خوف ہو اور یاداشت عمل کا کھٹکا نیک عمل وہی اختیار کرے گا کہ جسکو حصول نعما جنت کی آرزو ہو اور خدا سے ملنے کی تمنا اس وجہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہوی کہ ایک مختصر رسالہ عقاید میں عام مسلمانوں کے نفع کی غرض سے لکھدیا جائے۔ تاکہ ہر ایک مسلمان اوس کو پڑھکر اپنے نفس کو دہریت کی زہریلی گندی ہوا سے (جو متعدی ہوکر ایک دوسرے کے جسم میں پہونچ رہی ہی) بچائے اس رسالہ کا نام (تعلیم العقاید) رکھا گیا اسمیں ادلہ سے احتراز کیا گیا کیونکہ اوّلا دلایل کا سمجھنا عام لوگوں کو دشوار ہے پھر اونکا یاد رکھنا اور بھی دشوار دوسرے اگر اس مختصر رسالہ میں ادلہ عقلیہ لکھے جاتے تو وہ رسالہ عقاید کا نہ ہوتا۔ بلکہ علم کلام کا ہوتا اور اگر ادلہ نقلیہ لکھے جاتے تو ہر عقیدہ کے متعلق آیت اور حدیث لانا ہوتی اور پھر اوسکا ترجمہ کرنا ہوتا جسکی اس مختصر رسالہ میں گنجایش نہیں تھی اس وجہ سے عقاید کے بیان پر اکتفا کیا گیا صرف ایک حدیث ایمان و اسلام کے متعلق تبرکا لکھدی گئی تاکہ اوس سے اسلام اور ایمان کی حقیقت

معلوم ہو جاوے خدا تعالی سب مسلمانوں کو اس امر کی توفیق دے کہ درستئی اعمال سے پہلے عقاید کی اصلاح کریں۔ وَمَا اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

باب ۱۔ تعریفات

۱ شرع کے ضروری امر کو دل سے ماننے کا نام عقیدہ ہے۔ یا اعتقاد ہے۔

۲ وہ ذات جو تمام چیزونکی پیدا کرنیوالی اور اونکی پرورش کرنیوالی ہے۔ اور جسکی ہستی ضروری اور نیستی محال ہے۔ اور جو اپنی ذات اور صفات سے یکتا ہے۔ اور جسکو تمام صفات کمالیہ حاصل ہیں اور جو تمام عیبوں سے پاک ہے **اللہ یا خدا** ہے۔

۳ دل اور زبان سے اللہ کے ایک ہونیکا اقرار کرنا اور اوسکے ذات اور صفات میں غیر کو شریک نہ کرنا **توحید** ہے اور ایسا کرنیوالا **مُوَحِّد**۔

۴ زبانی اقرار کو دلی اعتقاد کے مطابق کرنے کو **شہادت** کہتے ہیں۔

۵ دلی اعتقاد کے مطابق زبان سے خدا کی وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرنا اور جو امور شرع کے رو سے فرض گردانے گئے ہیں (جیسے نماز روزہ حج وغیرہ) اونکو بسر و چشم بجالانا اور جو امور شرع کے رو سے منع کر دئے گئے ہیں (جیسے شرک اور کفر اور زنا وغیرہ) اونسے باز رہنا اسلام ہے۔ اور ایسا کرنیوالا **مسلمان**۔

۶ جن باتوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اون کو دل سے سچا جاننا (یعنے اللہ اور رسول اور قرآن اور کتب آسمانی اور فرشتوں اور قیامت کی تصدیق کرنا) **ایمان** ہے اور ایسا کرنیوالا **مومن**۔

۷ اسلام اور ایمان دونوں کے مجموعہ کا نام **دین** ہے اور اسلام اور ایمان دونوں باتوں کا بجالانیوالا **دیندار**۔

۸ وہ مقدس شخص جو خدا کے طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا جاوے اور وہ صاحب کتاب و وحی ہو اور اوس نے علانیہ جبرئیل کو دیکھا ہو اور اون سے باتیں کی ہوں **رسول** ہے

۹ وہ مقدس شخص جو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی کے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا جاے **نبی یا پیغمبر** ہے (رسول خاص ہی نبی عام یعنے ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین)

۱۰ - وہ ربانی حکم جو نبی کے قلب پر بذریعہ الہام یا بذریعہ کتاب یا اشارۃً یا بواسطہ جبرئیل نازل ہو **وحی** ہی جس کی تفصیل حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے -

۱۱ وہ کتاب جو کسی نبی پر بذریعہ وحی کے خدا کیطرف سے اوتری ہو **کتاب آسمانی یا صحیفہ آسمانی** ہے -

۱۲ وہ کتاب جو جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی کے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اتری ہے اور ہم تک متواتر بجنسہ پہونچی ہے **قرآن** ہے -

۱۳ وہ نورانی لطیف اجسام جنکو خدا تعالی نے مختلف اشکال میں آنیکی قوت دی ہے **ملائکہ یا فرشتے** ہیں اون کے اوصاف قرآن اور حدیث میں بیان ہوئے ہیں اونمیں سے ایک جلیل القدر فرشتے **جبرئیل** علیہ السلام ہیں جنکو وحی کا کام سپرد ہے -

۱۴ جس مسلمان نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی آنکھوں سے دیکھا ہو یا ملا ہو ایمان پر مرا ہو **صحابی** ہی - جو مسلمان صحابی سے ملا ہو وہ **تابعی** ہے -

(یا حضرت سے ملنے والوں کو دیکھا ہو)

۱۵ جو مسلمان تابعی سے ملا ہو وہ **تبع تابعی** ہے -

۱۶ وہ نیک شخص جو شریعت کا پابند ہو اور دنیا سے محبت نہ رکھتا ہو اور خدا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہو **ولی** ہے -

۱۷ جو ارشاد زبان مبارک سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا آپنے جو کام کیا یا آپ کے سامنے کسی نے کوئی کام کیا اور آپ اوس کو دیکھکر سکوت فرمایا وہ **حدیث یا سنت** ہی -

۱۸ صحابی کا قول فعل یا تقریر **اثر یا خبر** ہے -

۱۹ نبوت کی سچائی ظاہر کرنیکی غرض سے کوئی مشکل امر جو خلاف عادت ہو اور بلا اسباب ظاہری نبی سے ظاہر ہو وہ **معجزہ** ہے۔

۲۰ جو مشکل امر خلاف عادت بلا اسباب ظاہری ولی سے ظاہر ہو **کرامت** ہے۔

۲۱ باغوا و وسوسہ شیطانی کوئی بات خلاف عادت کسی فاسق یا کافر سے ظاہر ہو **استدراج** ہے۔

۲۲ عمدہ بات جو دلمیں بوجہ صفائی قلب کے خدا کیطرف سے پڑجاوے **الہام** ہے۔

۲۳ جو غیب کی بات دل پر بوجہ صفائی قلب کے کھل جاوے **کشف** ہے۔

۲۴ مرنیکے بعد اور قیامت سے پہلے جو زمانہ گذرتا ہے اوس کو عالم برزخ کہتے ہیں اوس زمانہ میں مردہ کی روح جہاں کہیں ہو **قبر** ہے۔

۲۵ وہ دو فرشتے جو قبر میں ہر شخص کا دین پوچھنے کی غرض سے آتے ہیں **منکر نکیر** ہیں۔

۲۶ وہ دو فرشتے جو ہر شخص کے روزانہ کام کو خواہ اچھے ہوں یا برے لکھتے رہتے ہیں **کراماً کاتبین** ہیں۔

۲۷ ایک بہت بڑی چیز سینگ کے شکل کی جس کو اسرافیل علیہ السلام ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اور پھونکنے کیلئے حکم پروردگار کے منتظر ہیں **صور** ہے۔

۲۸ جس دن کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مار کر پھر اونھیں اجسام کیساتھ دوبارہ پیدا کریگا اور اون کے برائیوں اور نیکیوں کا حساب کتاب لیگا **قیامت** کا دن ہے۔

۲۹ جس کاغذ پر بندوں کے نیک اعمال اور برے اعمال لکھے ہوئے ہیں وہ **نامہ اعمال یا کتاب** ہے۔

۳۰ بندوں کے اعمال خواہ وہ نیک ہوں یا بد جس ترازو میں تولے جاوینگے وہ **میزان** ہے۔

۳۱ وہ پل کہ جو دوزخ کے اوپر رکھا ہوا ہے اور جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جس پر سے سب لوگوں کو چلنا ہوگا وہ **پل صراط** ہے۔

۳۲ ہر قسم کی آرائش اور آرام کا مقام کہ جو نیکوں کو بعد حساب و کتاب کے (خدا کے فضل اور حسن اعمال کی وجہ سے) رہنے کو ملیگا وہ **جنت یا بہشت** ہے۔

۳۳ آگ سے دھکتا ہوا مقام جسمیں ہمہ قسم کی تکلیف ہے اور جو کافروں اور بدکاروں کو انکے کفر اور بدکاریوں کی سزا میں رہنے کو ملیگا وہ **دوزخ یا جہنم** ہے۔

۳۴ جس حوض کی مسافت بہت طویل ہے اور جسکا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اوسکی خوشبو مشک سے زیادہ ہے اور اوسکے دونوں جانب ستاروں کے مثل چمکتے ہوئے کوزے رکھے ہوئے ہیں وہ **حوض کوثر** ہے۔

۳۵ خدا کی ذات و صفات میں غیر خدا کو ساجھی و حقیقی شریک سمجھنا **شرک** ہے اور ایسا کرنیوالا **مشرک**

۳۶ جن باتوں کے ماننے کو جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم گردانا ہے (جیسے اللہ اور رسالت اور کتب آسمانی اور قیامت اور ملائکہ کی تصدیق) اونکا زبان سے انکار کرنا اور فرایض شرعی (جیسے نماز اور روزہ اور حج وغیرہ) جو لازم کردی گئے ہیں اونکو جان بوجھکر عمداً بجانہ لانا اور جن ضروری باتوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ نے منع کردیا ہے اونکو جان بوجھکر عمداً کرنا اور اونکو حلال سمجھنا **کفر** ہے اور ایسا کرنیوالا **کافر** غرضکہ دین کی ضروری باتوں کا انکار زبان اور دل سے کرنیوالا کافر ہے۔

۳۷ شرعی ضروری امور جو لازم کردئے گئے ہیں اونکو دل سے جو شخص نمانے صرف لوگوں میں اپکو مسلمان ظاہر کرنیکی غرض سے توحید اور رسالت کا اقرار کرے اور احکام شرعیہ کو محض دکھانیکی غرض سے بجا لاوے ایسا شخص اللہ کے پاس **منافق** ہے۔

۳۸ ایمان لانے اور اسلامی احکام قبول کرنیکے بعد جو شخص کفر کو خواہ زبان سے خواہ تحریر سے یا حالت سے ظاہر کرے وہ **مرتد** ہے۔

۳۹ جس کام کے کرنیکا حکم شرع سے ثابت ہوا اوسکو جو شخص نکرے یا جس کام کے نکرنیکا حکم شرع سے ثابت ہوا اوسکو جو شخص کرے وہ **فاسق** ہے (جیسے نماز پڑھنے کا حکم ہے کوئی شخص نہ پڑھے یا شراب کے نہ پینے کا حکم ہے کوئی شخص پئے پس ایسا شخص فاسق سمجھا جاویگا)

۴۰ جو شخص ایمان اور اسلام کی ضروری باتوں کو دل سے اور زبان سے مانتا ہو لیکن اون ضروری باتوں کی صاف اور واضح معنوں کو ایسے مطالب کے طرف پھیر کر لیجاتا ہے کہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع

صحابہ اور تابعین کے معنوں کے خلاف ہیں تو ایسا شخص مُلحِد اور زِندیق ہے جیسے کوئی شخص کہے جنت اور دوزخ کو تو میں مانتا ہوں لیکن جنت سے مراد وہ خوشی ہے کہ جو نیک کام کرنیکے ساتھ ہی انسان کو حاصل ہوتی ہے اور دوزخ اوس پشیمانی کا نام ہے کہ بُرے کام کرنیسے حاصل ہوتی ہے ایسا معنی دوزخ اور جنت کا بیان کرنیوالا زندیق ہے کیوں کہ ایسا معنی نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں اور نہ اجماع صحابہ اور تابعین میں غرضکہ ظاہری معنوں کو پھیر کر ایسے طرف لیجانا جو کتاب و سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین کے خلاف ہو الحاد ہے۔

یعنی اجماع امت
مجتہدین ۱۲

س ۱ جو شخص قرآن اور حدیث اور اجماع علماء کا پیرو ہو وہ سُنّی ہے۔

س ۲ جو بات نئی دین میں ایسی نکالی جاوے کہ جو جناب سرور کائنات اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں نہ ہو اور اوس کی کچھ بھی اصلیت قرآن و حدیث سے نہ ملتی ہو وہ بدعت ہے اور بدعت نکالنے والا اور بدعت پر عمل کرنیوالا بدعتی ہے۔

س ۳ جس گناہ کے ارتکاب سے سزائے شرعی لازم ہوتی ہو یا عذاب یا لعنت یا غضب کی دھمکی دیگئی ہو یا اوسکے کرنیسے انسان حد کفر تک پہونچ جاوے وہ گناہ گناہ کبیرہ ہے۔

س ۴ وہ لطیف ناری اجسام جنکو خداتعالی نے مختلف اشکال میں آنیکی قوت دی ہے جن ہیں۔

س ۵ وہ شریر جن جو انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے شیطان ہے۔

س ۶ شریر جنوں کا باپ ابلیس ہے۔

س ۷ جو شخص قرآن اور حدیث کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور معانی کلام عرب کو اچھی طرح سے سمجھتا ہے اور احادیث کی اسناد اور متن سے بخوبی واقف ہے اور قیاس میں صاحب رائے ہے وہ مجتہد ہے۔

س ۸ آیت قرآن اور عبارت حدیث کا کھلا واضح معنی کہ جسمیں تاویل کا احتمال تک نہیں ہے وہ نص ہے

باب ۲ کلمات توحید و تمجید و رد شرک وغیرہ

جب کوئی شخص مسلمان ہو یا کوئی بچہ پڑھنے کیلئے مکتب میں بیٹھے تو چاہئے کہ ان ثبات کلمات کو

پہلے سیکھے بعد ازاں اوسکو روزے اور نماز کی تعلیم دینا چاہیے کیونکہ فرایض سے پہلے ایمان اور اسلام کا درست کرنا ہے۔

۱۔ **کلمہ طیب** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

۲۔ **کلمہ شہادت** اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترجمہ) میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں وہ ایک ہی کوئی اوس کا شریک نہیں اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

۳۔ **کلمہ تمجید** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترجمہ) اللہ (سب عیبوں سے) پاک ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو شایاں ہے۔ خدا کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں اللہ کی شان سب سے بڑھکر ہے۔ ہماری تدبیر اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

۴۔ **کلمہ توحید** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترجمہ) سوائے خدا کے کوئی لایق عبادت کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا ساجھی نہیں اوسی کی بادشاہت اور حکومت ہے اور اوسی کو سب طرح کی تعریف سزاوار ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اوسی کے ہاتھ میں سب طرح کی خیر و برکت ہے وہی سب چیز پر قادر ہے۔

۵۔ **کلمہ رد کفر** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھی سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں (تیری ذات اور صفات میں) غیر کو شریک کروں اور میں اس امر کو بخوبی جانتا ہوں کہ کوئی تیرا شریک نہیں ہے اور میں نے تمام شرک اور کفر اور گناہوں کے کاموں سے توبہ کی ہے میں نے تیری طاعت کیلئے سر جھکا دیا اور ایمان لایا اور میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی لایق عبادت کے نہیں یعنی تو ہی لایق عبادت کے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں۔

ف حدیث میں ہے کہ پہلے کلمہ پاک بہشت کی کنجی ہے ۱۲ ف دوسرے اقرار توحید اور رسالت کا کلمہ ہے ۱۲ ف تیسرے کلمہ کو سبحان اللہ کی بزرگی سے الحمد للہ کا کلمہ نصف میزان کو بھر دیتا ہے اور ثواب بہشت تک پہونچتا ہے اور لا الہ الا اللہ آسمان تک پہونچتا ہے اور اللہ اکبر سے وہ مقبول ہوتا ہے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ جنت کی کنجی ہے ۱۲ ف جو شخص اس کلمہ کو کہتا ہے اوسکو ثواب بہشت ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور ہزار برائی مٹائی جاتی ہے اور ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں ۱۲ ف کفر اور شرک سے توبہ کرنے اور توحید کے اقرار کرنے کا کلمہ ہے ۱۲

۶ کلمہ ایمانِ مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ جن اسمار اور صفات کے ساتھ متصف ہے انھیں اسمار اور صفات کیساتھ میں نے اوسکو مان لیا اور اوسکے سب احکام کو بسروچشم قبول کیا۔

باب ۳ اسلام اور ایمان کا مفصل بیان

حدیث مُفصّل ایمان کا مختصر بیان وہی ہے جس کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس وقت ارشاد فرمایا جس وقت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے جیساکہ حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ (متفق علیہ)

(ترجمہ) عمر بن الخطاب رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص جسکے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت کالے تھے آن پہونچا یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہم میں سے کسی نے اوسکو پہچانا بھی نہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنوں سے ملادئے اور دونوں ہاتھ اپنے رانوں پر رکھے (جیسا شاگرد اوستاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر بولا اے محمد مجھکو بتلاؤ کہ اسلام کیا چیز ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے (یعنے زبان سے کہہ اور دل سے یقین کر) کہ کوئی معبود سوائے خدا کے لایق عبادت کے نہیں اور محمد اوس کے رسول (بھیجے ہوے) ہیں اور تو نماز پڑھا کر اور زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر اور اگر تجھکو استطاعت ہو (یعنے خرچ راہ اور رستہ کا خوف نہو) تو توحج کر وہ بولا کہ آپنے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ آپ ہی سے پوچھتا ہے اور آپ ہی سے کہتا ہے کہ سچ کہا (حالانکہ پوچھنے والا اعلم ہوتا ہے اور تصدیق کرنیوالا ذی علم ہوتا ہے پس یہ دونوں کام ایک شخص کیسے کریگا) پھر وہ شخص بولا کہ آپ یہ بتائیے کہ ایمان کیا ہے آپنے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو دل سے اللہ اور اوسکے فرشتوں کا یقین کرے (کہ اللہ کے پاک بندے ہیں اور اوس کا حکم بجالاتے ہیں اللہ نے اونکو بڑی طاقت دی ہے) اور اوسکے پیغمبرونکو سچا جانے (کہ وہ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے ہیں) اور قیامت کا یقین کرے (کہ اوس دن حساب وکتاب ہوگا اور برے اعمال کی جانچ اور پڑتال ہوگی) اور تقدیر کا یقین کرے کہ برا اور اچھا سب خدا کی طرف سے ہے (یعنے سب کا خالق وہی ہے) پھر اوس شخص نے پوچھا کہ آپ یہ بتلائیے کہ احسان کیا ہے آپنے فرمایا احسان یہ ہے تو خدا کی عبادت اس طرح سے دل لگا کر کر جیسا کہ تو اوس کو دیکھ رہا ہے اگر اتنا نہ ہو تو خیر یہ سمجھ لے کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے ف سبحان اللہ جناب سرور کائنات صلعم نے اس ایک چھوٹے سے جملے میں سارے تصوف اور سلوک کو بیان کر دیا خلاصہ سارے تصوف کا یہی ہے کہ بندے کو خدا سے الفت اور محبت پیدا ہو اور خدا کا خیال ہر وقت بندے کے دل میں لگا رہے اعلیٰ درجہ اوس کا یہ ہے کہ بندہ خدا کی یاد میں ایسا محو ہو کہ اپنی خودی کی بھی اوس کو خبر نہو اور سوائے خدا کے کچھ نظر نہ آوے گو ظاہری آنکھوں سے دنیا کی چیزیں دیکھے اور کانوں سے لوگوں کی باتیں سنے لیکن جب دل خدا سے لگا ہے تو ظاہری آنکھ اور کان مردے کی آنکھ اور کان کی طرح کھلی ہوئی ہے آنکھ دیکھتے ہی اور کان سنتی ہے لیکن دل چھپا

اور لو مالک حقیقی کیطرف لگی ہوئی ہو اسی کو وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کہتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کی فقیروں اور
صوفیوں کو اور خدا کی پاک بندونکو حاصل ہوتا ہی اور ایک مرتبہ ادنی ہی۔ اگر اعلیٰ مرتبہ حاصل نہو سکی تو خیر
ادنی ہی کو حاصل کرنیکے لئے کوشش کرے وہ یہ کہ خدا کو ہر وقت حاضر اور ناظر جانے اور یہ یقین کرلے کہ میں
اوسکا غلام ہوں اور وہ میرا آقا اور مالک ہے جو میرے سب حرکات اور سکنات یہانتک کہ قلب کے
خطرات اور خیالات کو بھی جانتا ہے۔ پھر اوس کی عبادت کی وقت دوسری چیز و نمیں دل لگانا اور برے
وسوسونکو راہ دینا شیطانکا کام ہے۔ کوئی ساکام کیوں نہ ہو جو کام انسان شب و روز کرتا ہے اگر
خدا کو ہر وقت حاضر ناظر جانکر کرے تو اوس کے سب کام اچھے ہونگے اور وہ بہت ساری گناہوں سے بچ رہے گا
اس واسطے کہ جو غلام اپنے حقیقی آقا کو ہر وقت حاضر اور ناظر سمجھتا ہے وہ ہر امور میں حتی کہ نشست و برخاست
اور چلنے پھرنے اور کھانے اور پینے میں مالک کی اطاعت سے ذرا بھی انحراف نکریگا۔ حضوری گر ہمی خواہی
از و غافل مشو حافظ ؛ متی من تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا امام نووی فرماتے ہیں کہ مقصود
اس کلام سے یہ ہے کہ بندہ عبادت میں اخلاص کرے اور دل لگاوے یعنے عبادت بہت خشوع اور خضوع سے
کرے اور فی الحقیقت یہی بات ہے کہ جو بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرتا اگرچہ کہ وہ بھی بندہ ہے لیکن ایسا بندہ ہے
جو گنہ ہے اور جو بندہ اطاعت گذار ہے وہی مالک کا حقیقی بندہ ہے۔ گر تو خواہی حریی و دل زندگی ؛
بندگی کن بندگی ؛ زندگی مقصود بہر بندگی است ؛ زندگی بے بندگی شرمندگی است ؛
جز خضوع و بندگی و اضطرار ؛ اندریں حضرت ندارد اعتبار ؛ ہر کہ اندر عشق یابد زندگی ؛
کفر باشد پیش او جز بندگی ؛ ذوق باید تا دہد طاعات بر ؛ مغز باید تا دہد دانہ شجر ؛
قاضی عیاض رح کہتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام شریعت کے علوم اس سے نکل سکتے ہیں ف پھر
وہ شخص بولا آپ یہ بتائے کہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے
زیادہ نہیں جانتا یعنے میں تم سے زیادہ نہیں جانتا ف یعنی قیامت کا وقت سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں
امام نووی رح فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم سے جب کوئی ایسی بات پوچھی جاوے جسکو وہ
نہیں جانتا ہو تو یوں کہنا چاہئے کہ مجھکو معلوم نہیں اور یہ کہنا اوسکے ذلت اور نقصان کا باعث نہیں ہے

بلکہ اوسکے کمال ورع اور تقوی کی دلیل ہی چنانچہ بڑے بڑے ائمہ نے بہت سے مسائل میں سکوت کیا اور کہا کہ ہمکو معلوم نہیں ت پھر وہ شخص بولا کہ اوسکی نشانیاں بتلائی آپنے فرمایا ایک نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک کو جنیگی ف یعنی لونڈیاں بہت پکڑی جاوینگیں اور انکی اولاد بہت ہوگی اور ظاہر ہی کہ لونڈی بھی شریعت کی رو سے ایک مال ہی اور باپ کا مال اوسکے بعد بیٹے کا ہوتا ہی۔ تو بیٹا بعد مرنے باپ کے اپنے ماں کا مالک ہوگا بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ لوگ ماؤں کی عزت اور حرمت چھوڑ دینگے اور ماں سے وہ سلوک کرینگے جو لونڈی سے کرتے ہیں خدا پناہ میں رکھے اس زمانہ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی ماں کا ادب نہیں کرتے ت دوسری نشانی یہ ہی کہ تو دیکھیگا ننگوں کو جنکے پاؤں میں جوتا نہ تھا تن کو کپڑا نہ تھا وہ بڑی بڑی عمارت بنا رہے ہیں ف یعنی دنیا کی حالت میں بڑا انقلاب ہوگا جو لوگ مفلس قلاش بھوکے ننگے تھے وہ امیر مالدار ہوجاوینگے اور جو امیر مالدار تھے وہ مفلس اور محتاج ہوجاوینگے ت عمر بن الخطاب رض فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا میں بڑی دیر تک ٹھیرا رہا بعد اوسکے آپنے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا آپنے فرمایا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا وہ جبرئیل تھے جو تمکو تمہارا دین سکھلانے کیلیے آئے تھے غرضکہ اس حدیث سے ایمان مفصل کا حکم نکلتا ہی کہ جو سکھایا اور پڑھایا جاتا ہی۔

۷۔ **کلمہ ایمان مفصل** اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ (ترجمہ) میں اللہ پر اور اوسکے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور اوسکے رسولوں پر اور آخرت پر ایمان لایا اور مینے اس بات کی تصدیق کی کہ بھلائی اور برائی خدا ہی کی طرف سے ہی اور بعد مرنیکے زندہ ہونا یقینی ہے۔

باب ۴ عقائد کا بیان

فصل (۱) اللہ پر ایمان لانے کا ذکر

عقیدہ (۱) اللہ تعالے کی ذات و صفات کا یقین کرنا ضرور ہی۔ اللہ تعالی کی کئی نام ہیں اونمیں سے

بعض اسم ذات ہیں اور بعض اسمار صفات جیسا کہ ایک حدیث اللہ کے ناموں کے بیان میں آئی ہے۔ ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انکو یاد رکھیگا وہ جنت میں
داخل ہوگا پھر آپ نے ان ناموں کو گن کر فرمادیا ان ناموں کے معانی اور مطالب میں غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی
عظمت اور شان نظر آتی ہے اور اسکی ذات اور صفات کا اجمالی علم ہوسکتا ہے (مطالب اسمار الٰہی) ھُوَ اللّٰہُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اسکی ذات قدیم ہے اسکی قدرت کامل
(صرف نام اللہ اسم ذات ہے اور باقی نام اسمار صفات ہیں) اَلرَّحْمٰنُ دنیا میں سب پر مہربان خواہ وہ مومن
ہوں یا کافر اَلرَّحِیْمُ آخرت میں مومنوں کے حق میں مہربان اَلْمَلِکُ سب کا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب
ونقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود بھی صحیح وسالم بندوں کو بھی صحیح وسالم رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ مومنوں کو ہول
قیامت اور عذاب دوزخ سے امن دینے والا اَلْمُھَیْمِنُ ایسا امانتدار کہ اطاعت گذار بندوں کے ثواب میں
رائی برابر بھی کمی نہیں کرتا اور نہ ان کے ثواب دینے سے تھکتا ہے اَلْعَزِیْزُ ایسا عزتدار عالیشان ہے کہ اوس تک
رسائی ہر کسی کی دشوار ہے اَلْجَبَّارُ بندوں کی حالت کا درست کرنیوالا شکستہ دلوں کی خبر لینے والا اونکی
تکلیفوں کو دور کرکے راحت دینے والا اَلْمُتَکَبِّرُ ایسا کبیر الشان ہے کہ بندوں سے اگر بات بھی کرتا ہے تو بذریعہ
رسول کی وحی بھیجکر اَلْخَالِقُ تمام عالم کو عدم سے وجود میں لانیوالا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے ہر چیز کو بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ ہر چیز کو اوسکے مناسب شکل وصورت دینے والا اَلْغَفَّارُ بندوں کے گناہوں کو دنیا اور آخرت میں
ڈھانکنے والا اَلْقَھَّارُ مخلوقات کی تدبیر اپنے منشار کے موافق کرنیوالا۔ یا ایسا غالب کہ اوسکو کوئی مغلوب
نہ کرسکے یا بڑے بڑے سرکشوں کا سر نیچا کردینے والا اَلْوَھَّابُ اقسام اقسام کے انعامات کا کثرت سے دینے والا۔
اَلرَّزَّاقُ بندوں کا ہر حال میں روزی رساں اَلْفَتَّاحُ اوسکے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اَلْعَلِیْمُ
ہر ہر ذرے کا اوسکو علم ہے اَلْقَابِضُ وہ جب چاہے بندوں کے رزق کو بند کردے اَلْبَاسِطُ جب چاہے بندوں کے رزق کو
کشادہ کردے اَلْخَافِضُ مغرور سرکشوں کو پست کردے اَلرَّافِعُ مومنین منکسرین کو بلند کردے اَلْمُعِزُّ جسکو چاہے
عزت دے اَلْمُذِلُّ جسکو چاہے ذلت دے اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَکَمُ اوسکے سب
اقوال وافعال منصفانہ ہیں اَلْعَدْلُ بڑا عادل ومنصف اَللَّطِیْفُ مہربان باریکدان اَلْخَبِیْرُ سب

چیز ونسے ایسا باخبر کہ اونکو یقینی طور پر جاننے والا اَلْحَلِیْمُ ایسا بردبار کہ باوجود گناہوں کے گرفت نہیں کرتا دنیا میں
فرمانبرداروں اور نافرمانوں دونوں پر اوسکی انعامات اور مہربانیاں ہیں اَلْعَظِیْمُ اوسکی شان ایسی عالی ہے کہ وہم
وخیال کی رسائی وہاں تک دشوار ہے اَلْغَفُوْرُ بندونکی خطاؤں سے ایسا چشم پوش ہے کہ اوسکی معافی مواخذہ سے
بڑھی ہوئی ہے اَلشَّکُوْرُ اطاعت گذار بندونکا قدردان ہے اَلْعَلِیُّ وہ سب سے اوپر ہے اوس سے اوپر کوئی نہیں اَلْکَبِیْرُ
ایسا عظیم الشان ہے کہ مخلوق کی صفات سے بالکل پاک ہے اور اونکی اطاعت اور فرمانبرداری کا محتاج نہیں اَلْحَفِیْظُ
مخلوقات کا ہر حال میں نگہبان اَلْمُقِیْتُ کائنات کا قوت دہندہ اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی یا تمام لوگونکے
اعمال کا اور اقوال کا ایسا حساب دان کہ بغیر گننے اور اندازہ کرنیکے ہر چیز کا شمار اور اندازہ بتادے اور نہایت
جلد حساب لے لے اَلْجَلِیْلُ ایسا جلیل الشان کہ اوسکی اطاعت سب پر واجب الاذعان ہے اَلْکَرِیْمُ
ایسا سخی کہ اوسکی سخاوت کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ایسا نگہبان کہ مخلوقات کی نگہبانی سے ایکدم غافل نہیں اَلْمُجِیْبُ
حاجت مندونکی حاجت برلانیوالا اور دعا کرنیوالونکی دعا قبول کرنیوالا اَلْحَکِیْمُ عالم باحکمت استوار اَلْوَدُوْدُ
نیکونکا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْوَاسِعُ اوسکی رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اَلْمَجِیْدُ ایسا ذی عزت وشان ہے
کہ اوسکی بارگاہ تک بڑے بڑے لوگونکی رسائی مشکل ہے باوجود اسکے پھر سب کی خبر رکھنے والا اور اونپر مہربانی کرنیوالا ہے
اَلْبَاعِثُ قیامت میں حساب وکتاب کیلئے وہی سبکو قبروں سے زندہ اوٹھائیگا اَلشَّهِیْدُ سب چیزونسے
ایسا واقف کہ کوئی چیز اوس سے پوشیدہ نہیں اور سب اوسکے حضور میں موجود ہیں اَلْحَقُّ اوسکی وجود کا اقرار لازم
اوسکے انکار کی گنجائش نہیں اوسکے ذات وصفات میں کسی طرح کا شبہ نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کے سب امور کا
کارساز اور سب کی روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ ایسا صاحب قوت جو کسی حال میں عاجز نہ ہو ایسا مضبوط
جو کبھی نہ تھکے اَلْوَلِیُّ بیکس غریبوں اور یتیموں کا معین اور متولی اَلْحَمِیْدُ ایسا محمود کہ جو ہر طرح کی تعریف کا شایان ہے
اَلْمُحْصِیُ اوس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کوئی ذرہ بھی اوسکی علم سے پوشیدہ نہیں اَلْمُبْدِئُ بے مثال دیکھے
عالم کا پیدا کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندونکو مار کر آخرت میں پھر زندہ کرنیوالا اَلْمُحْیِیْ وہی جلانیوالا ہے
اَلْمُمِیْتُ وہی مارنیوالا ہے اَلْحَیُّ اپنی ذات سے زندہ ہے اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم ہے سب چیزونکو تھامے
ہوئے ہے اَلْوَاجِدُ اوس سے کوئی چیز چھوٹ کر جا نہیں سکتی یا ایسا غنی کہ اوسکو کسی بات کی احتیاج نہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳
نہ اوسکی حد بیان ہوسکتی ہے اور نہ ...

الماجد صاحب شرف الواحد ایسا یکتا جسکا ثانی نہیں الصمد ایسا سردار جو ہمیشہ ہی اور نہ کھائے
نہ پیئے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز القادر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا المقتدر ہر چیز پر اپنی
قدرت کو پوری طور پر ظاہر کرنیوالا المقدم جسکو چاہے مراتب عالیہ پر آگے کردے المؤخر جسکو چاہے مراتب
عالیہ سے ہٹا کر پیچھے کردے الاول سب سے پہلے وہی اوس سے پہلے کوئی نہیں الاخر سب کے بعد وہی اوسکے
بعد کوئی نہیں الظاہر اپنی آثار قدرت سے ظاہر ہے جسکو سب جانتے ہیں الباطن اپنی حقیقت سے
پوشیدہ ہے جس سے کوئی آگاہ نہیں الوالی ہر چیز پر مالکانہ تصرف کرنیوالا المتعالی اولاد اور ازدواج اور
جوارح اور اعضا سے اوسکی شان منزہ ہے البر بندوں کے حقمیں ایسا مہربان ہے کہ اونکی فراخی چاہتا ہے اونکے
حقمیں تنگی ڈالنا نہیں چاہتا ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور برائی کے عوض ایک ہی برائی التواب
گڑگڑانیوالے بندے جو اپنی گناہوں سے توبہ کرکے اوسکے طرف متوجہ ہوجاتے ہیں اونکے طرف نظر رحمت سے پھر رجوع
کرتا ہے المنتقم بدکاروں سے بدلا لینے والا العفو گنہگاروں کے گناہوں کو بخشنے والا اور اونکی خطاؤں کو
ثواب سے بدل دینے والا عجب تاثیر دکھلائی کسی کی بے نیازی نے خطائیں ہوگئیں ساری ثواب آہستہ آہستہ
الرؤف بندوں پر ایسے سخت احکام جاری نہیں فرماتا جسکو وہ نہ کرسکیں مالک الملک شہنشاہ ذوالجلال
والاکرام اوسکی شان ایسی عالی ہے کہ اوسکے دبدبہ اور قہر سے سب خائف اور لرزاں ہیں اور ایسا ذی
کرم ہے کہ سب اوسکی ثنا گوئی میں رطب اللسان ہیں المقسط خود بھی عادل ہے اور دوسروں کو بھی عدل کی
توفیق دینے والا ہے الجامع قیامت میں سب کو جمع کریگا الغنی سب اوسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں
المغنی دوسروں کو بھی غنی کرنیوالا ہے المانع روکنے والا بھی وہی ہے الضار النافع ضرر دینے والا
وہی نفع دینے والا بھی وہی ہے النور خود بھی ظاہر ہے غیر کو بھی ظاہر کرنیوالا ہے الہادی سیدھا رستہ بتانے
والا وہی ہے (جو اوس تک پہونچادے) البدیع نادر نادر اختراعات اور گوناگوں ایجادات کا موجد وہی ہے
الباقی وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا الوارث فنائے عالم کے بعد ساری کائنات کا فی الحقیقت وہی وارث ہے
اور سب کائنات اوسی کی میراث ہے الرشید سبکا بڑا مرشد اور پیر وہی ہے الصبور ایسا تحمل والا ہے
کہ گناہگاروں کے عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ اونکو توبہ کی مہلت دیتا ہے۔

اسکے سوا اور بھی ذات باری تعالیٰ کی اوصاف ہیں مثلاً وعدہ کا سچا سب کا پرورش کرنیوالا فریادرس
خوبصورت ۔ صاحب تدبیر ۔ اوسکی مثل کوئی نہیں وہ ویسا ہی ہے جیسی اوسکی شان ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ وہ
سب کو دیکھتا ہے اور اوسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا ۔ آسمان سے پانی برساتا اور اوس سے ہر قسم کی میوے اُگاتا ہے
انواع اور اقسام کی چیزیں پیدا کرتا ہے غرضکہ تمام صفات کمالیہ سے اوسکی ذات موصوف ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی
ذات کا منکر کافر ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی اون صفات کا منکر بھی کافر ہے جو نص قرآن اور حدیث صحیح سے ثابت ہیں

(**عقیدہ ۲**) مخلوق کی صفتوں سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے اور جہاں کہیں ایسی صفات آئی ہیں
جیسے ہنسنا یا تعجب کرنا یا اوترنا یا چڑھنا ان سب اوصاف کی معنے ہم اوسی طرح سمجھیں جیسا کہ شرع میں
وارد ہوئی ہیں اون معنوں کی تاویل کرنا یا اونکا انکار کرنا یا اون صفات کی تشبیہ کسی دوسری چیز کی ساتھ دینا
بُرا ہے مثلاً ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم کلام کرتے ہیں یا اللہ کا تعجب کرنا ایسا ہی جیسی
ہم کرتے ہیں یا اللہ کا ہنسنا ایسا ہی جیسے ہم ہنستے ہیں بلکہ جیسی اوسکی شان ہے ویسی ہی اوسکی ہنسی وغیرہ ہے
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں تبدیلی نہیں ہوتی
کیونکہ اوسکی ذات قدیم ہے ۔

(**عقیدہ ۳**) جو کچھ عالم میں بھلائی یا بُرائی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکے ہونیسے قبل اوسکو جانتا ہے اور
اوسی جاننے کی موافق پیدا کرتا ہے اسکو تقدیر پر ایمان لانا کہتے ہیں بھلی باتیں جیسے اوسکی پیدا کی ہوئی ہیں
بُری باتیں بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اون کی پیدا کرنیمیں بہت سے راز ہیں جنکو اللہ ہی خوب جانتا ہے
ہر کوئی اوسکو نہیں جان سکتا باوجود برائیوں کی پیدا کرنیکے پھر برائیوں سے راضی نہیں کیونکہ کسی بات کا
پیدا کرنا اور چیز ہے اور کسی بات سے راضی ہونا اور چیز بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے
وہ بھلے اور برے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کی پیدا کرنیکی قدرت نہیں ہے بُرے
کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور نیک کام سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے ۔

(**عقیدہ ۴**) اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کرنیکا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہو سکے ۔

(**عقیدہ ۵**) کوئی چیز خدا کی ذمہ ضرور نہیں وہ جو کچھ کرے اوسکا فضل ہے ۔

فصل ۲ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلی انبیا پر ایمان لانیکا بیان

عقیدہ ۶ - جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلی انبیا علیہم السلام پر ایمان لانا دین کا ضروری امر ہے پیغمبروں کے بھیجنے میں اللہ تعالی کی بہت کچھ حکمتیں ہیں ان حکمتوں میں سے ایک حکمت مخلوق کی ہدایت مقصود ہے تمام انبیا گناہوں سے پاک ہیں اور اونکی تعداد اللہ تعالی ہی کو معلوم ہے پیغمبروں کا منصب رسالت سے سرفراز ہونا ایک عطاء ربانی ہے جسکو اللہ تعالی اہل سمجھتا ہے اوسکو منصب رسالت عطا فرماتا ہے کسی کا اختیاری فعل نہیں ہے جو اکتساب سے حاصل ہو سکے پیغمبروں میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اون پیغمبروں میں یہ پیغمبر مشہور ہیں جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے ۔ ابو البشر آدم علیہ السلام ۔ نوح بن ملک بن متوشلخ ابن خنوخ یعنے ادریس بن برد علیہ السلام ۔ ابراہیم بن آذر علیہ السلام ۔ اسمعیل بن ابراہیم علیہما السلام یعقوب بن اسحق علیہما السلام ۔ یوسف بن یعقوب علیہما السلام ۔ لوط بن ہاران بن آذر علیہ السلام ۔ صالح بن عبید علیہ السلام ۔ شعیب بن میکیل علیہ السلام ۔ موسی بن عمران علیہ السلام ہارون بن عمران علیہ السلام ۔ ہود بن عبد اللہ علیہ السلام ۔ داود بن ایشا علیہ السلام ۔ سلیمان بن داود علیہما السلام ۔ ایوب بن اموص علیہ السلام ۔ ذوالکفل ابن ایوب علیہما السلام ۔ یونس بن متی علیہ السلام الیاس بن یسین علیہ السلام ۔ الیسع بن اخطوب علیہ السلام ۔ زکریا بن برخیا علیہ السلام ۔ یحیی بن زکریا علیہ السلام عیسی بن مریم علیہما السلام ۔ محمد بن عبد اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ان سب پیغمبروں میں پانچ پیغمبر الوالعزم ہیں حضرت جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ السلام ۔ حضرت نوح علیہ السلام ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔ حضرت موسی علیہ السلام ۔ حضرت عیسی علیہ السلام ۔

عقیدہ ۷ - پیغمبروں میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہوا ہے ۔ سب سے زیادہ مرتبہ جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ۔ کئی وجوہات سے ایک تو یہ کہ خود جناب سرور کائنات

حاشیہ (۱ تا ۵) صفحہ ۱۸ دیکھیے)

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ بَنِیْ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ (ترجمہ) میں اولاد بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا بلکہ اظہار نعمت ہے جو امر واقعی ہے۔ دوسری جگہ آپ ارشاد فرماتے ہیں لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ (ترجمہ) اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کرنا ہوتی تیسری یہ کہ جو جو کمالات اگلے انبیاؤں میں تھے وہ سب آپکی ذات مقدسہ میں جمع تھے ؎ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ٭ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ زلف مشکین تن سیمین لب گویا داری ٭ اثر معجز عیسیٰ بسخنہا داری چوتھے یہ کہ آپ قیامت میں سب سے پہلے قبر شریف سے برآمد ہونگے پانچویں یہ کہ آپ سب سے پہلے شفاعت کریں گے چھٹے یہ کہ سب سے پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی ساتویں یہ کہ آپ کی بشارت اگلے پیغمبروں نے دی ہے آٹھویں یہ کہ اگر سیر اور حدیث کی کتابیں اوٹھا کر دیکھی جاویں تو اون سے معلوم ہوجائیگا کہ آپکے اخلاق کریمانہ اور خصایل پسندیدہ اور ارشادات حکیمانہ اور عادات مرضیہ ایسی تھے کہ منکر سے منکر بھی اگر آپ کو سچی نگاہ سے دیکھ لیتا آپکے نبوت کی فوراً تصدیق کرتا غرضکہ وجود مبارک جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپکی نبوت کی دلیل ہے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ گر دلیلت باید از وی رومتاب ٭ ہر جلوۂ جمال تو اناز دیگر است ٭ ہر نغمۂ کمال ترا ساز دیگر است اعجاز حسن را بسخن نیست احتیاج ٭ ہر غمزۂ زچشم تو اعجاز دیگر است ٭ نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ٭ آپکے رسالت کی تصدیق دین کا ضروری امر ہے اور آپ کی رسالت کا منکر کافر ہے بغیر آپکے رسالت کی تصدیق کے توحید حاصل نہیں ہوسکتی آپکے بعد قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آئیگا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ اون سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ۸۔ جناب سرور کائنات کی امت سب امتوں سے بہتر ہے اور آپ کی شریعت مکمل شریعت ہے اور آپکا دین سب دینوں کا ناسخ ہے۔

عقیدہ ۹۔ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک اور اوس سے آگے

(۵۲۔ دیکھو صفحہ ۱۹) حاشیہ

جہانتک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات ہی رات میں پہونچا دیا اور پھر مکہ میں واپس لے آیا اسکو معراج کہتے ہیں۔ نفس معراج کی تصدیق دین کا ضروری امر ہے۔ جو نص قرآنی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

فصل ۳ فرشتون پر ایمان لانیکا بیان

عقیدہ ۱۰ - فرشتون کی تصدیق کرنا دین کا ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اون کا مرد یا عورت ہونا ہمکو کچھ نہیں بتلایا گیا بہت سے کام اونکے سپرد ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ذکر الٰہی اون کا شغل ہے اونمیں سے بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین اور بعض کے چار چار پر ہیں اور بعض کے اس سے بھی زیادہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ایک پر کا فاصلہ دوسرے پر سے اسقدر تھا جیسا کہ مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہے فرشتوں میں آٹھ فرشتے ایسے ہیں جو پروردگار کے عرش کو تھامے ہوئے ہیں فرشتونمیں چار فرشتے مشہور ہیں ایک جبرئیل علیہ السلام جنکو وحی اور کفار پر عذاب نازل کرنیکی خدمت ہے (۲) میکائیل علیہ السلام جنکو رزق پہونچانے اور بارش برسانے کی خدمت ہے (۳) عزرائیل علیہ السلام جنکو قبض ارواح کی خدمت ہے۔ (۴) اسرافیل علیہ السلام جنکو صور پھونکنے کی خدمت ہے۔ علاوہ انکے اور فرشتے بھی ہیں۔ جیسے کراماً کاتبین جو رات اور دن بندونکے نیک اور بری کاموں کو لکھتے ہیں اور منکر نکیر ہیں جو قبر میں پوچھنے کے لئے آویں گے ہاروت اور ماروت جو چاہ بابل میں قید ہیں اور جیسے

رعد۔ برق۔ مالک۔ قعید وغیرہ نفس ملایکہ کا انکار کفر ہے۔ اور ملایکہ کے ایسے معنے لینا جو قرآن اور حدیث سے ثابت نہ ہوں وہ زندقہ ہے۔

حاشیہ (۵۳) صفحہ ۲۰ دیکھو

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ ... ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ ... [illegible handwritten marginal notes]

فصل ۴ قرآن مجید اور کتب آسمانی پر ایمان لانیکا ذکر

عقیدہ ۱۱ (۱) قرآن شریف اور آسمانی کتابون پر ایمان لانا دین کا ضروری امر ہے اللہ تعالے نے
چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبرون پر اتاری ہیں تاکہ وہ
اپنی امتوں کو دین کی باتین بتائیں اون کتابونمین اوامر اور نواہی اور وعدہ اور وعید اور دعائیں
وغیرہ ہیں اون سب کتابونمیں افضل اور جامع کتاب قرآن عظیم الشان ہے کئی وجوہات سے ایک
تو یہ کہ وہ خلاصہ سب آسمانی کتابونکا ہے دوسری یہ کہ وہ افضل رسل یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
نازل ہوا ہے تیسری یہ کہ وہ خود ایسا زندہ معجزہ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
جو قیامت تک باقی رہیگا اور اوسکے معجزہ ہونیکی مختصر دلیل یہی ہے کہ باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
امی ہونیکے ایسا بلیغ اور فصیح کلام آپ سے صادر ہوا جو انسان کی طاقت بشری سے خارج تھا اور
بلیغ سا بلیغ شخص سنکر یہی کہدیتا تھا کہ یہ کلام بشر کا کلام نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے اور عرب
باوجود اپنی فصاحت اور بلاغت پر نازاں ہونیکے ایک آیت بھی اوسکے مثل نہ لا سکے
چوتھے یہ کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جسمیں اجمالاً اگلے اور پچھلے واقعات کی سب خبریں اور ہر ہر
علوم کا اجمالی بیان موجود ہے بشرطیکہ اوسکو کوئی سمجھے اور اوسکے مضامین میں غور اور خوض
کرے اور باوجود مختصر اور مشکل ہونیکے آسان بھی ایسا ہے کہ جس کسی نے ذراسی بھی اردو پڑھ لی ہے
بہت جلد ذراسی توجہ میں اوسکو حاصل کرسکتا ہے اور اب تو بحمد اللہ اس وقت تک قرآن مجید کے
متعدد ترجمے ہوچکے ہیں غرضکہ قرآن ایک ایسا مختصر قانون الٰہی ہے کہ جسمیں مسلمانونکی دینی اور
دنیوی سب معاملات اور عبادات طے ہوسکتے ہیں افسوس ہے کہ مسلمان ایسی جامع کتاب کو
چھوڑ کر دوسری کتابونکی طرف لگے ہوئے ہیں اگر ہمارے اس زمانہ کے علما اس طرف توجہ کریں اور
قرآن میں جو کچھ علوم ہیں اونکی الگ الگ ترتیب دیں تو ایک بہت بڑا دینی کام ہوجاوے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹
۳ فالمدبرات امرا لا یعصون
اللہ ما امرہم ویفعلون
ما یؤمرون ۳ آیت
یسبحون اللیل والنہار لا یفترون
۴ الحمد للہ فاطر السموات
والارض جاعل الملائکۃ
رسلا اولی اجنحۃ مثنی
وثلث ورباع یزید فی
الخلق ما یشاء ان اللہ
۱۶ آیت

چنانچہ اس احقر نے چند رسالے علوم قرآن کے اردو میں ترتیب دئیے ہیں اگر اللہ تعالی اونکی طبع کا بندوبست کرادیں تو انشاء اللہ تعالی وہ بھی شایع ہونگے ؎ مخدرات سراپردہ ہائے قرآنی
چہ دلبراند کہ دل میبرند پنہانی

ب قرآن عظیم الشان اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے اور وہ یہی ہے جو صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور حافظوں کے سینوں میں موجود ہے اور جو صحیح تلفظ سے پڑھا جاتا ہے اور کانوں سے سنا جاتا ہے۔

ج۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اتریگی قرآن کے احکامات قیامت تک جاری رہینگے دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے اپنی مرضی کے موافق ردّوبدل کر دیا اور اوسمیں تحریف کردی مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالی نے وعدہ کرلیا ہے اوسکو کوئی بدل نہیں سکتا قرآن مجید کے بعد توریت شریف کا مرتبہ ہے یہ کتاب حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے تمام انبیاء بنی اسرائیل کی یہی کتاب مدار عمل رہی۔ اوسکے بعد انجیل شریف کا مرتبہ ہے یہ کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسکے بعد زبور شریف کا مرتبہ ہے جو داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اسمیں اکثر دعائیں ہیں قرآن شریف کے آنے سے یہ سب کتابیں منسوخ ہوگئیں لیکن اونکی عظمت اور تصدیق ضروری ہے جیسا کہ آیت قرآنی سے معلوم ہوتا ہے۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ بعض لوگ اہل کتاب سے مناظرہ کرتے وقت کتب آسمانی یعنے توریت اور انجیل کی توہین کرتے ہیں اور ایسے توہینی الفاظ کتب آسمانی کی نسبت کہہ جاتے ہیں کہ جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ایسے کلام سے احتراز کرنا چاہیے اور اہل کتاب سے عمدہ طریق سے بحث کرنا چاہیے کیونکہ کسی کتاب کے منسوخ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اوس کی توہین کی جائے۔ قرآن اور کتب آسمانی کا انکار کرنا کفر ہے ۔

❖

فصل ۵ معجزہ اور کرامت اور استدراج کا بیان

عقیدہ ۱۲ - انبیاء کی صداقت کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو معجزے عنایت کئے ہیں۔
معجزات کا ماننا بھی ضروری ہے نفس معجزات کا انکار کفر ہے معجزات کے ظاہری معنوں سے انکار کر کے
ان معنوں کی ایسی تاویل کرنا جو نص کے خلاف ہو الحاد ہے معجزات کا بیان قرآن اور حدیث میں
جا بجا آیا ہے۔

عقیدہ ۱۳ - جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے
محبت نہیں رکھتا ہے اور سنت کا پیرو ہوتا ہے تو اوسکو ولایت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور وہ
ولی کہلاتا ہے جسکی تعریف ہم نے اوپر بیان کردی ہے ایسے شخص سے بھی کبھی خلاف عادت امور
سرزد ہوتے ہیں۔ (جیسے پانی پر چلنا ہوا پر اڑنا تھوڑا کھانا بہت لوگوں کو کافی ہوجانا غیب سے
کھانا موجود ہوجانا خلاف موسم میوہ موجود پانا) جنکو ہم کرامت کہتے ہیں کرامت کو بھی ماننا
چاہئے کرامت اور معجزے میں صرف اسی قدر فرق ہے کہ معجزہ نبی سے سرزد ہوتا ہے اور اثبات نبوت کی
غرض سے اوس کا اظہار کیا جاتا ہے اور کرامت ولی سے سرزد ہوتی ہے جسکے ساتھ دعویٰ نبوت نہیں ہوتا کرامت کا
ثبوت بھی قرآن اور حدیث اور اولیاء اللہ کے تذکروں سے ملتا ہے۔

عقیدہ ۱۴ - بعض وقت کسی کافر یا فاسق سے بھی خلاف عادت امور سرزد ہوتے ہیں
ایسی باتوں کو استدراج کہتے ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کرنا چاہئے بلکہ اونکو وسوسے
شیطانی سمجھنا چاہئے جو باغوائے شیطان کافر یا فاسق سے صادر ہوتی ہیں۔ استدراج میں اور
معجزہ اور کرامت میں بہت ہی بڑا فرق ہے۔ اولاً معجزہ اور کرامت کا صدور نیک شخص سے
ہوتا ہے اور استدراج کا ظہور بد شخص سے۔ دوسرے استدراج باسباب ظاہری ہوتا ہے اور کرامت
اور معجزہ بلا اسباب ظاہری تیسرے کبھی استدراج کا اثر الٹا ہوتا ہے یعنے فائدہ کی جگہ پر

نقصان ہوتا ہی چوتھے استدراج کا اثر دیر تک نہیں رہتا پانچویں قلب میں اوس سے کدورت
پیدا ہوتی ہی۔ چھٹے استدراج سے مقصود ہدایت نہیں ہوتی بلکہ گمراہ کرنا یا اپنا کرتب دکھلانا یا
نظر بندی کر دینا مقصود ہوتا ہی۔ جادو ہو یا مسمریزم شعبدہ ہو یا بھان متی کا تماشہ گاڑ پھونکا
کھیل ہو یا اہل یورپ کے ایجادات یہ سب استدراج میں داخل ہیں۔ بعض استدراج (مثلاً
جادو یا مسمریزم وغیرہ کو) یقینی طور پر ماننے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

فصل ۶ صحابہ اور اہل بیت کا بیان

عقیدہ ۱۵ - امت میں بعد انبیاء کے سب سے بہتر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اون سے ہر مسلمان کو
محبت رکھنا ضرور ہی عامۂ صحابہ سے اچھا گمان رکھے اونکو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکے جب کبھی اونکا
ذکر آوے تو رضی اللہ عنہم سے اونکو یاد کرے اونکو برا کہنا یا اونکی نسبت بدگمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے
جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے اگر کوئی انکا قضیہ یا جھگڑا سننے میں آوے تو اوسکو اونکی بھول اور چوک پر
محمول کرے زیادہ بحث نہ کرے کیونکہ صحابہ کے جھگڑوں کے سمجھنے کے ہم مکلف نہیں ہیں صحابہ میں سب سے
بڑھکر مرتبہ چار صحابیوں کا ہی جو خلفاء اربعہ کے نام سے مشہور ہیں پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر الصدیق رض
ابن ابی قحافہ رضہ یہ امت میں سب سے بہتر ہیں دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضہ بن
خطاب تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان چوتھے خلیفہ حضرت علی رض بن ابی طالب صحابہ میں
دس صحابہ عشرۂ مبشرہ کہلاتے ہیں اور وہ دس یہ ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رضہ حضرت عمر رضہ
حضرت عثمان رضہ حضرت علی رضہ حضرت طلحہ رضہ حضرت زبیر رضہ حضرت عبد الرحمن رضہ حضرت
سعد بن ابی وقاص رضہ حضرت سعید بن زید رضہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضہ انکو عشرۂ مبشرہ اس واسطے
کہتے ہیں کہ حضرت نے انکے جنتی ہونیکی بشارت دی ہی۔ انکے علاوہ اور بھی صحابی ہیں جنکے نسبت
جناب سرور کائنات صلعم نے جنتی ہونیکی صراحت کر دی ہی جیسے حضرت حمزہ رضہ حضرت عباس رضہ

حضرت صُہیب رضہ حضرت ثابت رضہ بن قیس حضرت سعد بن معاذ رضہ حضرت بلال رضہ حضرت عارثہ
ابن سُراقہ حضرت عمار بن یاسر رضہ بعد عشرہ مبشرہ کے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو جنگ بدر میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہے بعد اونکے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو جنگ احد میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہے بعد اونکے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو بیعت رضوان میں جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

عقیدہ ۱۶ ۔ صحابہ میں باعتبار اہل بیت ہونیکے سب سے بہتر صحابہ وہ ہیں جو جناب
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانیکے ہیں اور وہ دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو خاصۃ اہل بیت
نام سے مشہور ہیں اور جنکے بارہ میں جو سرور کائنات نے صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے ھٰؤلاء اھلی
(یعنے یہ میرے اہل ہیں) اور وہ چار شخص ہیں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا تیسرے اور چوتھے حضرت امام حسن رضہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو حضرت صلعم کے
نواسے ہیں جناب سرور کائنات صلعم کو ان دونوں صاحبزادوں سے بہت محبت تھی آپ نے
فرمایا حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں ان بزرگواروں کی اولاد بھی داخل اہل بیت ہیں
دوسرے وہ جو ازواج مطہرات کے نام سے موسوم ہیں یعنے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاک بی بیاں یعنے حضرت خدیجہ بنت خویلد ۔ حضرت عایشہ رضہ بنت ابی بکر الصدیق رضہ حضرت
حفصہ بنت عمر رضہ حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت زینب بنت جحش حضرت ام سلمہ بنت
ابی امیّہ حضرت جویریہ بنت الحارث حضرت میمونہ بنت الحارث حضرت صفیہ بنت حیی
(رضوان اللہ علیہم اجمعین)
ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اہل بیت اور ازواج مطہرات سے
محبت رکھنا ضرور ہے معاذ اللہ اون سے عداوت رکھنا یا اونکو برا کہنا یا اونکے نسبت بدگمانی کرنا
گناہ کبیرہ ہے۔

سب عورتوں میں افضل پانچ عورتیں ہیں ۔ حضرت مریم بنت عمران علیہما السلام حضرت
خدیجہ بنت خویلد حضرت فاطمہ بنت محمد صلعم آسیہ زوجہ فرعون کی بیوی حضرت عایشہ صدیقہ رضہ

(باقی حاشیہ ۲۵ صفحہ دیکھو)

حاشیہ: ... عایشہ صدیقہ ... افضل امۃ النبی ... بعد ... حضرت عثمان ... حضرت ابوبکر الصدیق ... تصدیق کی ... فاروق ... اہل بیت ... بعض ... ام کلثوم ... دو صاحبزادیاں ... [illegible]

فصل قبر کا بیان

عقیدہ ۱۷۔ قبر میں منکر نکیر کا سوال مردے سے یقینی ہونے والا ہے جو ثابت قرآنی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے قبر کے سوال و جواب کا انکار کرنا گمراہی ہے۔ جب آدمی مرجاتا ہے اگر اوسکو دفنا جائے تو دفنانیکے بعد اور اگر نہ دفنایا جائے تو مردے کی روح جہاں کہیں اور جس حال میں ہو اوس کے پاس دو فرشتے (جنمیں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں) آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایماندار ہے تو ٹھیک جواب دیتا ہے یعنے کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پھر اوسکے لئے جنت کے طرف سے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے جہاں سے جنت کی ہوا آتی ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ایسے ارام سے قیامت تک سو نا رہ جیسا کہ دولہا آرام سے سوتا ہے اور اگر کافر یا منافق ہے تو تینوں سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا اور واویلا مچاتا ہے اوسپر موگریوں کی مار پڑتی ہے اور زمین اوسکو ایسا دباتی ہے جس سے سب پسلیاں چکنا چور ہو جاتی ہیں بعضوں کو اللہ تعالی اس امتحان سے معاف بھی کر دیتا ہے یہ عذاب کافروں اور منافقوں اور بعض فاسقوں کو ہوگا اس قسم کے عذابات سب مردے کو معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اوس کے پاس بیٹھا ہو وہ بے خبر ہے۔

فصل آثار قیامت اور قیامت کا بیان

عقیدہ ۱۸۔ آثار قیامت اور قیامت کا ماننا بھی دین کا ضروری امر ہے آثار قیامت

نوٹ — صفحہ ۲۶ کا حاشیہ ملاحظہ کیجیے

(جنمیں سے بعض کا ذکر قرآن میں آیا ہے اور اکثر کا ذکر صحیح حدیثوں میں آیا ہے) اور قیامتکا

انکار کرنا کفر ہے قیامت اور آثار قیامت کی ظاہری معنوں سے انکار کرکے اونکے معانی میں ایسی

تاویل کرنا جو نص صریح کے خلاف ہو الحاد ہے قیامت واقع ہونے سے پہلے قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں ظاہر ہونگیں علم دین اوٹھتا جائیگا زناکاری شراب خواری بہت ہوگی علماء دین مرتے جائینگے جاہل لوگ قاضی ہونگے نادانی اور جہل سے فتوے دینگے خود بھی گمراہ ہونگے اور ونکو بھی گمراہ کرینگے زکوۃ کو لوگ تاوان سمجھینگے امانت میں خیانت کرینگے مرد عورتوں کی اطاعت کرینگے ماں باپ کو ناخوش کرکے دوستوں کی رضامندی مرغوب خاطر ہوگی مسجدونمیں فضول باتیں ہونگیں ریشمیں کپڑے پہنے جائینگے عرب میں ایک بادشاہ مرجائیگا سب لوگوں کو امیر کی تلاش ہوگی مدینہ میں خاندان اہل بیت سے مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے وہ حج کیلیئے مکہ میں آئینگے اون سے لوگ باوجود اونکے انکار کے باصرار تمام رکن یمانی اور مقام ابراہیم میں بیعت کرینگے قسطنطنیہ کو وہ فتح کرینگے سات برس تک عدل وانصاف سے بادشاہی کرکے رحلت فرمائینگے سارے مسلمان اونپر جنازیکی نماز پڑھیں گے پھر ایمانداروں کی آزمایش کیلیئے کانا دجال شام وعراق کے درمیان سے نکلیگا ستر ہزار یہود اصفہان کے اوس کے ہمراہ ہونگے بہت کچھ فساد مچائیگا خدا ہونے کا دعوی کریگا بہت کچھ استدراج دکھائیگا پکے ایمان والے اوس کے فتنے سے بچ رہینگے کچے ایمان والے اوس کے دام میں آجائینگے حضرت عیسی علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب سے دو فرشتوں کے بازوں پر ہاتھ دئیے ہوئے زرد لباس میں آسمان سے اترینگے فتنۂ دجال سے گھبراکر سب مسلمان آپ کے طرف رجوع کرینگے آپ سب کو تسلی اور دلاسا دینگے آپکی جہاں نظر پڑیگی وہاں آپکا قدم پڑیگا آپ دجال کو ڈھونڈ کر مقام لد میں اوسکو قتل کرینگے آپ مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھینگے پھر آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہوگا کہ یاجوج اور ماجوج جو بہت قوی اور تنومند آدمی ہیں وہ سب فساد مچانے والے ہیں تم سب

تقبیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ و ۲۵

سے ہے ... اہلبیت کی فضیلت میں ... ہدایت ہے ... لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ... یایہا الذین امنوا ... باالقول الثابت ... نازل ہی عذاب القبر ... ربی اللہ ودینی الاسلام ونبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... عذاب ... جس کو دفن ... جو شخص مر جائے ... بیمار ... سورہ الملک ... عذاب ... شہید ... عذاب نہیں ہوتا

آپکا نام محمد بن عبداللہ ... حضرت کا نام ... کی ... داڑھی گھنی ہوگی

صفحہ (۲۷) کا حاشیہ دیکھو

مسلمانونکو لیکر کوہ طور پر چلے جاؤ آپ وہان سے سب مسلمانوں کو لیکر کوہ طور پر چلے جائینگے
پھر یاجوج ماجوج بلند مقامات سے آنا شروع کرینگے زمین میں بہت کچھ فساد مچائینگے بہت کچھ
خونریزی کرینگے اون کا لشکر بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیگا آخرش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
بدعا سے ایک کیڑا ونکے گردنوں میں پیدا ہوگا جس سے سب مرجائینگے اونکی لاشوں سے
جب زمین متعفن ہوجائیگی تب اونٹ کی سی گردن والے اونچے پرندے ظاہر ہوں گے
اونکی لاشوں کو اوٹھاکر مقام مہبل میں پھینکدینگے اوسکے بعد آسمان سے پانی برسے گا
جس سے زمین پاک صاف ہوجاویگی غرضکہ عیسیٰ علیہ السلام اترنیکے بعد سات برس زندہ رہکر
مدینۂ منورہ میں وفات پائینگے اور حضرت رسول خدا صلعم کے بازو میں مدفون ہونگے
اوسکے بعد تین مقام کی زمینومیں زلزلہ شروع ہوکر وہاں کی زمینیں دھس جائینگیں
ایک مشرقی جانب کی دوسری جنوبی جانب کی تیسری جزیرہ عرب کے کچھ مقامات۔ بعدہ
ایک جانور مکے میں صفا پہاڑ سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کریگا اوسکے بعد اسرافیل علیہ
السلام ایک صور پھوکیں گے اس صور سے ایک سرد ہوا شرق کے جانب سے نکلی گی
جس سے سب ایماندار فنا ہوجائینگے اوسکے بعد شیطان آدمی کی صورت میں نمودار ہوکر
سب لوگوں کو بت پرستی سکھاے گا سب لوگ بت پرستی اختیار کرینگے اوسکے بعد
ایک آگ یمن یا عدن کے جانب سے نکلے گی جو سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کردیگی جب کوئی
اللہ کا نام لینے والا باقی نرہے گا تب یکایک آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اسرافیل علیہ السلام
دوسری دفعہ صور پھوکینگے جس سے زمین اور آسمان میں زلزلہ پڑجائیگا لوگوں کے دلومیں
گھبراہٹ پیدا ہوگی کوئی تو بدحواس ہوکر ادہر اُدھر دوڑتا پھریگا کوئی کسی کو چلا کر پکارنے
لگے گا کوئی دھیں کا دھیں ہکا بکا ہوکر متوالوں کی طرح کھڑا رہجائیگا پہاڑ چکناچور
ہوکر روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھرینگے حاملہ عورتوں کے حمل گرجائینگے دودھ پلانیوالی
اپنے بچے کو بھول جائینگی شیاطین ادھر اُدھر بھاگنے لگیں گے فرشتے اونکو پکڑکر زنجیروغیں

باندھ دینگے زمین و آسمان پھٹ جائینگے ستارے جھڑ پڑیں گے سب جن و انس اور ملائکہ حتیٰ کہ
جو فرشتے پروردگار کے عرش کو تھامے ہوئے ہیں وہ بھی فنا ہو جائینگے جب سوائے ذات باری
تعالیٰ کے کوئی بھی باقی نہ رہیگا تب پروردگار خود مخاطب ہو کر فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
(ترجمہ) (آج کے دن کس کی سلطنت ہے) پھر خود ہی جواب دیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(اوسی ایک اللہ غالب کی آج سلطنت ہے) چالیس برس کے بعد عرش سے پانی برسیگا جس سے
سب مردوں کے جسم مثل سبزہ کے زمین میں اُگیں گے اوس کے بعد تیسری مرتبہ صور پھونکا
جائیگا اس صور میں سے ہر شخص کی روح نکلکر اپنے اپنے جسموں میں جا پڑیگی یکایک میدان
قیامت میں روبکاری کے لئے سب قبروں سے زندہ اوٹھ کھڑے ہونگے سب سے پہلے جناب
سرور کائنات صلعم قبر شریف سے برآمد ہونگے پھر دوسرے لوگ قبروں سے نکل آئینگے پھر
ایک آواز آئیگی کہ آج کے دن بارگاہ خداوندی کے حضور میں سب لوگوں کی پیشی ہے
اور آج کا دن وہی دن ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

میدان قیامت کی زمین بالکل سفید اور سپاٹ ہوگی سب ننگے پیر ننگے بدن جیسے پہلے
پیدا ہوئے تھے قبروں سے نکلیں گے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پھر جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر اور انبیا اور اولیا اور صلحا کو حسب مراتب لباس دیا جائیگا اولاً
پہلے آسمان کے فرشتے اوس کے بعد دوسرے آسمان کے فرشتے آخرش ساتوں آسمانکے
فرشتے یکے بعد دیگرے زمین پر اُتر آئینگے سارے آدمی اور جن اور شیاطین سے زمین
بھر جائیگی ایک جانب کو روح الامین (جبرئیل) اور تمام فرشتے صف بستہ بارگاہ
رب العزت میں مودب استادہ ہونگے دوسری جانب انبیاء اور صدیقین اور شہدا
اور اولیاء اور علماء منتظر نزول پروردگار کھڑے ہونگے کراما کاتبین کے ہاتھ میں نامہ اعمال
ہر ایک کا ہوگا میزان عمل عرش کے سامنے رکھدی جائیگی میدان محشر کو دوزخ گھیرے
ہوئے ہوگی جنت کے طرف جانیکو دوزخ پر پل صراط قایم کر دیا جائیگا ایک میل کے فاصلہ پر

آفتاب آجائیگا اپنے اپنے گناہوں کے موافق سب پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے
بعض نیک لوگوں کو عرش کا سایہ مل جائیگا پروردگار عالی شان عرش پر جلوہ افروز ہوگا
بلا اذن پروردگار کسی کو گفتگو کی مجال نہوگی گفتگو کرنیکی اوسی کو جرأت ہوگی جو ٹھیک طور پر
گفتگو کرسکتا ہو شفاعت اوسی کی قبول ہوگی جسکو پہلے سے اذن شفاعت دیدیا گیا ہو
آفتاب کی گرمی اور پیاس کی شدت سے سب لوگ گھبرا جائینگے پیغمبروں کے
پاس سفارش کرنیکے لئے دوڑے دوڑے پھرینگے سب پیغمبر اپنی اپنی خطا کو یاد کرکے سفارش
کرنے میں عذر کرینگے اور جناب سرور کائنات صلعم کے حضور میں حاضر ہونیکو کہیں گے
آخرش سب لوگ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اقدس میں گڑگڑاتے ہوئے
حاضر ہونگے آپ شفاعت کیلئے مستعد ہو جائینگے عرش کے قریب جاکر سجدے میں
گر پڑینگے اور بہت دیر تک حمد و ثنار پروردگار کرتے رہیں گے جناب احدیت سے حکم ہوگا
کہ ای محمد اپنے سر کو اوٹھاؤ جو کچھ کہنا ہو کہو ہم سنینگے جس کسی کی سفارش کرنا ہو پیش کرو
شفاعت قبول کرینگے پھر آپ جناب باری سے عرض کرینگے کہ ای بار خدایا تونے مجھے
سردار اولین و آخرین کیا اور میری شفاعت قبول کرنیکا وعدہ کرلیا ہے اب میری شفاعت
قبول فرما اور اس مجمع اولین اور آخرین میں مجھے اس مرتبہ محمود سے عزت بخش جناب باری سے
ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمھاری شفاعت قبول کرلی جو کچھ مانگنا ہو مانگو آپ فرمائینگے اے
پروردگار میں بہت جلد سب کی فلاح اور نجات چاہتا ہوں حکم ہوگا کہ جن لوگوں سے حساب
کتاب نہیں ہے اونکو داہنے بازو سے جنت کی طرف لیجاؤ۔ بقیہ لوگ حساب کتاب کے
لئے ٹھیرے رہیں۔ اپنے طرف سے اتمام حجت کیلئے سب سے پہلے پروردگار انبیار علیہم السلام سے
احکام خداوندی کے پہونچانے پر سوال کریگا سب انبیاؤں کی طرف سے جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تبلیغ احکام پر گواہ ہوگی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی
تصدیق کرینگے اوس کے بعد شہدا اور خون کے مظالم پیش ہونگے بعد ازاں حقوق عباد

متعلقہ دیوں پوچھے جائینگے علماسے علم کے متعلق سوال ہوگا کہ علم پڑھکر کہاں تک اوسپر
عمل کیا اور احکام شرعیہ کی تبلیغ کہاں تک کی مالداروں سے مال کی چھان بین ہوگی
کہ اپنا مال کن کن امور میں صرف کیا عابدوں سے عبادت اور زہد کی تنقیح ہوگی کہ کہانتک
خالصًا لوجہ اللہ عبادت کی اور کہاں تک ریاکاری کی پیروں اور مریدوں کے آپسمیں سوال و
جواب ہونگے گمراہ مرید گمراہ کنندہ پیروں کا دکھڑا رو کر کہیں گے کہ ہم انکی اطاعت کر کے
آج کیسے تباہ ہوئے یہ خود گمراہ تھے ہم کو بھی انھوں نے گمراہ کیا نیک راہ پر چلانے والے
پیر اپنے مریدوں کی سفارش کرینگے جن پیروں نے طریقہ سنت جاری کیا ہو اونکو
دوگنا اجر دیا جائیگا بادشاہوں اور قاضیوں اور حاکموں سے رعایا اور قضایا اور محکومیں کے
حقوق کی پوچھ پاچھ ہوگی رعایا اور محکومیں سے بادشاہ وقت کی اطاعت اور وفاداری پوچھی
جائیگی عورتوں سے شوہروں کی اطاعت اور شوہروں سے عورتوں کی نان و نفقہ کی پرسش ہوگی
پھر اعمال سے باز پرس ہوگی سب سے پہلے نماز پھر روزہ پھر زکوۃ پھر حج پھر خدا کی راہ میں کوشش
کرنا پوچھا جائے گا۔ پہلے پرسش اعمال آہستہ آہستہ سوال ہوگا آہستہ جواب دیا جائیگا ؎

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر میں ؛ سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ ؛

دوسری مرتبہ عذر و معذرت سنی جائیگی اور جواب الجواب لیا جائیگا تیسرے مرتبہ عرش کے نیچے سے
ایک ہوا چلے گی جس سے ہر ایک کا نامہ اعمال اڑ کر ہر شخص کے ہاتھ میں آجائیگا جس کا نامہ
اعمال داہنے ہاتھ میں آئیگا وہ خوش خوش اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ لو یہ میرا نامہ
اعمال پڑھو میرا تو یہی عقیدہ تھا کہ ایک دن حساب و کتاب ضرور ہونے والا ہے ایسا شخص
ہر طرح سے آرام میں رہے گا جس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا کاش مجھے
یہ نامہ اعمال نہ ملتا اور کاش میرا حساب و کتاب نہوتا تو کیا اچھا ہوتا افسوس پہلے ہی دفعہ
موت نے میرا فیصلہ کر دیا ہوتا اب تو میرا ایمان نہ کوئی مونس ہے نہ مددگار نہ میرے پاس کوئی
حجت ہے نہ میرا کوئی غمگسار ایسا شخص زنجیروں میں جکڑ دیا جائیگا اوس کے بعد اللہ تعالی ایمان دار

بندوں سے باآواز بلند (جس سے گھبراہٹ نہ ہو) فرمائیگا ای بندو میں بڑا منصف اور رحم کرنے والا ہوں تم کسی بات کا خوف اور غم نہ کرو اور جو کچھ اپنی جبت پیش گناہ پوش کرو میں بہت جلد حساب لوں گا غرضکہ اللہ تعالیٰ نیکوں سے بہت جلد حساب لے یکا بندۂ مومن کے قریب آن کر اپنا ہاتھ اوس کی کاندھے کی قریب رکھکر فرمائیگا کیا تو نے یہ گناہ نہیں کئے ہیں بندۂ مومن اپنے گناہوں کو دیکھکر شرما جائیگا ارحم الراحمین کو بندۂ مومن کی شرمندگی سے رحم آجائیگا اور کہے گا جیسا کہ میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں ڈھاپ دیا تھا اور تجھکو رسوا نہیں کیا تھا آج بھی تیرے عیبوں کو ڈھانپ دیتا ہوں اور تیرے گناہوں کو بخشدیتا ہوں پھر اوس کے گناہوں کی جگہ نیکیاں لکھدی جاویں گیں اور جو بندہ کافر یا منافق یا مشرک ہے اوس کی ہر طرح سے فضیحت فضیحت ہوگی اپنے اعمال کفر اور شرک اور نفاق کو دیکھکر ہاتھوں کو کاٹ کھائیگا اور افسوس کرکے کہے گا کاش میں آج مٹی ہوجاتا تو کیا اچھا ہوتا اگر میں رسول صلعم کی اطاعت کرتا تو کاہے کو اس مصیبت میں پڑتا افسوس میں ہوائے نفس اور شیطان کی اطاعت کرکے اس مصیبت اور ٹوٹے میں پڑگیا انکار کی صورت میں اوسکے سب اعضا گواہی دیں گے۔

میزان عمل رکھی ہوگی صحائف اعمال یا اعمال مجسم ہوکر اوسمیں تلنا شروع ہونگے اگر نیکیوں کا پلہ بھاری ہوا تو اوسکو جنت میں داخل ہونیکا حکم ہوگا اور اگر برائیوں کا پلہ بھاری ہوا تو اوسکو دوزخ میں جانیکا حکم ہوگا اور جسکی نیکیاں اور برائیاں دونوں برابر ہوئیں وہ اعراف میں رہینگے پل صراط دوزخ کی اوپر رکھا ہوگا اوس کی دونوں جانب بڑے بڑے منہ کی آنکڑے ہونگی جنت میں جانے کیلئے سب لوگوں کو حتیٰ کہ انبیاؤں کو بھی اوسپر سے گذرنا ہوگا گذرتے وقت تمام فرشتے اور انبیا سب لوگ یہی بار بار کہیں گے ای پروردگار بچالیجیو ای پروردگار بچالیجیو سب سے پہلے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت گذریگی اوسکی بعد دوسری امتیں گذریں گی کافر اور مشرک اور منافق تو اوسی وقت انکڑوں سے پکڑے جاکر اوندھے منہ دوزخ میں گرادی جائینگے اور بعض فاسق بدکار بھی اوسمیں گرپڑینگے نیک لوگ اپنے اپنے اعمال صالحہ کی موافق اوسپر سے

گذر کر پار ہو جائینگے بعض مثل بجلی کے بعض مثل سوار تیز رفتار کے بعض مثل پیدل کے بعض گھسٹتے ہوے جنت تک پہونچ جائیں گے۔

عقیدہ ۱۹ — دوزخ اور جنت کا ماننا ضرور ہے نفس دوزخ اور جنت کا انکار کفر ہے دوزخ

اور جنت کے ظاہری معنوں سے انکار کرکے اپنے طرف سے ایسے معنے بنانا جو قرآن اور صحیح حدیثوں کے خلاف ہوں الحاد ہے۔ جنت پیدا ہو چکی ہے اوسکی وسعت آسمان اور زمین سے کہیں بڑھکر ہے اوسمیں رہنے کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ مکانات ہیں پہننے کیلئے عمدہ سے عمدہ لباس کھانیکے لئے لذیذ سے لذیذ غذائیں سیر کرنیکے لئے دلچسپ باغات ہیں جسمیں دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی اور مشک سے زیادہ خوشبودار پانی کی نہریں چل رہی ہونگیں عیش و آرام کے لئے خوبصورت اور خوش سیرت حوریں ہونگیں۔ خدمت کیلئے حسین جمیل لونڈیاں غلام دیکھنے کیلئے عمدہ سے عمدہ تماشے غرضکہ عمدہ عمدہ سے نعمتیں وہاں موجود ہونگیں جو نیک لوگوں کو نیک اعمال کے صلہ میں فضل خداوندی سے عطا ہونگیں جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکلیں گے نہ وہاں مریں گے نہ وہاں کسی قسم کا لڑائی جھگڑا ہوگا نہ کسی طرح کا خوف اور نہ غم۔

جنت میں ایک حوض کوثر ہے جسکی طولانی بہت دراز ہے مٹی اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے

ریت اوس کی موتیوں کے مثل آبدار پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اوسکی دونوں جانب تاروں کے سے چمکتے ہوے کوزے رکھے ہوے ہیں اور سونے اور چاندی کے خیمے نصب ہیں ساقی اوس کے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہونگے۔

عقیدہ ۲۰ — جنت میں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہوگا اوس کے سامنے تمام قسم کی لذتیں اور نعمتیں ہیچ ہونگیں۔

عقیدہ ۲۱ — دوزخ بھی پیدا ہو چکی ہے اوسمیں انواع و اقسام کے عذاب کھانے کے لئے کانٹے دار درخت پینے کے لئے پیپ اور کھولتا پانی جس سے ہڈی اور جسم تک گل جائے رہنے کے لئے آگ کے مکانات سونے کیلئے آگ کا بستر آگ کا تکیہ غرضکہ انواع و اقسام کے عذاب

سانپ بچھو وہاں ہو جو دینگے جو بدکاروں کو اون کی برائیوں کی عوض میں دئی جائینگے ہر دوزخی کا جسم پہاڑ کے مانند ہو جائیگا جب ایک دفعہ گل جائیگا تو پھر دوسری دفعہ بدلا جائیگا اسی طرح کا عذاب دوزخی کو ہوتا رہیگا۔ دوزخمیں کفار اور مشرکین اور منافقین ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکلیں گے نہ وہاں مریں گے فاسقوں کو بھی دوزخ میں بدکاریوں کی وجہ سے رہنا ہوگا بعدہ انبیاء اور اولیا اور نیکوں کی سفارش سے کچھ مار دھاڑ ہو کر نجات ملیگی اور جنت میں داخل ہونگے۔

فصل ۹ حدیث شریف اور فقہ اور تصوف کا بیان

عقیدہ ۲۲۔ ایمان پختہ جب ہی ہوتا ہے جب اللہ اور رسول کی باتوں کی تصدیق کرے یعنے اون باتوں کو دل سے سچا جانے اور زبان سے اونکی صحیح ہونیکا اقرار کرے اور اونپر عمل پیرا ہو ایمان کامل جب ہی ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جان اور مال اور اولاد سب لوگوں سے زیادہ عزیز رکھے قرآن شریف اور صحیح حدیثوں کی تصدیق کرنا اور اونکو بسر و چشم ماننا دین کا ضروری امر ہے۔ حدیث کی کئی اقسام ہیں جو فن اصول حدیث میں مذکور ہیں جو شخص اصول روایت (یعنے فن اصول حدیث) کو بخوبی جانتا ہو اور عرب کے کلام کو اچھی طرح سمجھتا ہو اور صحیح حدیث کو ضعیف سے الگ کر لیتا ہو اور تعارض احادیث میں تطبیق یا ترجیح دینے کی اوسکو بخوبی قوت حاصل ہو وہ حدیث پر عمل کر سکتا ہے۔

صحیح حدیثوں کا انکار کرنا کفر ہے اور اہل حدیث کو برا سمجھنا اور اون پر بدنیتی سے طعن و تشنیع کرنا یا اون پر مضحکہ اوڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ جن لوگوں نے احادیث کی از روے روایت چھان بین کی ہے اور صحیح کو ضعیف حدیث سے الگ کیا ہے اور اونکو فقہی مسایل پر ترتیب دینے میں محنت شاقہ اوٹھائی ہے ایسے لوگ محدثین اور اہل حدیث کہلاتے ہیں محدثین اگرچہ کئی ہیں لیکن یہ لوگ اونمیں مشہور ہیں امام ابو عبداللہ مالک بن انس۔ امام ابو عبداللہ

ایسی لوگ کو حدیث کا انکار کرنا۔۔۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔۔۔ والدہ و ولدہ واناس اجمعین۔ صحیح وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو۔۔۔ مضمون نصوص کے خلاف نہ ہو۔

احمد بن حنبل امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری ۔ امام ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن الحجاج
قشیری امام ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی امام
ابو عبد الرحمن بن شعیب بن علی نسائی امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی احادیث
محدثین کی چھان بین کرکے کئی کتابیں لکھی ہیں چھ کتابیں اونمیں مشہور ہیں جنکو صحاح ستہ
کہا جاتا ہے وہ چھ کتابیں یہ ہیں موطا شریف بخاری شریف مسلم شریف ابو داود شریف
ترمذی شریف نسائی شریف ان چھ کتابوں کی انحصار سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ انکے سوا اور کتابونکی
حدیثیں صحیح نہیں ہیں بلکہ اور کتابیں بھی ہیں جنکے اکثر احادیث صحیح ہیں جیسے مسند امام
احمد حنبل سنن ابن ماجہ دارقطنی مستدرک حاکم سنن بیہقی مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ
غرضکہ علم حدیث حاصل کرنیوالا صحاح ستہ ہی کی کتابوں پر اکتفا نہ کرے بلکہ حدیث کی اور کتابونکو بھی
دیکھے احادیث سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کرنا اور محدثین سے محبت رکھنا اور زیارت
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقوال اور افعال اور حالات کو پڑھتے پڑھاتے رہنا اور مطالعہ
کتب حدیث میں مشغول رہنا اور سنت پر عمل کرنا باعث تقرب سرور کائنات اور موجب
خوشنودی خدا اور رسالتماب صلعم ہے جو شخص محض قرآن پر اکتفا کرتا ہے اور حدیث پر نہیں چلتا
وہ گمراہ ہے کیونکہ قرآن بغیر حدیث کی سمجھ میں نہیں آتا حدیث شریف قرآن کی شرح ہے متن کا بغیر
شرح کی سمجھنا دشوار خدا کا بغیر رسول کی ملنا محال ہے محمد از تو میخواہم خدا را ۔ الٰہی از تو عشق مصطفےٰ را

عقیدہ ۲۳ ۔ دین کی مسایل فقہیہ جہاں تک قرآن اور صحیح حدیث کی موافق ہوں انکا
ماننا بھی ضرور ہے ۔ بعض باریک باریک مسایل دین کی جو بغیر غور اور تامل کی سمجھ میں نہیں آتے
اور انکی اصلیت سمجھنے کو چند اصولی باتوں کی جاننے کی ہکو ضرورت پڑتی ہے (جنکو ہم اصول فقہ
یا علم درایت کہتے ہیں) ایسی ایسی باریک باتیں اگلے عالموں نے اپنے اجتہاد سے قرآن اور
حدیث کو سمجھکر نکالی ہیں جنکو ہم فقہی مسایل کہتے ہیں اور ایسا کام کرنے والے مجتہدین امت ہیں
اگرچہ مجتہدین کئی ہیں لیکن اونمیں مشہور اور اولو العزم چار ہیں (۱) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن

ثابت رح (٢٢) امام شافعی ابو عبداللہ محمد بن ادریس (٢٣) امام مالک رح بن انس (٢٤) امام ابو عبداللہ
احمد بن حنبل ائمہ مجتہدین تمام اولیاء اللہ اور قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے گذرے ہیں اور جو کچھ مسایل
اونھوں نے نکالے ہیں قرآن و حدیث سے نکالے ہیں اور جس مسئلہ میں اونکو کوئی صاف حدیث نہیں ملی ہے
وہاں البتہ اونھوں نے اپنی راے سے کام لیا ہے اور وہ راے بھی ایسی جس کا کچھ نہ کچھ حصہ قرآن و حدیث سے
درایۃً ملتا ہے غرضکہ بعض مسایل فقہیہ میں اون کا استنباط واضح ہے جسکو ہم قیاس جلی کہتے ہیں اور
بعض جگہ غیر واضح ہے جسکو ہم قیاس خفی کہتے ہیں۔ ان پڑھ آدمی جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف
نہیں ہے اوسپر یہ امر لازم ہے کہ فقہ کے ضروری مسایل نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ وغیرہ کے کسی ایک
امام کا پیرو ہو کر سیکھے اور دوسروں کے ساتھ بھی حسن اعتقاد رکھے لیکن اسی پر اکتفا کرکے نہ بیٹھ
رہے بلکہ علم حدیث کے حاصل کرنیکی کوشش کرے بعد علم حدیث حاصل کرنیکے اگر کوئی مسئلہ اپنے امام کا
جس کا پیرو ہے خلاف قرآن اور حدیث صحیح کے ملے تو اوس خاص مسئلہ میں وہ حدیث پر عمل کرے
امام کے قول کو چھوڑ دے اس فعل سے وہ تقلید سے خارج نہیں ہوتا بلکہ یہ عین تقلید ہے[٥٢] اور ایسا اکثر اگلے
لوگوں نے کیا ہے۔ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہئے اونکے فقہی مسایل میں غور نہ کرنا
اور محض بدگمانی اور بدنیتی سے اونکو برا کہنا یا اونپر مضحکہ اڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ اونکے عمدہ اقوال کو
چھوڑ کر محض اونکی خطاؤں کو پکڑنا ایک طرح کی بے ادبی اور خطاء بزرگان گرفتن خطا ست میں
داخل ہے ~ از خدا خواہیم توفیق ادب ؛ بے ادب محروم ماند از فضل رب ؛

عقیدہ ٢٤ - صوفیہ کرام (اولیاء اللہ) کے اقوال (جنکو ہم مسایل تصوف کہتے ہیں)
وہ جہانتک قرآن اور صحیح حدیث کے مطابق ہوں اون کا بھی ماننا ضرور ہے۔ جیساکہ نفس کے
ظاہری اعمال یعنے نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ درست کرنیکے لئے ائمہ مجتہدین نے فقہ کے
مسایل نکالے ہیں ویسا ہی نفس کے باطنی امراض جیسے بغض حسد کینہ تکبر درست کرنیکے لئے بعض
کلمات اور بعض ریاضات نفس کشی کے کچھ اپنے اجتہاد سے اور کچھ قرآن حدیث سے نکالے ہیں (جیسا
ظاہری شریعت کیلئے آداب حرام اور حلال اور مکروہ اور مستحب ہیں ویسا ہی طریقت اور اعمال

٥٢ صفحہ ٣٦ کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵

باطنی کیلئے بھی واجب اور حرام اور مکروہ اور مستحب ہیں جیساکہ اجتہاد شریعت میں ہے ویسا ہی
اجتہاد طریقت میں بھی ہے غرضکہ طریقت بلا شریعت کے باطل ہے اور شریعت بلا طریقت کے ناقص
ایسی باتوں کے جاننے کا نام علم تصوف اور علم باطن ہے جس کا پتہ ہمکو قرآن و حدیث سے بھی ملتا ہے
ایسے باتوں کے ایجاد کرنیوالے صوفیہ کرام کہلاتے ہیں اگرچہ کہ اولیاء اللہ اور صوفیہ کرام بہت گذرے ہیں
لیکن چار بزرگوار اور اونکے چار طریقے مشہور ہیں اولاً حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح آپ سے
طریقہ قادریہ نکلا ہے (۲) حضرت شیخ معین الدین چشتی رح آپ سے طریقہ چشتیہ نکلا ہے (۳)
حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبند رح آپ سے طریقہ نقشبندیہ نکلا ہے (۴) حضرت شیخ شہاب
الدین سہروردی رح آپ سے طریقہ سہروردیہ نکلا ہے انکے علاوہ اور بھی بزرگوار اولیاء اللہ ہیں
جنکے الگ الگ طریقے ہیں جیسے رفاعیہ شاذلیہ وغیرہ جب کوئی شخص شریعت کے
احکام سے بخوبی واقف ہو جائے اور اوسکو علم طریقت حاصل کرنا ہو تو جس طریقے سے اوس کو
حسن اعتقاد ہو اوس طریقے میں شیخ کامل متبع سنت کو دیکھکر اوسکے ہاتھ پر بیعت
کرلے صوفیہ کرام رح نے علم تصوف کے متعلق الگ الگ اصطلاحین قایم کی ہیں بغیر اونکے اصطلاحات پر
واقف ہونیکے اونپر اعتراض نہ کرے۔ اولیاء اللہ سے محبت رکھنا خدا سے محبت رکھنا ہے

اون سے عداوت رکھنا خدا سے عداوت رکھنا ہے معاذ اللہ اولیاء اللہ کو برا کہنا یا اونکی نسبت
بدگمانی کرنا یا اونکی توہین کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اولیاء اللہ کی شناخت یہ ہے کہ وہ سنت کے
پیرو ہوتے ہیں فرایض اور نوافل کا چھوڑنا تو کجا کوئی امر مستحب تک اون سے ترک نہیں ہوتا
جتنی دیر تک اونکے پاس بیٹھو اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اونکی صحبت سے دلونکو خوشی
اور اطمینان ہوتا ہے دنیا سے نفرت اور آخرت سے الفت پیدا ہوتی ہے اونکے پیچھے نماز پڑھنے سے
خشوع اور خضوع نصیب ہوتا ہے دینداروں سے اونکو انس ہوتا ہے دنیاداروں سے اونکو وحشت
ہوتی ہے وہ دنیادار ونکے پاس پھٹکتے نہیں اگر دنیاداروں کی پاس جاتے بھی ہیں تو غرض دینی
کے لئے یا کسی حاجتمند کی سفارش کیلئے۔ دنیوی غرض کیلئے نہ وہ کسی سے لڑیں

ل صفحہ ۳۷ کا حاشیہ ملاحظہ فرمائے۔

نہ کسی سے جھگڑیں نہ کسی کو برا کہیں نہ کسی سے بدلہ لیں روزی اونکی حلال بات اونکی سچی مصیبت میں صابر نعمت میں شاکر اون سے کوئی بھی سنت نہیں چھوٹتی یاد آلہی سے ایکدم غفلت نہیں ہوتی دنیا سے وہ بالکل آزادہ مزاج اون کا بالکل سادہ جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ اپنے ابیات میں فرماتے ہیں۔

مرحبا قومی کہ داد بندگی را دادہ اند — ترک دنیا کردہ اند و از ہمہ آزادہ اند

روزہا با روزہا بنشستہ اندر گوشہا — باز شبہا در مقام بندگی استادہ اند

نفس خود را کردہ روح و روح را دادہ فتوح — زاد تقوی برگرفتہ بہر مرگ استادہ اند

یک زمان از نوحہ ہمچو نوح غافل نیستند — ہمچو یحیی گوئیا از بہر زاری زادہ اند

ز آب و تاب تبتل الی اللہ غسل کردہ در جہان — روی را بر خاک پاک اسجد و اقترب نہادہ اند

راحتے دیدند و ذوقے یافتند از انس او — روز و شب در کنج خلوت بر سر سجادہ اند

ربنا گویند از ان لبیک عبدی بشنوند — جملہ سرمست الست از جرعہ این بادہ اند

تا بدنیا آمدند از کلبہ کتم عدم — سوی حضرت جز نیاز و نالہ نفرستادہ اند

پیر انصارا تو می دانی ایشان کیستند — فرقہ بے گرد و فراز زمرہ دلدادہ اند

عقیدہ ۲۵ ۔ ولی ہو یا مجتہد پیر ہو یا امام کوئی بھی نبی کے درجے کو نہیں پہونچتا۔

عقیدہ ۲۶ ۔ ولی خدا کا کتنا ہی محبوب ہو جائے جب تک ہوش و حواس اوسکے درست ہیں شرع کا پابند رہنا ضرور ہے فرایض شرعی اوس سے معاف نہیں ہو سکتے اور نہ کوئی ممنوعات شرعی اوس کے لئے جائز ہو سکتے ہیں۔

عقیدہ ۲۷ ۔ جو شخص شرع کا خلاف کرے وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اوسکے ہاتھ سے کوئی خلاف عادت بات دیکھی جاوے تو وہ استدراج ہے۔

عقیدہ ۲۸ ۔ اولیاء اللہ کو بعض باتیں سوتے میں یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں جنکو ہم کشف و الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہیں تو مقبول ہیں اور اگر شرع کے

خلق الانسان علمہ البیان علم الانسان ما لم یعلم وقال الترمذی عبدہ خضر و علمناہ من لدنا علما عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلعم انزل القرآن علی سبعۃ احرف لکل آیۃ منہا ظہر و بطن ولکل حد مطلع مشکوۃ باب العلم

خلاف ہیں تو غیر مقبول۔

عقیدہ ۲۹۔ ولایت کیلئے کرامت کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے البتہ ولایت کیلئے شریعت کا پابند ہونا ضرور ہے۔

عقیدہ ۳۰۔ انبیاء کی شفاعت اپنی اپنی امت کے لئے اور اولیاء اللہ اور نیکوں کی شفاعت بدون کیلئے اور اولاد صالح اور چھوٹے معصوم بچوں کی شفاعت اپنے ماں باپ کیلئے اور شفاعت اعمال صالحہ کی اپنی ذات کیلئے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے شفاعت کی چھ قسمیں ہیں ایک شفاعت عامہ یعنے قیامت کی میدان میں تمازت آفتاب اور شدت پیاس سے کھڑے کھڑے جب سب لوگ گھبرا جائینگے تو جلد حساب ہو جانے کیلئے انبیاء علیہم کے پاس دوڑے دوڑے جائینگے آخرش جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کی طرف سے تشفیع ہونگے یہ شفاعت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہے دوسرے یہ کہ بہت ساروں بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جاویں تیسرے یہ کہ کافروں کے عذاب میں تخفیف کیجائے سو یہ دونوں شفاعتیں بھی جناب سرور کائنات ہی کے ساتھ مختص ہیں۔ چوتھے یہ کہ جس شخص کیلئے دوزخ جانے کا حکم ہو گیا ہے اوس کی سفارش کر کے دوزخ میں جانے سے بچا لیا جائے۔ پانچویں یہ کہ جو شخص دوزخ میں ڈال دیا گیا ہے اوسکو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کیا جاوے چھٹے یہ کہ جنتیوں کے درجے بڑھانیکے لئے جناب باری میں عرض کی جائے سو یہ تینوں قسم کی شفاعتیں ایسی ہیں کہ اسمیں جناب سرور کائنات اور دوسرے انبیاء اور اولیا اور صلحا شریک ہیں۔

عقیدہ ۳۱۔ جیسا کہ اعمال صالحہ کو وسیلہ ٹھیرا کر خدا کی جناب میں التجا کرنا جائز ہے ویسا ہی انبیاء اور اولیا کو وسیلہ ٹھیرا کر خدا کی بارگاہ میں عرض کرنا جائز ہے توسل بالانبیا اور اولیا کا پتا صحیح حدیثوں سے ملتا ہے چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ

اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ ـ کی دعا سکھلا دی تھی صاحب حصن حصین نے آداب دعا میں خود لکھا ہے کہ انبیا اور صالحین کو وسیلہ ٹھیرا کر دعا مانگنا جائز ہے اور ترمذی کی خود دعا کی حدیث آئی ہے اَللّٰھُمَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَبِمُوْسٰی نَجِیِّکَ جیسا کہ باتوسل سے دعا جائز ہے ویسا ہی بِحُرْمَۃِ فلان وَبِحَقِّ فلان کہنا بھی جائز ہے۔

فصل ۱۰ عقاید کے متعلق متفرق امور کا بیان

عقیدہ ۳۲۔ ایمان لانے اور اسلامی احکام قبول کرنیکی خوبی یہ ہے کہ ایمان لانے سے اگلے گناہ جتنے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں اور جو اعمال نیک اسلام لانے سے پہلی حالت کفر میں کیئے تھے اون کا بھی ثواب ملتا ہے اور اگر اہل کتاب ایمان لائیں تو اون کو دوہرا ثواب ہے غرضکہ ایمان موجب دخول جنت ہے اور کفر باعث دخول دوزخ۔

عقیدہ ۳۳۔ ایمان دار کو ہمیشہ حسن خاتمہ کا خیال رکھنا چاہیئے اور حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیئے کیونکہ جس حالت پر انسان کا خاتمہ ہو اوس کے موافق جزا یا سزا ہوگی۔

عقیدہ ۳۴۔ کوئی شخص جب ایمان لے آئے تو شک کی رو سے نہ کہے کہ میں اگر اللہ چاہے تو مومن ہوں بلکہ از رہ یقین کہے کہ میں اللہ کے اوپر یقیناً ایمان لاتا ہوں اور اسلامی احکام کو بسر و چشم قبول کرتا ہوں۔

عقیدہ ۳۵۔ ایمان سے اگر صرف تصدیق قلبی مراد لیجائے تو اوسمیں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی لیکن اگر ایمان کے ساتھ اعمال کو داخل کیا جاوے تو البتہ اوس میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرنے سے جو ایک طرح کی خوشی اور بشاشت ہوتی ہے جسکو صوفیہ کرام قبض اور بسط سے تعبیر کرتے ہیں تو ایسی کیفیت میں البتہ زیادتی کمی ہوتی ہے۔

عقیدہ ۳۶۔ ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے یعنے ایمان دار کو چاہیئے کہ خدا سے

ایسا ڈرتا ہے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ اگر میں کتنا ہی عابد اور زاہد ہو جاؤں اگر مالک حقیقی کا چھوٹے سے چھوٹے قصور پر مجھکو عتاب ہو جائیگا تو میں دوزخ میں بھیجدیا جاؤنگا اور امیدوار بھی اپنی پروردگار کا ایسا ہے کہ میں اگرچہ کتنا ہی گنہ گار روسیاہ ہوں لیکن میری آقا ارحم الراحمین کی ذرا بھی نظر شفقت مجھ پر ہو جائیگی تو میں جنت میں چلا جاؤں گا ــــ حضرت جامی

ایمن مشو کہ مرکب مردان اندرین راہ ــ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ــ نا امید ہم مشو کہ رندان بادہ نوش ــ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

عقیدہ ۳۷ ـ اللہ تعالی سب کی دعا سنتا اور سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے ـ

عقیدہ ۳۸ ـ خوف اور غرغرے کے وقت کا ایمان معتبر نہیں ـ

عقیدہ ۳۹ ـ نصوص شرعیہ کو ظاہری معنوں میں رکھنا ضرور ہے اور اونکی ظاہری معنونکا انکار کفر ہے ـ

عقیدہ ۴۰ ـ نصوص شرعیہ کی معنوں سے من وجہ انکار کرکے اپنی طرف سے ایسے معنی بنانا جو قرآن اور حدیث اور اجماع ایمہ مجتہدین کے خلاف ہوں الحاد ہے ـ

عقیدہ ۴۱ ـ گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اوسکو جایز اور حلال سمجھنا کفر ہے ـ

عقیدہ ۴۲ ـ گناہ کو حقیر سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ گناہ کرنیسے کیا ہوتا ہے ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے ـ

عقیدہ ۴۳ ـ احکام شرعیہ کی ہنسی اڑانا اور اوسپر مضحکہ کرنا کفر ہے ـ

عقیدہ ۴۴ ـ جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اون باتوں کو ہنسی سے کہنے سے بھی کافر ہو جاتا ہے ـ

عقیدہ ۴۵ ـ نیند یا غفلت یا بے ہوشی یا نشہ میں کوئی شخص کلمہ کفر کا نکالے تو اوس سے ایمان نہیں جاتا ـ

عقیدہ ۴۶ ـ خدا کی عذاب سے بالکل نڈر ہو جانا اور شتر بے مہار کی طرح جو جی میں آئے سو کرنا کفر ہے ـ

عقیدہ ۴۷ ـ اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جانا کفر ہے ـ

عقیدہ ۴۸۔ جوگی یا رمّال یا پنڈت یا نجومی کی بات کو صحیح سمجھنا اور اوس سے غیب کی خبریں پوچھنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۹۔ شرک اور کفر کے سوائے دوسری کبیرہ گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا البتہ فاسق ہونیکا حکم اوسکو دیا جائے گا اگر شرک کریگا تو مشرک سمجھا جائے گا اور اگر کفر کرے گا تو کافر سمجھا جاوے گا۔

عقیدہ ۵۰۔ شرک کے سوا اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

عقیدہ ۵۱۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر مواخذہ کرے یا بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کردے۔

عقیدہ ۵۲۔ دنیا کی سب چیزوں کی ماہیتیں موجود ہیں وہمی اور خیالی نہیں مثلاً آگ کی گرمی پانی کی سردی وجودی ہے۔

عقیدہ ۵۳۔ کسی چیز کے حسن و قبح میں عقل کو دخل نہیں یعنے بُری چیز وہی ہے جسکو جناب سرور کائنات صلعم نے برا کہا ہو اور اچھی چیز وہی ہے کہ جسکو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا ہو۔

عقیدہ ۵۴۔ جیسا کہ حلال اللہ کا رزق ہے ویسا ہی حرام بھی اللہ کا رزق ہے لیکن اللہ نے حرام رزق سے منع کیا ہے اور حلال رزق کی حاصل کرنیکا حکم دیا ہے۔

عقیدہ ۵۵۔ موت کا وقت مقرر ہے اوس سے کسی کو چارہ نہیں جیسا کہ زندگی اللہ کی مخلوق ہے ویسا ہی موت بھی اللہ کی مخلوق ہے۔

عقیدہ ۵۶۔ اللہ تعالیٰ نے احکام شرعیہ جو بندوں پر بذریعہ رسول بھیجے ہیں اسمیں بندوں ہی کی اصلاح ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض نہیں ہے۔

عقیدہ ۵۷۔ میت کیلئے جو کچھ پڑھا جائے یا خیر و خیرات کی جائے اوسکا ثواب پہونچتا ہے۔

عقیدہ ۵۸۔ مجتہد اپنے اجتہاد میں خطا بھی کرتا ہے اور ثواب بھی۔

عقیدہ ۵۹ - جیساکہ اور احکام شرعیہ کی تعمیل مسلمانوں پر فرض ہے ویسا ہی خالصاً لوجہ اللہ دین اسلام کی ترقی کی کوشش کرتے رہنا بھی مسلمانوں پر فرض ہے - یعنے عالموں پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تحریرًا و تقریرًا واجب ہے (یعنے بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا ضرور ہے) اور مالداروں کو مال سے دین اسلام کی تائید میں مدد دینا اور غریبوں کو تائید اسلام میں ہاتھ سے اور پیر سے اور زبان سے ساعی رہنا ضرور ہے جیساکہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کی اعانت کرتے تھے اور خود جناب سرور کائنات صلعم ہر مسکین اور غریب ہمسایوں اور حاجتمندوں کی اعانت میں سرگرم رہتے تھے اور جو لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اونکے تالیف قلوب کیلئے مال زکوٰۃ میں سے ایک حصہ اون کا بھی الگ نکال لیتے تھے اور خاصکر ایسے زمانے میں دین اسلام کی تائید کی سخت ضرورت ہے جبکہ احکام شرعیہ کی پابندی بخوبی نہیں ہوتی اور حدود شرعیہ کی جیساکہ چاہئے ویسی حفاظت نہیں کی جاتی جبکہ (شوریٰ) مسلمانوں کا امر وجوبی ہے اور نصوص قرآن اور صحیح حدیثوں سے نااتفاقی کی ممانعت اور اتفاق کا حکم ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ علمار فروعات میں مکابرہ اور مجادلہ کر کے دن بدن آپس کی حسد اور بغض کو بڑھاتے جائیں اور نااتفاقی کے اسباب میں غور اور خوض نہ کریں اور شب و روز بازار تعصب میں پھوٹ کی لیں دیں رہے اور اپنے شرعی قضایا کا فیصلہ (ایک سرپنچ یا کئی سرپنچوں کے ذریعہ سے جو قرآن اور حدیث اور ایمہ مجتہدین کے فقہی مسایل سے بخوبی واقف ہوں) نہ طے کرلیا جائے اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین فساد سے پاک رہے اور اپنے ابنار جنس کو متفقہ حالتمیں دیکھکر حاکم وقت کو اظہار مسرت کا موقعہ ملے اور رعایا اپنے مالک کی جانثار سمجھی جائے -

عقیدہ ۶۰ - جن لوگوں کی جنتی ہونے کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صراحۃً فرما دیا ہے اونھیں کے جنتی ہونیکا حکم قطعی دیا جائیگا اس کے سوا اور کسی کے نسبت قطعی جنتی ہونیکا حکم نہیں دے سکتے البتہ ہر مسلمان کے بارہمیں اوس کی اچھی علامتیں دیکھکر اچھا گمان

والذین استجابوا لربہم واقاموا الصلوٰۃ وامرہم شوریٰ بینہم ومما رزقناہم ینفقون ۱۲ سورہ شوریٰ ع ۴
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا
لاتحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا
ان الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءہم العلم بغیا بینہم
وشاورہم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ

کرنا چاہئے اور اللہ کی رحمت سے جنت کی امید رکھنا ضرور ہے۔

عقیدہ ۶۱۔ دنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے البتہ آخرت میں نیکوں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔

عقیدہ ۶۲۔ کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا یا اوسکو برا کہنا گناہ کبیرہ ہی ہاں البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر خدا کی لعنت جھوٹوں پر خدا کی لعنت لکن جن کا نام لیکر اللہ اور رسول نے لعنت کی ہی یا اونکے کفر کی خبر دی ہی اونکو کافر اور ملعون کہنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

عقیدہ ۶۳۔ اللہ اور رسول نے دین کی باتیں قرآن اور حدیث میں بتلا دیں اور احکام شرعیہ کو اچھی طرح سے کھول کر محدثین اور مجتہدین امت نے ظاہر کر دیا اب کوئی نئی بات دین میں اپنے طرف سے نکالنا درست نہیں جو نئی بات دین میں ایسی نکالی جائے جسکی کچھ بھی اصلیت قرآن اور حدیث اور اجماع ائمہ مجتہدین سے نکلتی ہو بدعت ہی جسکی تعریف ہم نے باب تعریفات میں بیان کر دی ہی بدعت کے معنے باعتبار لغت کے کسی نئی بات کا ایجاد کرنا ہے اس اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک حسنہ دوسرے سیئہ بدعت حسنہ سے وہ اچھی نئی بات مراد ہے جو جناب سرور کائنات صلعم کے زمانہ میں موجود نہ ہو لیکن بعد کو کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی یا کسی مجتہد یا کسی صوفی متبع سنت نے بغرض ضرورت شرعی یا بغرض مصلحت دینی نکالی ہو اور اوسکی کچھ نہ کچھ اصلیت قرآن و حدیث سے ملتی ہو سو ایسی بدعت حسنہ سنت کا مجازاً حکم رکھتی ہی اور بدعت سیئہ سے وہ برا طریقہ مراد ہی جسکی تعریف ہم نے باب تعریفات میں کی ہے۔

سنت کا جب لفظ کہا جاتا ہی تو اوسکا مصداق اولیٰ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہے اور صحابی کا قول یا فعل یا تقریر بھی سنت ہی لیکن بعض محدثین اسکو خبر یا اثر کہتے ہیں یہ سنت اصطلاحی اور عرفی ہے سنت کے لغوی معنے طریقے کے ہیں طریقہ دو قسم کا ہی ایک عمدہ طریقہ دوسرا برا طریقہ اچھے طریقے کا نام سنت حسنہ ہے

اور برے طریقہ کا نام سنت سیئہ ہے جس کا پتہ حدیث صحیح سے ہمکو ملتا ہے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا (رواہ مسلم) غرضکہ سنت حسنہ میں ہر اچھا طریق داخل ہے عام اس سے کہ وہ طریقہ صحابی کا ہو یا تابعی کا یا تبع تابعی کا یا کسی مجتہد یا صوفی متبع سنت کا لکن اوس میں شرط یہی ہے کہ اوسکی اصلیت صراحتًہ یا ضمنًا قرآن اور حدیث سے ملے دوسرے سنت سیئہ غرضکہ سنت سیئہ بالکل موافق بدعت سیئہ کے ہے اور سنت حسنہ ہم پلہ بدعت حسنہ کے ہے۔ اس کہنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ائمہ مجتہدین اور صوفیہ کرام کے بعض اجتہادات اور بعض ریاضات وہ بھی مجازًا سنت میں داخل ہیں گو حقیقی سنت نہوں اس سے کسی کو یہ وہم نگذرے کہ معاذ اللہ ہم ائمہ مجتہدین یا صوفیہ کرام کے اقوال کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور تقریر پر ترجیح دیتے ہیں نہیں بلکہ سب سے بڑھکر مرتبہ سنت نبوی کا ہے اور اوسکے بعد خلفائے راشدہ کی سنت کا اوسکے بعد صحابی کے سنت کا اوسکے بعد تبع تابعی کے سنت کا اوسکے بعد مجتہد اور صوفی کا۔

عقیدہ ۶۴ – نماز ہر نیک اور بد کے پیچھے ہو جاتی ہے لکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ پرہیز گار اور صحیح قرآن پڑہنے والے کے پیچھے نماز پڑھے۔ اور ایسا ہی جو شخص اسلامی حالت پر مرے (خواہ وہ برا ہو یا نیک) اوس کے جنازے کی نماز پڑھی جاویگی۔

عقیدہ ۶۵ – مسلمانوں کو ہر وقت ایک ایسے امام کی ضرورت رہتی ہے کہ جو احکام شرعیہ کو اون میں نافذ کرے۔

عقیدہ ۶۶ – سفر اور حضر میں موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ اور کھجور کا شیرہ بشرطیکہ اوسمیں سکر نہ پیدا ہو وہ بھی جائز ہے۔

عقیدہ ۶۷ – کبھی نیک شخص معاذ اللہ بعد ایمان کے مرتد ہو جانے سے کافر ہو جاتا ہے۔

جو شخص اسلام میں عمدہ طریقہ نکالے تو اوسکو ... اور برے طریقہ ... نکالے ... [illegible handwritten margin notes]

یا فسق اختیار کر کے فاسق ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بُرا شخص بعد کفر کے ایمان لا کر یا فسق کو چھوڑ کر نیک ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۶۸۔ گناہ کا لفظ جب کہا جائے تو وہ چھوٹے بڑے گناہ سب کو شامل ہے بعض گناہ ایسے ہیں کہ اون سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اونسے کافر ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اونسے فاسق ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اون کا شمار چھوٹے گناہوں میں ہے اور پھر ہر قسم کے گناہوں میں بھی بعض اعتقادی ہیں اور بعض عملی غرضکہ گناہ کی کئی اقسام ہیں اگرچہ کہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ایک فصل عقاید فاسدہ میں الگ دینگے لکن جب ہم نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوس کیلئے الگ ایک مختصر کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ ہر بات کی الگ تنقیح کرنا اور پھر ہر ایک کا الگ الگ حکم لکھنا ایک طولانی بحث کا مقتضی ہے لہذا ہم یہاں مختصر بعض احکام مشرک اور منافق اور فاسق اور مرتد کے لکھے دیتے ہیں بندہ اگر زمانہ نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالےٰ الگ ایک مستقل کتاب عقاید فاسدہ میں لکھی جائیگی۔

عقیدہ ۶۹۔ مومن کیلئے ہمیشہ جنت ہے اور مومن ظاہر اور باطن پاک سمجھا جائے گا۔ ہر مومن اور ہر دیندار مسلمان ہے۔ جو مومن کا حکم ہے وہی مسلمان دیندار کا ہے۔ ہر مسلمان کہ مومن ہونیکا حکم نہیں لگا سکتے بعض مسلمان مومن ہیں اور بعض مسلمان بظاہر مسلمان ہیں اور بہ باطن منافق لکن ظاہری احکام شرعیہ ہر مسلمان پر خواہ وہ مسلمان مومن ہو یا مسلمان منافق جاری ہونگے

عقیدہ ۷۰۔ منافق اور کافر اور مشرک کیلئے ہمیشہ جہنم ہے ملحد اگر الحاد سے باز نہ آئے اور توبہ نکرے اور ایسا ہی مرتد اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو اوسکو بھی کافر کا حکم دیا جاوے گا یعنے اوس کے لئے بھی جہنم ہے۔ منافق اور کافر کے عذاب میں اسی قدر فرق ہے کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں رہے گا۔ دنیوی احکام جو کافر کے ہیں وہی احکام مشرک اور منافق اور مرتد کے ہیں۔

عقیدہ ۷۱۔ شرک اور کفر کے سوا جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ فاسق ہے فاسق کیلئے آخرت میں یا تو اللہ تعالیٰ اوس کے گناہ معاف کر دیگا یا اوسکی شفاعت ہوگی

جس سے وہ نجات پاکر جنت میں چلا جائیگا یا بقدر اوسکے گناہ کے اوسکو عذاب ہوگا بعدہ
جنت میں داخل ہوگا غرضکہ فاسق ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا اور احکام دنیوی میں اگر فاسق نے
ایسا گناہ کبیرہ کیا ہے کہ جس سے حد شرعی لازم آتی ہے تو اوسپر شرعی حد جاری کی جائیگی اور
اگر تعذیر کے قابل ہے تو تعذیر دیجائیگی اور اگر جرم قابل توبہ ہے تو صرف توبہ پر اکتفا کیا جائیگا
اور اگر حاکم وقت کچھ دنوں کیلئے مناسب سمجھے تو اوس کے گواہی تہدیداً عدالت میں
نہ لی یا اگر وہ کسی خدمت پر ہے تو تہدیداً کچھ دنوں کیلئے خدمت سے الگ کردیا جائے بدعتی کا بھی
وہی حکم ہے جو فاسق کا ہے۔

عقیدہ ۷۲ - ملحد یا زندیق اگر الحاد کرے تو پہلے اوسکو سمجھایا جائیگا اور اوس سے
توبہ کرائی جائیگی اگر توبہ کرلے تو وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور اگر توبہ نہ کرے اور حاکم وقت
مصلحت سمجھے تو اوسکو سزا بھی دیسکتا ہے بعد سزا پانیکے بھی وہ اگر الحاد پر قایم رہے اور
الحاد سے توبہ نہ کرے تو وہ زمرۂ کفار میں گنا جائیگا جیسا کہ مسلمانوں کو کفار سے ناجائز ارتباط جائز
نہیں ہے ایسا ہی ملحد اور زندیق سے بھی ناجائز ارتباط ناجائز ہے۔

التماس ضروری

اس کتاب میں میں نے عقاید حسب طریقہ اہل سنت والجماعت لکھے ہیں کسی طرح کی تعصب
مذہبی کو دخل نہیں دیا ہے ناظرین اگر انصاف کی نظر سے اس کتاب کو دیکھیں گے تو اونکو
معلوم ہوگا کہ میں نے کسی شخص یا کسی مذہب پر بیجا اعتراض نہیں کیا ہے اور نہ کسی کی تردید
کی ہے بالکل منصفانہ روشمیں عقاید کے مسئلے لکھدئے ہیں جب میں پہلے لکھنا شروع
کیا تھا تو مقصود اختصار تھا لکن بعد کو ضروری باتوں کا چھوڑ دینا اور مطالب کو تشنہ
رکھنا بالکل نامناسب سمجھا۔ لہذا یہ کتاب مختصر سے ایک گونہ مطول ہوگئی ناظرین سے

امید ہی کہ اگر کوئی خطا دیکھیں تو اوس سے چشم پوشی فرمائیں اور نیک نیتی سے اگر کوئی امر قابل اصلاح ہو تو اوس سے مجھکو مطلع فرمائیں انشاء اللہ تعالی طبع ثانی میں اُس کا انتظام کیا جائیگا جو صاحب اس رسالہ کو دیکھیں اونکو چاہیئے کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی عقاید کی تعلیم دیں اور اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں اور بارگاہ خداوندی میں اس امر کی دعا کریں کہ دن بدن جو ایمان کی حالت عقاید کی بگڑ جانیکی وجہ سے مذبذب ہو گئی ہی اور عقاید اسلامیہ پر واقف نہ ہونیکی وجہ سے اسلامی حالت ڈاواں ڈول ہو رہی ہے وہ مستحکم ہو جائے اور ہمکو حق تعالے حق باتوں پر کار آمد ہونیکی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گناہ اور بُرائیوں کو دور کرکے اور شریعت اسلامیہ کی پابندی نصیب کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ہ

راقم آثم

ابو البرکات محمد عبید اللہ۔ حنبلی المذہب چشتی الطریقت خادم علوم کتاب سُنّت

قصیدہ منظومہ حافظ عبد العزیز صاحب محدث مرحوم و مغفور قدس سرہ

ایطالبان آبحیات محمدی	رکھو ہمیشہ ورد صلوات محمدی
قرآن جو خدا نے محمد کو ہے دیا	سمجھو تم اوسکو قند و نبات محمدی
سمجھو تم اوسکو اور پڑھو اور پڑھاؤ تم	دیگا خدا تمھیں درجات محمدی
مسلم کا اور بخاری کا رکھو وظیفہ تم	دیکھوگے نور ذات صفات محمدی
تم دیکھو ترمذی و موطا دارمی	پاؤگے دل میں تم برکات محمدی

صدرا ہے ہمیں شمس بازغہ ہیں تم لگاؤ آگ — بھاگو بلا سے لیلو نجات محمدی
اللہ اپنے عشق میں کر دے ہمیں شہید — دے ہمکو فیض خاص حیات محمدی

مناجات منظومہ حافظ عبد العزیز صاحب محدث قدس سرہ

اے جہان کے پیشوا فریاد ہے — اے حبیب کبریا فریاد ہے
یا نبی اب جلد آؤ ہند میں — دین و ایمان ہٹ گیا فریاد ہے
آپ کو قرآن جو رب نے دیا — اب زمین سے اوٹھ چلا فریاد ہے
حرف باقی رہگئے قرآن کے — اصل مطلب اوٹھ گیا فریاد ہے
نام باقی رہگیا اسلام کا — کفر کا بلوا اوٹھا فریاد ہے
مسجدیں آباد پر ایمان سے — دل ہر اک خالی ہوا فریاد ہے
علم والے سب سے بدتر ہوگئے — اے ہمارے رہنما فریاد ہے
پاس سے اونکے نکلتے ہیں فساد — ہے عجب فتنہ مچا فریاد ہے
دور ہوا ون سے یہ فتنہ اور فساد — لیجئے ہمکو بچا فریاد ہے
جب حدیثیں آپکی پڑھتے ہیں ہم — گھونٹتے ہیں سب گلا فریاد ہے
جو نصاریٰ اور یہود و نکا ہے حال — وہ یہاں بھی ہوگیا فریاد ہے
پڑھتے ہیں توریت و انجیل اور عمل — کچھ نہیں اونکو ذرا فریاد ہے
یہاں بھی اب قرآن فقط پڑھنے کو ہے — پر عقیدہ ہے نیا فریاد ہے
ہر جگہ ایک دین مذہب ہے نیا — دل ہنے پر غم میں پھنسا فریاد ہے
آپ نے جو وقت کی دی تھی خبر — وہ زمانہ آگیا فریاد ہے
فوج پھیلی ہر طرف دجال کی — بھیج عیسیٰ کو خدا فریاد ہے
کر ہمیں عشق محمد میں شہید — خالق ارض و سما فریاد ہے

ضمیمۂ تعلیم العقاید یعنی
رسالۂ
امتحان العقاید بطریق سوال وجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

۱۔ س۔ ایمان کی تعریف کرو اور اوس کے ارکان بتاؤ۔

۱۔ ج۔ جن ضروری باتونکو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارکان ایمان ٹھیرایا ہے اونکو سچا جاننا ایمان ہے۔ ایمان کے ارکان چھ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا۔ فرشتوں پر ایمان لانا۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا پیغمبروں پر ایمان لانا۔ آخرت پر ایمان لانا۔ تقدیر پر ایمان لانا۔

۲۔ س۔ اسلام کی تعریف کیا ہے اور اوس کے ارکان کتنے ہیں۔

۲۔ ج۔ دلی اعتقاد کے مطابق زبان سے خدا کی وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرنا اور شرع کے روسے جو امور فرض گردانے گئے ہیں اونکو بجالانا اور شرع کی روسے جو امور منع کردئے گئے ہیں اون سے باز رہنا اسلام ہے۔ اسلام کے ارکان چھ ہیں۔ توحید اور رسالت کا اقرار کرنا۔ نماز پڑہنا۔ زکوۃ دینا۔ حج کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ خالصاً لوجہ اللہ دین اسلام کے ترقی کی کوشش کرنا۔

۳۔ س۔ یہ چھ چیزیں رکن کیوں ہیں۔

۳۔ ج۔ یہ چھ چیزیں ارکان اس وجہ سے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلعم نے انکو ارکان اسلام قرار دیا ہے۔ گویا یہ چھ چیزیں اسلام کے ستون ہیں جن پر عمارت اسلام کی بنیاد قایم ہے جو شخص ان چھ باتوں کو بجا لائیگا وہ پورا مسلمان سمجھا جائیگا۔

(۱) مبحث اللہ پر ایمان لانیکا بیان

۱۔ س۔ اللہ پر ایمان لانا کس طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ ج۔ اللہ پر ایمان لانا دو طرح سے ہے ایک اجمالاً دوسرے تفصیلاً۔

۲۔ س۔ اجمالاً اللہ پر ایمان لانیکے کیا معنے ہیں اور وہ کتنی باتونکے ماننے سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ ج۔ اجمالاً اللہ پر ایمان لانیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکے چار مختصر اوصاف کا یقین کریں اور وہ چار باتیں یہ ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا خالق ہے (۲) اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا پیدا کرنیوالا ہے (۳) اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے (۴) اللہ تعالیٰ تمام اوصاف کمالیہ سے متصف ہے۔

۳۔ س۔ اللہ تعالیٰ پر تفصیلاً ایمان لانیکا کیا مطلب ہے اور وہ کن باتونکے جاننے سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ ج۔ اللہ تعالیٰ پر تفصیلاً ایمان لانیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکے چند مفصل اوصاف کا یقین کرے اور وہ بارہ اوصاف ہیں (۱) اللہ تعالیٰ موجود ہے (۲) اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے (۳) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے باقی ہے ہمیشہ باقی رہیگا (۴) اللہ تعالیٰ مخلوقات سے بالکل الگ ہے (۵) اللہ تعالیٰ اپنے ذات اور صفات میں یکتا ہے (۶) اللہ تعالیٰ زندہ ہے (۷) اللہ تعالیٰ صاحب قدرت ہے (۸) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے (۹) اللہ تعالیٰ ہر آواز کو سنتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے (۱۱) اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے (۱۲) اللہ تعالیٰ علیم ہے۔

۴۔ س۔ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا کیا مطلب۔

۴۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکا وجود کسی چیز کے واسطے سے نہیں یعنے وہ اپنے وجود میں کسی چیز کا محتاج نہیں اور اوسکا وجود ضروری ہے جسکو فنا نہیں۔

۵۔ س۔ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

۵۔ ج۔ اللہ تعالیٰ قدیم ہونیکے معنے یہ ہیں کہ وہ ہر چیز سے پہلے ہے یعنے وہ کسی وقت بھی معدوم نہ تھا وہ سب سے پہلے ہے اوس سے پہلے کوئی نہیں۔

۶۔ س۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے باقی ہے اور ہمیشہ باقی رہیگا اس کا کیا مطلب۔

۶۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ اوس کو فنا نہیں وہ ہر وقت سے ہے اور ہمیشہ رہیگا یعنے سب کے فنا کے بعد بھی وہی ہے اوس کے بعد کوئی نہیں۔

۷۔ س۔ کیا اللہ تعالیٰ مخلوقات سے الگ ہے یا انمیں شامل ہے۔

۷۔ج۔ اللہ تعالیٰ مخلوقات سے باعتبار ذات کے بھی الگ ہے۔ اور باعتبار صفات کے بھی الگ ہے۔

۸۔س۔ اللہ تعالیٰ مخلوقات سے باعتبار ذات کے الگ ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۸۔ج۔ اللہ تعالیٰ مخلوقات سے ذاتاً جدا ہونیکے معنے یہ ہیں کہ تمام مخلوقات یا تو جوہر ہیں یا عرض اللہ تعالیٰ نہ جوہر ہے نہ عرض۔

۹۔س۔ اللہ تعالیٰ جوہر نہیں ہے اس کا کیا مطلب۔

۹۔ج۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مثل اور اجسام کے گوشت اور پوست سے مرکب نہیں ہے۔ اوسمیں ابعاد ثلٰثہ (یعنے طول اور عرض اور عمق) نہیں ہے اللہ تعالیٰ مثل نباتات کے نہیں ہے اللہ تعالیٰ مثل پانی کے نہیں ہے اللہ تعالیٰ مادہ نہیں ہے غرضکہ جسم اور جسمانیات سے اوسکی ذات بالکل پاک ہے۔

۱۰۔س۔ اللہ تعالیٰ عرض نہیں ہے اس کا کیا مطلب۔

۱۰۔ج۔ اسکا مطلب یہ ہے جیسا کہ اور اجسام کے اوصاف ہوتے ہیں ویسے اللہ تعالیٰ کے اوصاف نہیں ہے بلکہ اوسکی اوصاف ویسے ہیں جیسی اوسکی شان ہے یعنے اللہ تعالیٰ کی شکل مثل اور اجسام کے شکل کے نہیں ہے اوس کا رنگ اور رنگوں کے مثل نہیں وہ کھاتا پیتا نہیں اوٹھتا بیٹھتا نہیں۔ اوسکو کسی بات کی تکلیف یا کسی بات کی لذت نہیں ہوتی وہ کسی چیز میں سماتا نہیں نہ اوسمیں کوئی چیز سماتی ہے نہ اوسکو کسی نے جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا غرضکہ جواہر اور اجسام کے جسقدر اوصاف ہیں اون سب اوصاف سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے کیونکہ ان اوصاف کو تغیر اور فنا ہے اور اوسکو ذات اور صفات کو بقا ہے پس فانی باقی کا کیا مماثل ہوسکے۔

۱۱۔س۔ اللہ تعالیٰ کے اوصاف مخلوقات کے اوصاف سے الگ ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۱۱۔ج۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہمارے علم کے مثل نہیں ہے اوسکی قدرت ہماری قدرت کی سی نہیں اوسکی زندگی ہماری زندگی کی سی نہیں ہے اوسکا ارادہ ہمارے ارادے کے مثل نہیں اوسکا سننا ہمارے سننے کے مثل نہیں اوسکی بینائی ہماری بینائی کی سی نہیں اوسکا کلام ہمارے کلام کا سا نہیں۔

۱۲۔س۔ اللہ تعالیٰ کے افعال مخلوقات کے افعال سے الگ ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۱۲۔ج۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے افعال مخلوقات کے افعال کے مشابہ نہیں اس وجہ سے کہ مخلوقات کے افعال

بواسطہ اسباب و بذریعۂ آلات ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کے افعال بلاواسطہ اسباب و بلاذریعۂ آلات ہوتی ہیں دوسرے یہ مخلوقات کے افعال بعض وقت عبث اور بیکار ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل عبث و بیکار نہیں ہوتا ہے۔

۱۳۔س۔ اللہ تعالیٰ بذاتہٖ قایم ہے اس کا کیا مطلب۔

۱۳۔ج۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے وجود میں کسی مکان یا کسی محل یا کسی چیز کا محتاج نہیں یعنے وہ تمام چیزوں سے مستغنی ہے اور سب چیزیں اوسکی محتاج ہیں۔

۱۴۔س۔ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اوسکے کیا معنے ہیں کیا اوسکی زندگی انسانکی سی زندگی ہے۔

۱۴۔ج۔ اوسکے زندہ ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکی زندگی بلاواسطہ ہے اور انسانکی زندگی بواسطہ ہے انسان اپنے زندگی میں سانس اور خون اور روح کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ ان باتونکا محتاج نہیں۔

۱۵۔س۔ اللہ تعالیٰ ایک ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۱۵۔ج۔ اوس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذات اور صفات میں دوسرا کوئی اوسکا ساجھی اور شریک نہیں نہ اوس کا کوئی مثل ہے نہ اوس کا کوئی مخالف ہے نہ معاند۔

۱۶۔س۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے اس کے کیا معنے ہیں۔

۱۶۔ج۔ اللہ تعالیٰ کے علیم ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکو ہر ہر چیز اور ہر ہر ذرہ کا علم ہے حتاکہ ریت کی کنکریون کو اور بارش کی قطرونکو اور جو کام چھپے یا کھلے ہو رہے ہیں یا ہو چکے ہیں یا ہونگے ان سب کا اوسکو علم ہے دوسرا یہ کہ اوس کا علم حصولی نہیں ہے بلکہ ہر وقت اوسکو ان چیزون کا علم ہے۔ اور سب چیزیں اوسکے علم میں حاضر اور موجود ہیں یعنی اوس کا علم علم حضوری ہے۔

۱۷۔س۔ یہ جو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہماری قدرت کی سی نہیں اسکا کیا مطلب ہے۔

۱۷۔ج۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز پر پوری ہے اور ہماری قدرت ہر چیز پر ناقص اوسکے پاس ایک چیونٹی کا پیدا کرنا اور ایک ونٹ اور پہاڑ کا پیدا کرنا برابر ہے ہماری قدرت باسباب ہے اوسکی قدرت بلا اسباب ہماری کاموں میں دیری ہوتی ہے اور اوسکے اظہار قدرت میں دیری نہیں ہوتی اگر چاہے تو آسمان اور زمین کے مثل ایک آنًا اور فانًا میں کئی ایسے آسمان اور زمین بنادے اور اگر چاہے آن واحد میں سب کو فنا کر دے

۱۸ س - یہ جو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اس کا کیا مطلب ہے ہم بھی تو بہت ساری چیزیں چاہتے ہیں وہ ہوتی ہیں پھر ہمارے ارادے اور اوسکے ارادے میں کیا فرق ہے۔

۱۸ - ج - ہمارے ارادے میں اور اوسکے ارادے میں زمین آسمان کا فرق ہے اوسکا چاہنا غیر محدود ہے اور ہمارا چاہنا محدود وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہم جو چاہیں سو نہیں کر سکتے بلکہ اوسی قدر کر سکتے ہیں جسقدر ہمارے امکان میں ہے ہمارے چاہنے اور کرنے میں مہلت اور دیر ہوتی ہے اور اوسکے چاہنے اور کرنے میں دیری نہیں۔

۱۹ س یہ جو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی سنتا ہے ہم بھی سنتے ہیں پھر ہمارے سننے اور اوسکے سننے میں کیا فرق ہے۔

۱۹ - ج - ہمارے سننے اور اللہ تعالی کے سننے میں زمین آسمان کا فرق ہے اولا یہ کہ وہ ہر آواز کو سنتا ہے خواہ پکار کے ہو یا آہستہ حتا کہ جو چیونٹی صاف چٹان پر چلتی ہے اوسکے پاؤں کی آہٹ کو بھی وہ سنتا ہے برخلاف ہمارے سننے کے کہ ہم پکار کی آواز کو بھی جب ہی سنتے ہیں کہ ہمارے کانونکے درمیان اور پکارنے والیکے درمیان کوئی چیز حایل نہو دوسرے ہم سننے میں کانونکے محتاج ہیں اللہ تعالے اپنے سننے میں کانونکا محتاج نہیں ہے اور نہ اوس کے کان ہیں۔ اور نہ اوسکی سننے کے لئے کسی چیز کا حایل ہونا مانع ہے۔

۲۰ س - اللہ تعالی دیکھتا ہے اس کے کیا معنے ہیں ہم بھی تو دیکھتے ہیں۔

۲۰ - ج - اللہ تعالی کے دیکھنے کے معنے یہ ہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہانتک کہ کالی چیونٹی جو اندھیری رات میں چلتی ہے اوسکی چال کو بھی وہ دیکھتا ہے غرضکہ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہو رہا ہے سبکی اوسکو خبر ہے ہم اپنے دیکھنے میں آنکھونکے محتاج ہیں اور دوسرے یہ کہ کوئی چیز حایل نہ ہو جب دیکھ سکتے ہیں برخلاف خدا کے دیکھنے کے وہ آنکھ کا محتاج نہیں خواہ کوئی چیز حایل ہو یا نہ ہو وہ دیکھتا ہے۔

۲۱ س - اللہ تعالی کلیم ہے اسکے کیا معنے ہیں۔

۲۱ - ج - اسکے معنے یہ ہیں کہ اوس کا کلام مخلوق کے کلام سے بالکل الگ ہے اولا تو اس وجہ سے کہ مخلوق کا کلام بواسطہ منہ اور زبان اور ہونٹونکے ہے اللہ تعالی کا کلام بلا زبان اور بلا ہونٹ اور بلا منہ کے ہے دوسرے یہ کہ ہمارا کلام مخلوق اور حادث ہے اور خدا کا کلام قدیم ہے یعنے جیسے اوسکی ذات قدیم ہے ویسا ہی اوسکا کلام بھی غیر مخلوق اور قدیم ہے۔

۲۲ س۔ اللہ تعالیٰ کے کونسے ایسے اوصاف ہیں جنکو ہم بلا کیف مانتے ہیں۔

۲۲۔ ج۔ چند اوصاف اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں جنکی ہم کیفیت نہیں بیان کرسکتے جیسی اوسکی شان ہو ویسا ہی و دیگر اوصاف ہیں اور وہ اوصاف یہ ہیں ہنسنا تعجب کرنا اترنا چڑھنا وغیرہ جنکا ذکر حدیثوں میں آیا ہے۔

۲۳ س۔ کن کن اوصاف سے اللہ تعالیٰ پاک ہے۔

۲۳۔ ج۔ مندرجہ ذیل اوصاف سے اللہ تعالیٰ بالکل بری ہے یعنے یہ اوصاف اوسمیں نہیں ہے۔ عدم (نہ ہونا)۔ حدوث (نو پیدا ہونا) جہل (نادانی)۔ شرک۔ عجز۔ گنگ۔ نابینائی۔ اور جسقدر عیوب ہیں سب سے اوسکی ذات پاک ہے۔

۲۴ س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی صورت اور ہاتھ پیر اور آنکھیں ہیں۔

۲۴۔ ج۔ اس میں دو مذہب ہیں ایک سلف کا دوسرے متاخرین کا سلف کا مذہب یہ ہے کہ جیسی اللہ تعالیٰ کی شان ہے ویسی ہی اوسکی صورت ہے ویسے اوسکے پیر ہیں ویسے اوسکے ہاتھ ہیں اونمیں ہم تاویل نہیں کرسکتے اور یہی مذہب حق ہے دوسرے متاخرین کا اونھوں نے ہاتھ سے مراد قدرت منہ سے مراد ذات وغیرہ لئے ہیں۔

(۳) مبحث فرشتون پر ایمان لانے کا بیان

۱ س۔ فرشتون کی تعریف کیجئے اور اونکے اوصاف بیان کیجئے۔

۱۔ ج۔ فرشتے وہ نورانی لطیف اجسام ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ذکر الٰہی اونکا شغل ہے نہ وہ مذکر ہیں نہ مونث وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندے ہیں وہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم اونکو کیا جاتا ہے اوس کو فوراً بجالاتے ہیں۔

۲ س۔ کیا انسان فرشتون کو دیکھ سکتا ہے۔

۲۔ ج۔ فرشتے جب اصلی صورت میں ہوتے ہیں تو اونکو سوائے انبیاء کے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ لطیف ہیں جیسا کہ ہوا بوجہ لطافت کے دکھائی نہیں دیتی البتہ جب فرشتے جسم کثیف یعنے صورت انسان میں آتے ہیں تو البتہ دکھائی دیتے ہیں۔

۳ س۔ یہ امر ہمکو بعید از عقل معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب وہ اجسام لطیفہ ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نظر نہ آئیں۔

۳-ج- ہر اجسام کیلئے نظر آنا ضرور نہیں ہے اور نہ اونکا محسوس ہونا لازمی ہے بہت ساری چھوٹی چھوٹی اجسام جیسے پانی ہوا اور اکثر باریک کیڑے (جو جو میں ہیں) بغیر مکبرات کے اونکو نہیں دیکھ سکتے اور نہ اونکو محسوس کر سکتے ہیں اور بڑے سے بڑے ستارے کواکب موجود ہیں کہ جنکو ہم بغیر اسطرلاب اور دوربین کے نہیں دیکھ سکتے پھر اگر فرشتے نہ دکھائی دیں تو تعجب کیا ہے دوسری یہ کہ ہر چیز کا دیکھنا اور نہ دیکھنا قوت بصارت اور ضعف بصارت پر موقوف ہے انبیاء علیہم السلام کی قوت بصارت بہ نسبت عوام کے بڑی ہوئی ہے اس اسلئے وہ دیکھ لیتے ہیں اور عوام بوجہ ضعف بصارت کے نہیں دیکھ سکتے اور اس بات کا مشاہدہ بھی ہے کہ ایک شخص بوجہ قوۃ بصارت کے دور سے ایک چیز دیکھ لیتا ہے اور دوسرا شخص بوجہ ضعف بصارت کے نزدیک کی چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۴-س- پھر فرشتے انبیاؤں کو کیسے دکھائی دیتے ہیں۔

۴-ج- انبیاء کی قوۃ بصارت بڑھی ہوی ہے اور وہ خود نورانی ہیں اور اونکی بینائی بمنزلہ شفاف آئینہ کے ہے اور وہ متحمل اور برداشت کرنیوالے اونکی صورت کے ہیں اسواسطے اونکو دکھائی دیتے ہیں اور عوام کو نہیں دکھائی دیتے۔

۵-س- فرشتوں کے اور اوصاف کیا ہیں۔

۵-ج- فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اونکو اللہ تعالیٰ نے بڑی قدرت دی ہے ویسی قدرت بشر کی نہیں وہ بہت بڑی سی بڑی مسافت کو آن واحد میں قطع کر لیتے ہیں اور بڑی سی بڑی چیز جیسے پہاڑ اور مکانات اور شہروں کو ایکدم میں اوٹھا کر پھینک دیتے ہیں اور باوجود اسکے پھر کسی قسم کی اونکو تکان نہیں ہوتی۔

۶-س- فرشتوں کی خدمات کیا ہیں۔

۶-ج- فرشتوں کے مختلف خدمات ہیں بعض فرشتوں کو وحی کی خدمت ہے جیسے (جبرئیل علیہ السلام) اور بعض کو قبض روح کی خدمت ہے جیسے عزرائیل علیہ السلام اور بعض فرشتے مثل خفیہ پولیس کے ہیں کہ جو سب مخلوقات کی کارروایوں کو لکھ رکھتے ہیں جیسے کراماً کاتبین بعض کو صور کی خدمت ہے جیسے اسرافیل علیہ السلام بعض جنت پر متعین ہیں اور بعض دوزخ پر آٹھ فرشتے تخت رب العالمین کو تھامے ہوے ہیں۔

(۳) مبحث۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

۱۔س۔ کتب آسمانی کے نسبت آپکا کیا اعتقاد ہے۔

۱۔ج۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کیلئے انبیاؤں پر بذریعہ وحی کے چند کتابیں آسمان سے اتاری ہیں اون کتابوں میں اوامر اور نواہی اور وعد اور وعید اور دعائیں اور نصایح ہیں اور کتب آسمانیمیں جو کچھ کلام ہے وہ کلام الٰہی ہے جو بلاکیف ہے اونمیں چار کتابیں مشہور ہیں توریت شریف انجیل شریف۔ زبور شریف۔ اور قرآن شریف۔

۲۔س۔ توریت کیا ہے۔

۲۔ج۔ توریت بھی اللہ کی کتاب ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اُسمیں احکام شرعیہ اور عقاید صحیحہ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی موجود تھی کہ آخر زمانہ میں ایک نبی اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہونگے اور وہ نئی شریعت کو لیکر آئینگے اونکی اطاعت اور احترام سب پر واجب العمل ہوگی

۳۔س۔ یہ توریت جو آج کل موجود ہے۔ آیا یہ وہی توریت ہے۔

۳۔ج۔ علماء اسلام کا اعتقاد ہے کہ توریت کا صحیح نسخہ جو موسیٰ علیہ السلام پر حقیقتہً نازل ہوا تھا یہ وہ نہیں ہے موجودہ توریت میں بہت کچھ تحریف اور تبدیل ہوی ہے اور اوسکی بڑی دلیل یہ ہے کہ اوس میں دوزخ اور جنت اور قیامت کا ذکر تک نہیں حالانکہ اس کا ذکر سب سے اہم تھا دوسری وجہ یہ ہے کہ اسمیں موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے حالانکہ جس نبی پر وہ اوتری تھی وہ تو اسوقت زندہ موجود تھے۔

۴۔س۔ زبور کیا ہے۔

۴۔ج۔ زبور بھی آسمانی کتاب ہے جو داؤد علیہ السلام پر نازل ہوی تھی اسمیں بھی کچھ دعائیں اور کچھ اذکار اور کچھ مواعظ اور کچھ حکمت کی باتیں تھیں اور احکام شرعیہ اوسمیں نہیں تھے کیونکہ داؤد علیہ السلام شریعت موسوی کے پابند تھے لیکن اسکا بھی صحیح نسخہ نہیں ملتا اور اسمیں کچھ کچھ تحریف اور تبدیل ہوگئی ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری باتیں خدا کی طرف ایسی منسوب ہیں جو خدا کی شایان نہیں۔

۵ س ۔ آپ کا انجیل کے بارےمیں کیا اعتقاد ہے ۔

۵ ۔ ج ۔ انجیل بھی کتاب آسمانی ہی جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوی ہی اوسمیں توحید اور ذات باری تعالیٰ کی تنزیہہ کا بیان ہی اور اس بات کو بخوبی بیان کیا گیا ہی کہ اللہ تعالیٰ شرک اور اولاد سے پاک ہی اور بعض فروعی احکام توریت کی تنسیخ بھی ہی اور نیز جناب سرور کائنات صلعم کی بشارت کا بھی ذکر ہے غرضکہ جو انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوی ہے اوس کی بھی تعظیم ہمپر واجب ہے ۔

۶ ۔ س ۔ اس وقت نصاریٰ کے پاس جو انجیل ہے آیا یہ وہی انجیل ہے ۔

۶ ۔ ج ۔ نصاریٰ کی پاس جو انجیل ہی یہ بعینہٖ وہی انجیل نہیں ہی بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر چلے جانیکے بعد اصل انجیل میں تحریف کرکے بنائی گئی ہی اگرچہ اناجیل بہت ہیں لکن اسوقت نصاریٰ کے پاس چار انجیلیں مشہور ہیں انجیل لوقا ۔ انجیل مرقس انجیل یوحنا انجیل متی انمیں لوقا اور مرقس وہ ہیں کہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت تک نہیں اوٹھائی یہ دونوں تو اپنی انجیل میں سنی سنائی باتیں لکھتے ہیں جسمیں الہام کو کچھ بھی دخل نہیں دوسری متی اور یوحنا اولاً تو انکا حواری ہونا خود ایک مشکوک امر ہے اگر فرضاً اونکے حواری ہونیکو مان بھی لیا جائے تو یہ جو کچھ واقعات لکھتے ہیں وہ بعض اپنے اوپر کی گذری ہوئی واقعات اور کچھ سنی سنائی باتیں لکھتے ہیں اور بعض جگہ توریت اور صحف انبیاء کے غلط حوالے دیتے ہیں اور جب دیکھا جائے تو وہاں اوسکا نام و نشان نہیں اور پھر نزاکت یہ ہی کہ ہر انجیل کا مضمون دوسری انجیل سے جدا اگر بعینہٖ یہ وہی انجیل ہوتی تو اختلاف کاہی کو ہوتا اصل کلام بارےمیں سب کو متفق ہونا چاہئے تھا ۔

۷ س ۔ خلاصہ مجھکو بتادیجئے کہ ان موجودہ کتب آسمانی کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہئے ۔

۷ ۔ ج ۔ چونکہ توریت اور انجیل کا اصل اور صحیح نسخہ نہیں ملتا اور موجودہ توریت اور انجیل کی نسخو نہیں رطب و یابس یعنے صحیح اور غیر صحیح سب ہے اسلئے یہ کتابیں قابل وثوق نہیں ہاں البتہ اونکے مضامین جہانتک ہمارے قرآن کی موافق ملتے ہیں اونکو ہم بھی مانتے ہیں غرضکہ یہ کتابیں غیر موثوق و منسوخ ہیں تاہم ہمکو اون کی توہین نہیں کرنا چاہئے گو وہ غیر موثوق اور قابل عمل نہ ہوں ۔

۸ س - قرآن کے بارے میں کس قسم کا اعتقاد رکھنا چاہیے۔

۸ ج - قرآن اللہ کا کلام ہے جو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے یہ آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اتریگی قرآن سب کتابوں کا ناسخ ہے قیام قیامت تک قرآن کا حکم جاری رہیگا اور وہ ہم تک متواتر بجنسہ پہونچا ہے جس پر سب علماء کا اتفاق ہے اوس میں تغیر اور تبدل نہ ابتک ہوا ہے نہ آیندہ ہوگا کیونکہ خود خدائے تعالیٰ نے اوسکی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور یہ ہی دلیل اوسکے معجزہ ہونیکی ہے۔

۹ س - قرآن عظیم الشان سب سے بڑا معجزہ جناب سرور کائنات صلعم کا کیوں ہے۔

۹ ج - قرآن عظیم الشان سب سے بڑا معجزہ ہونیکی دلیل یہ ہے کہ اگلے انبیاء کے جو معجزات تھے وہ اونکے زمانہ تک محدود رہے انبیا کے گذرنیکے ساتھ اون اون معجزات کا بھی خاتمہ ہوگیا اب صرف اون کا تذکرہ ہی تذکرہ لیکن قرآن ایسا معجزہ ہے کہ باوجود سرور کائنات صلعم کے وفات پانیکے ابتک باقی ہے اور اوسکے معجزہ ہونیکی پہلی دلیل یہ ہے کہ باوجود سرور کائنات صلعم کے امی ہونیکے آپ سے ایسا فصیح اور بلیغ کلام صادر ہوا کہ اوس جیسا کلام طاقت بشری سے صادر ہونا محال ہے اور جناب سرور کائنات صلعم ۲۰ برس تک عرب والوں سے (جو اہل لسان تھے اور اپنے کلام کو فصیح اور بلیغ کرنیکی قابلیت رکھتے تھے) اسی کلام کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے اور اونکو اسی امر کا بخوبی موقع دیتے رہے کہ ایک آیت بھی اسکے مثل بنالائیں لیکن نہ وہ لاسکے اور آخر میں عاجز ہوکر جب زبان سے مقابلہ نہ کرسکے تو تلوار سنان سے لڑنے پر آمادہ ہوئے اور جب عرب جیسے لوگوں کو آپ سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہیں ہوئی تو دوسرں کی کیا مجال تھی کہ آپ سے مقابلہ کرتے دوسرے یہ کہ آج تیرہ سو برس ہوئے ہیں اس عرصہ میں کیسے کیسے فصیح اور بلیغ پیدا ہوے لیکن کوئی بھی قرآن کا مقابلہ فصاحت اور بلاغت میں ایک آیت سے بھی نہ کرسکا اور سبھوں نے کہدیا کہ یہ کلام الٰہی ہے تیسرے یہ کہ باوجود آپ کے امی ہونیکے آپنے اگلے اور پچھلے واقعات کی خبریں دیں اور اگلے امتوں اور نبیوں کے جو حالات تھے اونکو من وعن بیان کردیا جو بالکل صحیح تھے اور آئندہ واقعات کی پیشین گوئی ایسی کی جو ہوکر رہی چوتھے یہ کہ قرآن میں آپنے ایسے علوم بیان کئے کہ جن سے نہ عرب واقف تھے نہ عجم۔

(۴) مبحث پیغمبرون پر ایمان لانے کا بیان

۱۔ س۔ پیغمبروں کی نسبت کا کیا اعتقاد رکھنا چاہئیے۔

۱۔ ج۔ پیغمبروں کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پاک بندے ہیں اللہ تعالےٰ نے اونکو مخلوق کی ہدایت کی غرض سے بھیجا ہی وہ نیکوں کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور بدوں کو عذاب دوزخ سے ڈراتے ہیں اونکا دنیا میں آنا بندونکی اصلاح معاش اور معاد کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ نے اونکی تصدیق معجزات سے کی ہی اونمیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام اور سب سے آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۲۔ س۔ معجزہ کسے کہتے ہیں اور اوسکی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

۲۔ ج۔ مدعی نبوت سے جو امر خلاف عادت بلا اسباب ظاہری صادر ہو اور دوسرونسے وہ امر نہ ہوسکے معجزہ ہی اور معجزہ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ دوسروں کو اوس جیسے فعل کرنے سے عاجز کر دیتا ہے اور خصم اوس سے ساکت ہو جاتا ہے۔

۳۔ س۔ کیا معجزہ نہو تو انبیا کی تصدیق نہیں ہوتی۔

۳۔ ج۔ انبیاء کی تصدیق تو ہر طرح سے ہوتی ہے لکن معجزہ بڑا ہی قوی ثبوت منکرین نبوت کے لیئے ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جیسا منکر کا انکار ہوگا ویسا ہی دعوی کا اثبات ہوگا جب یہ امر مسلم ہی کہ دعوی بلا دلیل نہیں سنا جاتا معجزہ بھی بمنزلہ دلیل کی ہے جو انبیا کی تصدیق کی غرض سے اللہ تعالیٰ انبیا سے صادر کراتا ہی غرضکہ انبیا سے معجزہ کا صادر ہونا ایسا ہی جیسا کہ خدا کا کہنا کہ ہمارا یہ بندہ جو مدعی نبوت ہی سچا ہی۔

۴۔ س۔ اظہار معجزہ صدق نبوت پر دلیل ہونیکی کیا وجہ ہے۔

۴۔ ج۔ اس کی مثال ایسی ہی جیسے ایک بارگاہ سلطانی (جسمیں بڑے بڑے اولو العزم عہدہ دار موجود ہوں) قایم ہو اور خود بادشاہ بھی ایک دور مقام میں مسند نشین ہو ایک شخص آنکر یہ کہے کہ میں بادشاہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور یہ یہ احکام سلطانی لایا ہوں سب لوگ انکار کریں اور اس سے ثبوت مانگیں کہ کیا ثبوت ہی کہ تم احکام سلطانی لائے ہو اور کیا ثبوت تمہارے ایلچی ہونیکا ہے اوسکے جواب میں یہ کہے کہ میرے ایلچی ہونیکا یہ ثبوت ہی کہ میں اگر ہوقت بادشاہ سے خلاف عادت کوئی امر کہنے کو کہوں تو اوسکو فوراً

پورا کریگا جب تو تم تصدیق کروگے چنانچہ اوس ایلچی کے کہنے سے بادشاہ نے دفعۃً تخت سے خلاف عادت اوٹھے اور بیٹھ جائے دیکھنے والونکو ضرور اس امر کا یقین ہوگا کہ بیشک یہ شخص بادشاہ ہی کے طرف سے بھیجا گیا ہی جب تو بادشاہ نے اوسکی بات سنی ایسا ہی حال انبیا کا ہی کہ جب انبیا نے نبوت کا دعوی کیا اور کہا کہ ہم خدا کی طرف سے بھیجے ہوی ہیں حالانکہ خدا تعالی اونکے اس قول کو بخوبی سُن رہا ہی اور دیکھ رہا ہی کہ منکرین رسالت کی انکار پر مصر ہیں انبیاء نے خود جناب باری میں عرض کیا کہ ای بار خدایا اگر ہم اپنے دعوی میں سچے ہیں تو تو اپنے عادت کی خلاف ایسا امر صادر کر کہ جس سے ہماری نبوت کی تصدیق ہو جائے اور منکرین انکار سے باز آجائیں۔ اللہ تعالی نے انبیاء کے کہنے سے خلاف عادت ایک امر اونہیں کی ہاتھ پر صادر کرایا جسمیں منکرین کو انکار کی گنجائش نہ رہی غرضکہ انبیا سے معجزات کا صادر ہونا بمنزلہ اس کہنے کی ہیں کہ انبیا دعوی میں سچے ہیں۔

۵ س۔ جب ایسا ہے تو معجزہ اور جادو میں کیا فرق ہے۔

۵ ج۔ اگرچہ بادی النظر میں جادو بھی خلاف عادت معلوم ہوتا ہی لیکن جادو با اسباب ہوتا ہے اور معجزہ بلا اسباب اور اوس کا خلاف عادت معلوم ہونا اسباب کی جہالت کی وجہ سے ہوتا ہی دوسرے جادو کا مقابلہ (بشرطیکہ اوس کے اسباب معلوم ہو جائیں) ہو سکتا ہی معجزہ کا مقابلہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ جادوگروں نے حضرت موسی علیہ السلام کی لکڑی سے مقابلہ کیا آخر کو عاجز ہو گئی تیسرے یہ کہ سحر کا وقوع نفوس خبیثہ سے ہوتا ہے اور معجزہ کا صدور پاک نفوس سے۔

۶ س۔ اچھا تو معجزہ اور کرامت میں کیا فرق ہے۔

۶ ج۔ کرامت کا صادر ہونا ولی سے بلا دعوی نبوت ہوتا ہے برخلاف معجزہ کی کہ اوسکا صدور نبی سے دعوی نبوت کی ساتھ ہوتا ہی اور دوسری اولیاء اللہ کی کرامت بارگاہ خداوندی میں اونکی تقرب اور اکرام کی دلیل ہوتی ہی اور معجزہ باعث تقرب و اکرام اور باعث تصدیق نبی ہوتا ہی کرامت اوس ولی سے سرزد ہوتی ہی کہ جو مقر اوس نبی کا ہو جس نبی کی امت میں وہ ہی اگر ولی اوس نبی کا مقر نہیں ہے کہ جسکے زمانہ میں ہی تو ایسا شخص ولی نہیں اگر اوس سے کوئی خلاف عادت امر صادر ہو تو وہ استدراج ہے۔

۷۔س۔ انبیاء کیلئے کونسے صفات لازمی ہے۔

۷۔ج۔ چار صفات انبیاء کیلئے لازمی ہیں۔ سچائی۔ امانت داری۔ احکام خداوندی کا پہونچانا۔ زیرکی سچائی کے معنے یہ ہیں کہ اونکا کہنا بالکل مطابق واقع کے ہوتا ہے خواہ دینی امور ہوں یا دنیوی اون سے کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوتا۔ امانت داری کے یہ معنی ہیں کہ وہ احکام خداوندی کے پہونچانے میں بڑے امین ہوتے ہیں کسی بات کو چھپاتے نہیں اور اونکا ظاہری حال بالکل مرضی خداوندی پر ہوتا ہے اور کبھی اونسے ایسا فعل صادر نہیں ہوتا کہ جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو اور یہی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اونکو تمام مخلوقات میں منتخب کیا ہے اور احکام خداوندی کے پہونچانے میں وہ عمداً یا نسیاناً کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اون احکام کو اچھی طرح مخلوق پر کھولدیتے ہیں زیرک اور عقلمند ہونیکے معنی یہ ہیں کہ اونکی سمجھ اور دانائی ساری مخلوقات سے بڑھی ہوئی ہے۔

۸۔س۔ انبیاء اون سے کن باتوں کا صدور محال ہے۔

۸۔ج۔ چار باتوں کا صدور انبیا سے محال ہے اولاً جھوٹ نہیں بولتے۔ ثانیاً خدا کی نافرمانی نہیں کرتے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں ثالثاً حق امر کے اظہار میں غفلت نہیں کرتے رابعاً حق امر کو چھپاتے نہیں اور جو لوگوں میں عیب گنے جاتے ہیں اون سب عیبوں سے وہ پاک ہوتے ہیں اونکے پیشے ذلیل نہیں ہوتے نسب میں شریف ہوتے ہیں کوئی کلمہ بیہودہ اون سے نہیں نکلتا گونگے بہرے کانے نہیں ہوتے۔ جملہ عیوب جسمانی سے بھی وہ پاک ہوتے ہیں۔

۹۔س۔ جب انبیا گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں تو پھر کیا وجہ تھی کہ آدم علیہ السلام نے گیہوں کا دانہ کھایا جس کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے۔

۹۔ج۔ آدم علیہ السلام جو درخت سے گیہوں کھایا وہ بھول سے تھا جیسے قرآن میں آیا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور بھولنے والا عاصی نہیں ہوتا۔

۱۰۔س۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہو قرآن میں صاف فَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے عصیان کیا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو جنت سے کاہے کو نکالے جاتے اور استغفار کیوں کرتے۔

۱۰-ج- چونکہ بڑونکا چھوٹا سا قصور بھی بڑا سمجھا جاتا ہے اسوجہ سے اللہ تعالیٰ انکے چھوٹے قصور کو نافرمانی میں داخل کیا اور لفظ نسیان کو عصیان سے فرمایا غرضکہ اونکی بھول چوک بھی خدا کی بارگاہ میں نافرمانی کی منزلہ میں ہے چنانچہ اسی بناپر آدم علیہ السلام اس چھوٹے سے قصور پر عمر بھر روتے اور استغفار مانگتے رہے تاکہ درجات عالیہ حاصل ہوں اور ترقی مراتب ہو یہانسے اسکو سمجھ لینا چاہیے کہ جہاں انبیاؤں کی خطاؤں کا ذکر ہے وہاں وہ اگرچہ دوسرونکی نسبت چھوٹی ہیں لیکن اونکی کمال طاعت اور علو مرتبت کی اعتبار سے بڑی ہیں اور اونسے ایسی گناہ صادر نہیں ہوتی جیسے عام لوگونسے صادر ہوتی ہیں غرضکہ ایسی خطائیں انسے بھول چوک سے صادر ہوئی ہیں جو فی الحقیقت عصیان نہیں ہے۔

۱۱-س- جب ایسا ہے تو پھر اعتراف کیوں کیا اور ربنا ظلمنا انفسنا کیوں کہتے رہے۔

۱۱-ج- انبیاؤں کا چھوٹے سے قصور پر اعتراف کرنا اسوجہ سے تھا کہ وہ اپنے مالک حقیقی کو بہت پہچانے ہوئے تھے اور اسکا ڈر اور خوف اونکے دلونمیں بہت جاگزیں تھا غرضکہ کمال تقوی کی وجہ سے وہ چھوٹے سے قصور کو بھی بڑا سمجھتے تھے اور اسمیں اپنے امتونکو بھی تنبیہ اس امر کی تھی کہ باوجود ہمارے پیغمبر ہونیکے ہم اسقدر خائف ہیں تو تمکو کسقدر خائف رہنا چاہیے جب چھوٹے سے قصور پر ہمارا یہ حال ہوا تو تمھارے بڑی بڑی خطاؤں کی تمکو کیا سزا ملنا چاہیے۔

۱۲-س- کیا انبیا لوازمات بشری سے پاک ہیں۔

۱۲-ج- جو عوارضات بشری انسانکو لاحق ہوتی ہیں ویسے عوارضات انبیا کو بھی لاحق ہوتی ہیں یعنی کھانا پینا بھوک پیاس گرمی سردی راحت مرض صحت موت وغیرہ جیسا کہ انسان کو لاحق ہوتی ہیں ویساہی انبیا کو لاحق ہوتی ہیں زندگی کی اسباب معیشت کی ضرورت جیسا کہ انسان کو ہوتی ہے ویساہی انبیا کو ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے ان لوازمات بشری سے اونکی مرتبہ نبوت میں کچھ نقصان نہیں آتا۔

۱۳-س- جب انبیا خدا کی برگزیدہ اور چہیتے بندے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اونکو بیماریاں اور دکھ اور تکالیف لاحق ہوتے ہیں حالانکہ محبوب بندے ہر طرح سے آرام سے رہنا چاہیے۔

۱۳-ج- انبیاؤنکو مصائب لاحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت ہے اول تو مقصود ذات باری تعالیٰ کا اسن تکالیف سے اونکے مراتب کا بڑھانا ہے دوسرے یہ کہ اونسے سب سے پہلے اطاعت کی آزمائش اور

اونکی ثابت قدمی اور صبر کا امتحان ہو تیسری اسمیں مصلحت یہ رکھی ہو کہ انبیا کی صبر و مصیبت کو دیکھکر
اونکی امتی بھی ونکی اقتدا کرین کہ جب باوجود اونکے اولوالعزم ہونیکے اون پر مصیبتیں نازل ہوئیں تو ہم
کس شمار قطار میں ہیں ہمکو بھی مصیبت میں صبر اختیار کرنا چاہیے اور یہ سمجھ رکھنا چاہیے کہ دنیا دار
الامتحان ہو نہ دارالامان چوتھے یہ مصلحت ہے کہ جب اون سے معجزات کا صدور دیکھیں تو کہیں
حسن اعتقاد سے اونکے الوہیت کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں اور معاذاللہ اون کو خدا نہ سمجھیں کیونکہ
اگر وہ خدا ہوتے تو اونپر آلام اور احزان کیوں آتے اور لوازمات بشری کیون لاحق ہوتے
غرضکہ انبیا علیہم السلام اگرچہ اولوالعزم ہیں اور سب مخلوقات میں اون کا مرتبہ بڑھکر ہے
لکن نفع کے حاصل کرنے میں اور ضرر کے دور کرنے میں وہ خدا کے محتاج بندے ہیں اونکو
خدا کے مقابلہ میں کسی بات کا اختیار نہیں۔

۱۴ س۔ مجھے آپ خلاصہ فرما دیجیے کہ انبیا سے کس قسم کا اعتقاد رکھنا چاہیے۔

۱۴ ج۔ ہمکو انبیا سے اس قسم کا اعتقاد رکھنا چاہیے کہ وہ ہر قسم کے عمدہ اوصاف سے موصوف ہیں
ظاہرًا اور باطنًا ہر عیب سے پاک ہیں اونکو جو لوازمات بشری لاحق ہوتے ہیں اس سے اونکے مرتبہ
نبوت میں کسی قسم کا نقصان نہیں عاید ہوتا اللہ تعالی نے اون کو سب مخلوقات میں سے منتخب
کر لیا ہے اونکو مخلوقات کی ہدایت کیلئے اور احکام آلہی کے پہونچانے کی غرض سے
بھیجا ہے اصل مسئلہ توحید میں سب انبیا متفق ہیں البتہ زمان اور مکان کی اختلاف سے
احکام شرعیہ میں اختلاف ہوا ہے لکن اصولی باتوں میں سب انبیا متفق ہیں۔

۱۵ س۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت ہمکو کیسا اعتقاد رکھنا چاہیے۔

۱۵ ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاؤں میں افضل ہیں آپ تمام جن اور انس کے
طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ خاتم الانبیا ہیں۔

۱۶ س۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم الانبیا ہونیکی کیا دلیل ہے۔

۱۶ ج۔ آپکے خاتم الانبیا ہونیکی دلیل یہ ہو کہ ذات باری تعالی کا بڑا مقصود انبیاؤنکے بھیجنے سے

یہ ہے کہ مخلوق کو خدا کی عبادت کیطرف بلایا جائے۔ اور انکے امور معاش او معاد کے متعلق ایسے متوسط طریقے بتلائیں جائیں کہ جو بالکل آسان اور سیدھے ہوں اور ہر زمانہ اور موقع کے لحاظ سے کار آمد ہوں اور جو امور کہ اونکی نظر و حس سے غایب ہیں اور وہ حالات کہ جن تک فکر و نکی رسائی نہیں ہوتی اونکو ایسے تشبیہات سے بتایا جائے کہ جو سمجھ میں آجائے اور شبہات اور شکوکات کا قلع قمع ہو جائے اور قطعی دلیلوں سے دین حق کا اثبات کر دیا جائے کہ مخالف کو کسی طرح کا شک و شبہ نہ رہے چونکہ ان سب باتوں کی جامع شریعت محمدیہ ہے اور اُس نے تمام احکام معاد اور معاش کو پورے طور پر اچھی طرح بتلا دیا ہے اور اونکی تکمیل ایسے طرح سے کر دی کہ ہر زبان اور مکان کے مناسب ہو گئی اسلئے حاجت مخلوق کو دین تازہ کی نہیں رہی اور نہ کسی نبی کی ضرورت باقی رہی کیونکہ جب کمال حد درجہ کو پہونچ گیا تو اب نئے نبی کی ضرورت بتلانا اور یہ کہنا کہ اوس وقت کے مقتضی کے موافق وہ احکام تھے اب وہ احکام چل نہیں سکتے گویا امر کامل کو ناقص کہنا ہے اور یہ احکام شرعیہ کے خلاف ہے اور آیت منصوصہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے برضد ہے اسی وجہ سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین گنے جاتے ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کی ذات بابرکات تمام مخلوقات میں اکمل ہے اور آپکا دین کامل ہے۔

۱۷ س۔ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا کیسے کہتے ہو حالانکہ یہ اعتقادی مسئلہ ہے کہ آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام اترینگے تو حضرت عیسیٰ خاتم الانبیا ہوئے۔

۱۷ ج۔ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں اترینگے لکن وہ جناب سرور کائنات صلعم کی شریعت کے پابند رہینگے کیونکہ شریعت عیسوی بمقتضی اس وقت کے تھی شریعت محمدیہ کے آنیسے وہ منسوخ ہو گئی غرضکہ عیسیٰ علیہ السلام جناب محمد صلعم کے نائب ہو کر حضرت ہی کی شریعت کو جاری کرینگے پس اس صورت میں عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیا نہیں ہو سکتے۔

۱۸ س۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رسول ہیں تو آپ کے معجزات کچھ بیان کیجئے۔

۱۸ ج۔ آپکے بہت سارے معجزات ہیں جنکی تفصیل دلائل النبوت اور دوسری کتابوں میں بالتفصیل ہے سب سے بڑا معجزہ آپکا قرآن پاک ہے جو قیام قیامت تک باقی رہیگا جسکی جہہ ہمنے اوپر بیان کر دی ہے

دوسرا معجزہ آپکا شق القمر ہے اس کا قصہ یوں ہے کہ جب کفار نے بہت ساری معجزات آپکی دیکھے بعضوں نے آپکو جادوگر کہا اور بعض نے مجنون کہا سب نے مشورہ کر کے یہ بات قرار دی کہ اگر جادو ہے تو خیر زمین پر چلیگا آسمان پر آپکا جادو چل نہیں سکتا آؤ آپکی پاس جاکر ایسی درخواست کرین جسکو آپ کر نہ سکیں سب آپکی پاس جمع ہوکر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو چاند کو دو ٹکڑے کر دیجئے آپنے فرمایا اگر میں ایسا کروں تو تم ایمان لے آؤ گے سبھوں نے اقرار کیا آپنے جناب باری میں عرض کی خدا کی حکم سے آپنے چاند کو اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہوگیا پھر بھی معاندین کفار اپنے انکار پر اڑے رہے اور نہیں سے ایک نے کہا اگر جادو ہوتا تو ایک شخص پر ہوتا یہ ساری عالم پر جادو کیسا ہوگا کوئی دوسرا شخص کسی دوسری مقام سے آئے تب اوس سے پوچھا جائے چنانچہ ایک شخص دوسری شہر سے آیا اوس سے پوچھا گیا اوسنے کہا کہ ہم نے اور سب لوگوں نے چاند کو دو ٹکڑے دیکھے پھر بھی کم نصیب کفار اپنی ہٹ دہرمی پر اڑے رہے اور کہنے لگے یہ تو بڑا جادو ہے اس پر یہ آیت نازل ہوی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

تیسرا معجزہ آپکا یہ ہے کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلعم کسی سفر میں تشریف لیجا رہے تھے صحابۂ کرام ہمراہ رکاب تھے پانی تھوڑا تھا پیاس کی شدت تھی حضرت نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا آپکی انگلیوں سے پانی پھوٹ نکلا حتٰی کہ سبھوں نے وہ پانی پیا اور وضو بھی کر لیا چوتھا معجزہ یہ ہے کہ ایک دفعہ کھانا تھوڑا تھا اور لوگ بہت آپنے دعا کی اوس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ہوی کہ تین سو ستر آدمیوں نے کھانا کھایا اور پھر کھانا ویسا ہی باقی رہا اور یہ کئی مرتبہ ہوا پانچواں معجزہ یہ ہے کہ آپکے نبوت کی تصدیق پتھر اور درختوں اور کنکریوں نے سنی گئی چھٹا معجزہ یہ ہے کہ جس درخت سے آپ ٹیکہ لگاکر وعظ فرماتے تھے جب اسکو چھوڑ کر آپ دوسری ممبر پر وعظ کرنے لگے تو اُس سے رونے کی آواز آنے لگی اور سبھوں نے اوس سے نالہ کی آواز سنی آپنے اوسکو گلے سے لگا لیا جیسا کہ مولانا روم رح فرماتے ہیں ؎ استن حنانہ از ہجر رسول ؛ نالہ می کرد ی چو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشتہ خون مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر ممبر تو مسند ساختی ؛ گفت میخواہی ترا نخلی کنند ؛ شرقی و غربی تو میدہ چنند

۱۹ـ س ـ جناب سرور کائنات صلعم کی کچھ اخلاق بیان کرو ـ

۳۰ ج۔ حضرت کے اخلاق و شمایل سے سب احادیث کی کتابیں مملو ہیں آپکے اخلاق بدرجہا زیادہ روشن اور آفتاب سے زیادہ درخشاں ہیں۔ آپ حسبًا اور نسبًا دونوں طرح سے شریف تھے صلہ رحمی آپکا شعار تھا آپ حاجتمند کی حاجت روائی میں کبھی کوتاہی نہیں فرماتے مصیبت میں آپ صابر اور نعمت میں آپ شاکر رہتے قصور مندونکے قصور کو آپ معاف کر دیتے مہربانی اور نرمی آپکے مزاج میں ایسی تھی کہ سوائے امر حق یا مخلوق کے حق کے کبھی کسی سے آپنے بدلا نہیں لیا آپ بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور اسرار ملکوت میں آپ ہمیشہ مستغرق رہتے جب کبھی آپ کسی بات کو ارشاد فرماتے تو مختصر جملہ میں اوس مضمون کو ادا کرتے جس سے کئی مطالب نکلتے غرضکہ آپکا کلام نہایت فصیح و بلیغ ہوتا آپ مزاح بھی بعض وقت کرتے لیکن وہ مزاح بالکل حق کے موافق ہوتا غرضکہ ہر حال میں آپ حکم خدا کے پابند رہتے مقام شجاعت میں آپ بڑے بڑے بہادر و نمیں دم آئے آپ جس کسی سے ملتے نہایت تواضع اور خوش خلقی سے ملتے آپکی نظر مجلس کے سب لوگوں کے طرف رہتی باوجود کثیر التواضع ہونیکے آپکی مجلس کا یہ رعب و داب تھا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی ادب سے بیٹھے رہتے کہ گویا اونکے سروں پر پرند بیٹھے ہیں آپکی مجلس میں فضول باتیں نہیں ہوتیں آپ کسی کی بات کو کاٹتے نہیں تھے سایل کا کلام جب تک ختم نہ ہوتا تب تک جواب نہیں دیتے آپ کی مجلس میں پکار کر گفتگو کرنیکی کسی کو مجال نہیں تھی آپنے عمر بھر کبھی جمائی لی نہ کبھی آپکو ڈکار آئی کفار اور مشرکین بھی آپ کو قبل نبوت کے امین اور سچا جانتے تھے بعد نبوت کے باوجود آپ کے ساتھ سخت دشمنی کے بھی کوئی عیب لگانیکا اونکو موقع نہیں ملا آپ لوگونکو حکمت کی باتیں بتاتے اور اسلام کی خوبیوں کے طرف بلاتے غرضکہ جناب سرور کائنات صلعم کے تمام اقوال حکیمانہ اور روش محبوبانہ تھی سے نگارمن کہ بہ مکتب نرفت و خط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالی نے آپکے دین کو سب ادیان پر غالب کیا اور تمام عالم کو آپنے حسن اخلاق سے اپنا گرویدہ بنا لیا

۵ مبحث آخرت پر ایمان لانے کا بیان

۱۔ س۔ قیامت کسے کہتے ہیں اور آخرت پر ایمان لانیکے معنے کیا ہیں

ج۔ قیامت کا دن وہ ہولناک دن ہے جسکی دہشت سے لڑکے بوڑھے ہو جائینگے حاملہ عورتوں کے حمل گر جائینگے

سب لوگ قبروں سے اوٹھکر میدان قیامتمیں جمع ہونگے جیسے اعمال ہونگے ویسی ہی اونکی جزا ہوگی او رآخرت پر ایمان لانیکے معنی یہ ہیں کہ اوس دن کا ہونا یقین جانے اور جو قرآن اور صحیح حدیثوں میں اوسکا ذکر آیا ہے اوسکو سچا سمجھے یعنی جیسے پہلے پیدا ہوئے تھے اوسی طرح دوبارہ پھر پیدا ہونگے حساب کتاب ہوگا برے اور بھلے اعمال تولے جاینگے نیکوں کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائیگا اور بدوں کو بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملے گا پھر پل صراط سے سب کو گذرنا ہوگا مومنین کو جنت ملے گی اور کافرین اور مشرکین کو دوزخ نصیب ہوگی

۳۔ س۔ قبر کسے کہتے ہیں اور قبر میں کیا ہوگا۔

۳۔ ج۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے مردے کی روح جہاں کہیں ہو وہ قبر ہے جب مردے کی روح قبر میں رکھ دیجاتی ہے دو فرشتے اوسکے پاس آکر تین باتوں کا سوال کرتے ہیں پہلے یہ کہ تیرا پروردگار کون ہے دوسرے یہ کہ تیرا دین کیا ہے تیسرے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ارشاد کرکے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اور انھوں نے تم پر کونسی باتیں فرض کی ہیں جو نیک شخص ہے وہ صحیح صحیح جواب دیتا ہے پھر اوسکے لیے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دیجاتی ہے جس سے وہاں کی ہوا آتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ بدلا ہے اوس شخص کا جو سیدھے راستے پر چلا اور جو بد ہے وہ اونکو دیکھتے ہی گھبرا جاتا ہے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا پھر اوسکو قبر دباتی ہے جس سے ہڈیاں سبکی سب چکنا چور ہو جاتی ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ بدلا ہے اپنے آقا کے کفران نعمت کا۔

۳۔ س۔ یہ دو دفعہ عذاب کیسا پہلے قبر میں پھر قیامت میں۔

۳۔ ج۔ عذاب قبر اعمال دنیا کا ایک امتحان اجمالی ہے جیسے کوئی طالب علم سب کتابیں پڑھ لے اور فارغ التحصیل ہو جائے تو اوس سے پہلے اجمالی امتحان لیا جاتا ہے بعد کو پھر تفصیلی پوچھ پاچھ ہوتی ہے ایسا ہی اجمالی امتحان قبر ہے جسمیں پہلے سوال رب سے ہے پھر دین سے ہے پھر نبی سے غرضکہ یہ پہلا امتحان اجمالی ہے اور تفصیلی پوچھ پاچھ آخرت میں ہوگی۔

۴۔ س۔ جب مردے کو عذاب ہوتا ہے توہمکو کیوں نہیں دکھائی دیتا۔

۴۔ ج۔ اللہ تعالے نے اس واقعہ کو ہم سے بغرض امتحان پوشیدہ رکھا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ کون غیب

ایمان لاتا ہی اور کون شک میں پڑتا ہی اگر سب لوگ عذاب قبر دیکھتے تو سب ایمان لاتے لکن اللہ تعالیٰ کا مقصود نیکوں کو بدوں سے الگ کرنا ہی اور بدکاروں اور نیکوکاروں کو الگ الگ مقام دینا ہے۔

۵ س۔ عذاب قبر کی کوئی ایسی مثال بتائی کہ جس سے یہ مفہوم اچھی طرح ذہن میں آجائے۔

۵ ج۔ عذاب قبر کی ایسی مثال ہی جیسے ایک شخص سو رہا ہی اور ایک شخص اوسکے پاس بیٹھا ہوا ہی سوتا آدمی خواب دیکھ رہا ہی اور اوسکو خوشی اور تکلیف کا احساس ہو رہا ہی جاگتے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ایسا ہی حال میت کا ہی کہ پاس والوں کو وہ سوتا ہوا مردہ معلوم ہوتا ہی لکن اوسپر کیا گذر رہی ہی کسیکو خبر نہیں۔

۶ س۔ کیا حشر اجساد ہوگا یا حشر ارواح یعنے میدان قیامت میں سب روحیں جمع ہونگیں یا اجسام۔

۶ ج۔ سب کا حشر اسی جسد کے ساتھ ہوگا کہ جس جسد سے وہ پیدا ہوئے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جیسے پہلے سب اجزا کو جمع کرکے پیدا کیا تھا ویسا ہی پھر ان اجزا کو جمع کر سکتا ہی اور اوسکو ہر طرح کی قدرت ہی کیونکہ ہر ذرات جسم کا اوسکو علم ہی غرضکہ بصورت اصلی باجزا اصلی سب محشر میں جمع ہونگے۔

۷ س۔ حساب وکتاب کیسا ہوگا۔

۷ ج۔ جب سب لوگ میدان محشر میں جمع ہو جائینگے تو بھلے اور برے کاموں کی پرسش ہوگی بصورت انکار خود اونکے اعضا اونکے اعمال پر گواہی دینگے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لیگا۔

۸ س۔ میزان عمل کیا ہے اور صحائف اعمال کس طرح دئیے جائینگے۔

۸ ج۔ نیکیاں اور برائیاں جس ترازو میں تولی جائینگی وہ میزان اعمال ہی جب اللہ تعالیٰ اعمال کا محاسبہ کر چکیگا اور ہر ہر افعال پر اوس سے اقرار لے لئے جائینگے تو پھر ترازو اعمال کے تولنے کیلئے رکھدی جائیگی جس شخص کی نیکیاں برائیوں سے بڑھ جائینگیں اوسکو نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائیگا گویا جنت میں جانیکی اوسکو سند مل گئی ہی اور جس شخص کی برائیاں نیکیوں سے بڑھ جائینگیں اوسکو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا گویا فرد قرارداد جرم ہے جو اوسکو دیدی گئی ہے۔

۹ س۔ صحائف اعمال یا اعمال کیونکر تولی جائینگے حالانکہ وہ تو اعراض ہیں یعنی افعال صادر ہوتے ہیں

فنا ہو جاتی ہیں۔

۹۔ ج۔ صحائف اعمال یا اعمال مجسم ہو کر تولی جاوینگے گو وہ اعراض ہوں اللہ تعالی کو قدرت ہے کہ اعراض کو جسم کر دے دنیا میں ساری خیال میں آنیوالی چیزیں بعد کو کیسی جسم ہو جاتی ہیں ویسا ہی اعمال بھی جسم ہو جائینگے۔

۱۰۔ س۔ کیا سب لوگوں کا حساب و کتاب ہوگا۔

۱۰۔ ج۔ سوائے انبیا اور شہدا اور صدیقین کے سب لوگونکا حساب و کتاب ہوگا۔

۱۱۔ س۔ پل صراط کیا چیز ہے۔

۱۱۔ ج۔ پل صراط وہ پل ہے جو دوزخ کے اوپر رکھا ہوا ہے اور اوسکی دونوں طرح انکوڑے ہیں وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے سب کو اوسکے اوپر سے ہوتے ہوئے جنت کو جانا ہوگا۔

۱۲۔ س۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا جب وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے تو اوسپر سے لوگ گذر ینگے کیسے۔

۱۲۔ ج۔ اس امر میں کچھ تعجب نہیں ہے جبکہ اللہ تعالی نے پرندہ میں یہ قدرت دی ہے کہ وہ بغیر سہارے پل کے ہوا میں اڑکر چلا جاتا ہے تو اگر لوگ اوسپر سے حسب مراتب اعمال تیز اور سست چلی جائیں تو کیا استحالہ ہے دوسرے پل صراط بمنزلہ ایک نور کے ہے جسقدر نور ایمان جس کا زیادہ ہوگا اوسی قدر وہ پل وسعت میں کشادہ ہوگا اور جسقدر نور ایمان کم ہوگا اوسی قدر وہ دقیق ہوتا جائیگا حتا کہ ضعیف الایمان کے حق میں وہ مثل باریک بال کے ہوگا۔

۱۳۔ س۔ شفاعت کن کن کی مانی جائیگی۔

۱۳۔ ج۔ شفاعت انبیا اور اولیا اور معصوم بچوں کی مانی جائیگی۔

۱۴۔ س۔ شفاعت کن کن لوگوں کی ہوگی۔

۱۴۔ ج۔ شفاعت مومن گناہ گاروں کی ہوگی۔ کافروں و مشرکوں کی بابت میں سفارش نہیں سنی جائیگی۔

۱۵۔ س۔ کوثر کیا ہے۔

۱۵۔ ج۔ جنت میں ایک نہر ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبو دار ہے جو اوسکو ایک دفعہ پئیگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۱۶ س ۔ جو شخص پل صراط اور میزان اعمال اور صحائف اعمال کا منکر ہو تو اوسکا کیا حکم ہے۔

۱۶ ج ۔ ایسا شخص کافر ہے۔

۱۷ س ۔ مومن اطاعت گذار جو احکام خداوندی بجا لاتا ہے اوس کا کیا حکم ہے۔

۱۷ ج ۔ وہ جنت میں ہمیشہ رہے گا۔

۱۸ س ۔ کافر اور منافق اور مشرک کا کیا حکم ہے۔

۱۸ ج ۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

۱۹ س ۔ مومن گناہ گار کا کیا حکم ہے۔

۱۹ ج ۔ مومن گناہ گار کو اگر اللہ تعالیٰ چاہے بخشدے یا اوسکے حق میں سفارش قبول کر کر جنت میں داخل کرے یا بعد مار دھاڑ کے اوسکو جنت نصیب ہو۔

۲۰ س ۔ جنت کیا ہے۔

۲۰ ج ۔ جنت وہ آرام کا مقام ہے جو نیکو نکو بفضل خداوندی رہنے کو ملیگا جسمیں ہر قسم کی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو نہ آنکھونسے دیکھی گئیں اور نہ کانوں سے سنی گئیں۔

۲۱ س ۔ دوزخ کیا ہے۔

۲۱ ج ۔ عذاب کا وہ گھر ہے جسمیں ہر قسم کی تکالیف ہیں جو بدکاروں کو بدکاریوں کے سزا میں رہنے کو ملے گا۔

۶ مبحث تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

۱ س ۔ قضا و قدر پر ایمان لانیکے کیا معنے ہیں۔

۱ ج ۔ قضا و قدر پر ایمان لانیکے معنی یہ ہیں کہ ہمارے افعال خواہ اختیاری ہوں یا اضطراری خواہ برے اعمال ہوں یا بھلے سب کام اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اونکے واقع ہونیسے پہلے اونکا علم اور اندازہ ہے اور اوسی اندازے اور جاننے کے موافق پیدا کرتا ہے اسکو تقدیر پر ایمان لانا کہتے ہیں۔

۲ س ۔ جب سب بندوں کے افعال کا خدا خالق ہے تو پھر بندہ ہر طرح سے مجبور ہے پھر ثواب و عذاب کیسا۔

۲ ج ۔ بندہ نہ ہر طرح سے مجبور ہے اور نہ ہر طرح سے مختار بلکہ ایک طرح سے مجبور ہے اور ایک طرح سے مختار اللہ تعالیٰ نے

بندیکو ایک جزئی ارادہ دیدیا ہی اور اوسکی ساتھ اوسکو عقل بھی عطا فرمادی ہی اب بندی کو اختیار ہی اوس جزئی ارادہ کو خیر کیطرف پھیر کر لیجائی چاہی اوس جزئی ارادہ کو شر کیطرف پھیر کر لیجائی جب بندہ اپنی ارادہ کو خیر کیطرف پھیرتا ہی تو اللہ تعالی اوس خیر کو پیدا کرتا ہی اور اوس پر اوسکو ثواب دیتا ہی کیونکہ اوسنی اپنی ارادہ کو خیر کیطرف لگایا اور خیر اوسکے ہاتھ سی ظہور پایا اور جب اوس جزئی ارادیکو بندہ شر کیطرف پھیرتا ہی تو اللہ تعالی اوس شر کو پیدا کرتا ہی اور اوسکو سزا دیتا ہی کیونکہ اوس نی اپنی ارادیکو شر سی متعلق کیا اور شر اوسکے ہاتھ سی ظہور پایا غرضکہ اللہ تعالی کی تقدیر جو افعال عباد کی متعلق ہی وہ دو قسم کی ہی ایک تقدیر بندہ ہی کہ افعال اضطراریکی متعلق دوسری تقدیر بندیکی افعال اختیاری کی متعلق بندہ کی افعال اضطراری پر نہ اوسکو ثواب ہی نہ عذاب اور افعال اختیاریکی متعلق اگر افعال اچھی ہیں تو موجب ثواب ہیں اور اگر بری ہیں تو موجب عذاب۔

۳ س۔ یہ آپ کیا فرماتی ہیں جب افعال اختیاری بھی تقدیر سے ہوسے تو اوس کا فاعل بھی خدا ہوا پھر جزا اور سزا کیسی اور اس پر کیا دلیل۔

۳ ج۔ جناب من فعل میں اور خلق میں بڑا فرق ہی بندہ سی چونکہ وہ فعل صادر ہوا ہی اس واسطے بندہ کو ہم اوس فعل کا فاعل کہتی ہیں اور چونکہ مخلوق کا فعل بھی مخلوق ہی اسواسطے ہم خدا کو اون افعال کا خالق کہتی ہیں فاعل نہیں کہتی اس پر ہماری دلیل روزمرہ کا مشاہدہ ہی جب انسان اپنی اختیار سی کوئی کام کرتا ہی مثلاً کوئی کتاب لکھتا ہی یا کوئی بہت بڑا کام اوس سی سرانجام پاتا ہی تو وہ بہت ہی بڑے ناز اور تفاخر سی کہتا ہی کہ میں نے اس کام کو کیا یہ نہیں کہتا کہ میں نی اس کام کو پیدا کیا اور جب کوئی کام برا کرتا ہی مثلاً زنا یا شراب خواری کرتا ہی اور بعد اوسکو سزا دیجاتی ہی یا اوسکو کوئی دیکھ لیتا ہی تو سخت نادم اور پشیمان ہوتا ہی اوس کا فخر کرنا اور پشیمان ہونا دلیل اوس کے اختیار کی ہے۔

۴ س۔ خیر ہم نی مان لیا کہ وہ من وجہ مختار ہی اچھا اوس کی من وجہ مجبور ہونی پر کیا دلیل۔

۴ ج۔ اس کی دلیل بھی واضح ہی بھوک لگتی ہی اسکی اختیار سی نہیں پیاس لگتی اسکی اختیار سی نہیں بعض وقت جب بہت پریشان ہوتا ہی تو صاف طور پر تقدیر پر کے حوالہ کرتا ہی مال کی حفاظت میں بخوبی کوشش کیجاتی ہی لیکن پھر تلف ہو جاتا ہی تو کہتا ہی کہ تقدیر سی ایسا ہوا بیمار کی معالجہ میں ہمہ تن کوشش کرکی اپنی اختیار سی اوسکی جان بچانی کی

لگ جاتی ہے آخر جب موت آجاتی ہے تو سب اوپر جہان کی تمنا رہجاتی ہیں مجبوراً کہتا ہے کہ کیا کریں اللہ کی مرضی ہی ایسی تھی
غرضکہ اوسکی من وجہ مجبور اور من وجہ مختار ہونیکے دلایل واضح ہیں جسمیں زیادہ غور کی ضرورت نہیں۔

۵س۔ خیر ہم نے مان لیا کہ بندہ ایک طرح سے مختار ہی لیکن اب یہ بتائی کہ جب افعال اوسکی اختیار سے صادر ہوتے ہیں تو کونسا امر اوس پر مرتب ہوتا ہے۔

۵ج۔ جب بندیکے افعال اوسکے اختیار سے اچھے صادر ہوتے ہیں تو اوسپر ثواب مرتب ہوتا ہے اور جب بندہ کے افعال اوسکے اختیار سے برے صادر ہوتی ہیں تو اوسپر عذاب مرتب ہوتا ہے اور جو افعال اوسکے اضطراریہ ہیں اوسپر نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

۶س۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ (وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تعالے) تو ہمیں شر کی نسبت جناب باری کیطرف ہوئی اور شر کی نسبت خدا کی طرف کرنا گویا ذات باری تعالی کیطرف نقصان کا عیب لگانا ہے۔

۶ج۔ اگرچہ شر کی نسبت جناب باری کی طرف کیگئی ہے لیکن اس سے ذات باری تعالے میں نقصان نہیں آتا ہے اور نہ اوسکی پاکی میں کسی قسم کا عیب لاحق ہوتا ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے شر اوس وقت پیدا کیا کہ جب بندے کا میلان اوس شر کیطرف ہوا اگر بندہ کا میلان خیر کیطرف ہوتا تو اللہ تعالے خیر ہی کو پیدا کرتا اس سے ذات باری تعالے کو عیب نہیں لگتا ہے بلکہ بندیکی ذات میں عیب لاحق ہوتا ہے کیونکہ خدا نے باوجودیکہ اوسکو قوۃ عقلیہ اور قوۃ ارادیہ دیدی تھی پھر بھی بندے نے ایسا برا کام کیا جس سے سزا دینیکے قابل ہوا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک حاکم کسی کو کہیں کا مختار کار کردے اور اوسکو اپنا ملکی قانون سمجھا دے اور اپنی طرف سے جتلادے کہ اگر تم رعایا کے ساتھ عدل کروگے اور سرکاری مال میں خیانت نہ کروگے اور مالگذاری سرکاری برابر ادا کروگے تو ہم تمکو ترقی دینگے مختار کار حاکم وقت کی اطاعت نہ کرکے رعایا پر ظلم کرے سرکاری مال سب کہا جائے تو ان سب باتوں کا قصور مختار کار کے ذمہ عاید ہوگا نہ حاکم وقت پر ایسا ہی حال مالک حقیقی اور بندوں کا ہے اللہ تعالی نے بندوں کو قوۃ تمیزی دیدی اور رسولوں کے ذریعہ سے قانون الٰہی بتلا دیا لیکن پھر بھی بندے قصور کو اپنا قصور نہ سمجھیں بلکہ خدا کا قصور سمجھیں تو ایسے بندے بے ادب بندے ہیں جو ہر طرح سے قابل سزا ہیں۔

۷س۔ اگر کوئی انسان کسی کو ناحق مار ڈالے یا قتل کر ڈالے یا شراب خواری و زنا کاری کرے اور پھر یہ عذر کرے کہ یہ افعال مجھ سے اس وجہ سے صادر ہوے کہ اللہ تعالی نے تقدیر میں لکھدیے تھے تو کیا ایسا عذر

اوس کا سننا جائیگا۔

۷۔ ج۔ ایسا عذر نہ خدا کے پاس قابل سماعت ہے نہ مخلوق کے پاس کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک طرح کا ارادہ بندے کو دیدیا اور قوۃ تمیزی بھی اوسکو عطا فرمائی اور ہر طرح سے سمجھا بھی دیا پھر باوجود اسکے اوس نے ایسے اعمال کئے تو وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

۸۔ س۔ مسئلہ تقدیر کا خلاصہ بیان فرمائیے۔

۸۔ ج۔ خلاصہ اس ساری بحث کا یہ ہے کہ سب افعال و اقوال و حرکات خواہ وہ بری ہوں یا بھلے اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھدئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھلے کاموں سے راضی اور برے کاموں سے ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ بھلے برے کام بندے سے بندے ہی کے جزئی ارادے اور قوت تمیزی سے صادر ہوئے ہیں اس بنا پر اوسکو جزا یا سزا دیگئی ہے۔

خاتمہ بعض متفرق مسایل کا حل

۱۔ س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی ذات میں عقلاً گفتگو کرسکتے ہیں۔

۱۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں عقلاً گفتگو نہیں کرسکتے کیونکہ مخلوقات کی عقل ذات باری تعالیٰ کے ادراک سے عاجز ہے اور جو کچھ عقل کی راہ سے ذات باری تعالیٰ کا تصور کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے بہت دور ہے۔

۲۔ س۔ جب عقل کے ذریعہ سے ذات باری تعالیٰ کا علم نہیں ہوسکتا تو پھر خدا کے پہچاننے کا کیا ذریعہ ہے حالانکہ خدا کے جاننے کے سب مکلف ہیں اور سب پر اوس کی معرفت واجب ہے۔

۲۔ ج۔ ذات باری تعالیٰ کی پہچان اوس کے صفات سے ہوتی ہے یعنے خدائے تعالیٰ کا اجمالی علم اوسکے صفات سے حاصل ہوتا ہے وہ صفات یہ ہیں کہ ذات باری تعالیٰ موجود ہے قدیم ہے تمام حوادثات سے منزہ ہے اپنے قیام میں کسی کا محتاج نہیں زندہ ہے جانتا ہے اوس کی قدرت کامل ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہر آواز کو سنتا ہے ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

۳۔ س۔ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے تو ہم نے دیکھا نہیں پھر ہم نے اوسکو کیونکر پہچانا۔

۳۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کا علم ہمکو اوسکی آثار قدرت کے ذریعہ سے ہوا ہے مخلوقات میں اوسکی قدرت کی نیرنگیاں

اور اونکی عجائبات تمام ستیارونکی گردش آفتاب اور مہتاب کا وقت مقررہ پر نکلنا کواکب اور بروج کے
مختلف اشکال حیوانات اور نباتات کی مختلف ساخت اور اونکی مختلف رنگ انسان کی جدا جدا کمالات
اور اوس کی ایجادات یہ سب اس امر کی شہادت دے رہی ہیں اور زبان حال سے کہہ رہی ہیں کہ ہمارا کوئی
نہ کوئی صانع ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص عمارت کو دیکھے تو ضرور اوسکے بنانے والے کا خیال کریگا
کسی کتاب کو دیکھے گا تو ضرور سمجھے گا کہ اس کا کوئی مصنف اور کاتب ہے ایساہی عالم کی موجودات اور
اوسکی عوارضات اور لوازمات کو دیکھکر اس امر کا ضروریقین ہوتا ہے کہ ان سب کا موجد ہے جس نے
اپنی یہ قدرت سے سب کچھ بنایا ہے۔

۴ س۔ کتاب کا مصنف اگر زندہ ہے تو اوسکو دیکھ سکتے ہیں اور ایساہی مکان کی بنانیوالی کو
بھی ہم دیکھ سکتے ہیں پھر خدا کو ہم کیوں نہیں دیکھ سکتے۔

۴ ج۔ ہماری موجودہ بصارت خدا کی دیکھنے کی قابل نہیں ہے اس وجہ سے ہم خدا کو نہیں دیکھ سکتے
اور کسی چیز کے موجود ہونیکے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ دکھائی بھی دے اوسکی مخلوقات میں سے
روح بھی ہے جسکے اثرات موجود ہیں لیکن وہ بذاتہ الگ نہیں دکھائی دیتی ایساہی خدا بھی ہمکو نہیں دکھائی دیتا

۵ س۔ کیا روح کی حقیقت میں غور کرسکتے ہیں۔

۵ ج۔ روح کی حقیقت میں غور کرنا فضول ہے اور اوسمیں بحث کرنا وقت کو ضایع کرنا ہے کیونکہ
عقل انسان اوسکی حقیقت سی عاجز ہے اور یہی بہت بڑی دلیل اس امر کی ہے کہ جب اسکی مخلوقات میں
روح کی حقیقت معلوم نہیں ہوسکتی تو ذات باری تعالی کی حقیقت جسکے کوئی مثل نہیں
اوس کی حقیقت کیونکہ معلوم ہوسکتی ہے۔

۶ س۔ جب خدا معلوم نہیں ہوسکتا تو اوسکے معلوم کرنیکا اور اوس تک پہونچنے کا کیا ذریعہ ہے۔

۶ ج۔ خدا تک پہونچنے اور اوس کے معلوم ہونے کا ذریعہ یہ ہے کہ جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیجائے اور احکام شرعیہ کی پابندی کیجائے اور اوسی سے اوس تک
پہونچنے کا سوال کیا جائے۔

۷ س۔ کیا اللہ تعالیٰ کا دیکھنا عقلاً ممکن ہے۔

۷ ج۔ عقلاً اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہو لکن عادۃً دنیا میں محال ہے ہاں آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کو نصیب ہو گا جس کا ثبوت قرآن سے ہے وُجُوْہٌ یَوْمَئِذٍ نَاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ۔

۸ س۔ بعد انبیا کے کن لوگوں کو فضیلت ہو اور امتوںمیں کس امت کو فضیلت ہے۔

۸ ج۔ بعد انبیاء کے سب سے بڑھکر مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہو اور امتوں میں فضیلت امت محمدیہ کو ہے۔

۹ س۔ صحابہ کا مرتبہ بعد انبیاء کے کیوں ہے اور اونسے محبت رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

۹ ج۔ صحابہ سے محبت رکھنے کی وجہ یہ ہو کہ اون کا بڑا احسان امت محمدیہ پر ہے کیونکہ صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے دین محمدی کی ہر طرح سے مدد کی اور مشرکین اور کفار کا بخوبی قلع و قمع کیا اور کلمہ توحید کے پہیلانے میں جان و مال سے کوشش کی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وطنونکو چھوڑا عزیزوں اور بچوں اور مال سے منہ موڑا دن کو دین اسلام کی مدد کرتے تھے راتوں کو تہجد کی نماز ادا کرتے شریعت محمدیہ کو تمام روئے زمین میں پہیلا یا دین اسلام کو مثل آفتاب کے چمکایا اور انکو فضیلت بعد انبیا کو سب لوگوں پر اس وجہ سے ہے کہ حضرت نے اونکو خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سے یاد کیا ہے یعنے آپنے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اوس کی بعد تابعین کا پھر تبع تابعین کا اور اونکی فضیلت میں کئی آیتیں آئی ہیں۔

۱۰ س۔ صحابہ میں کون صحابہ افضل ہیں۔

۱۰ ج۔ صحابہ میں افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہیں کہ جنکی خلافت پر اکثر صحابہ کا اجماع ہوا ہو اور جنکی عظمت اور بزرگی حضرت ہی کی زمانہ میں سب لوگوں پر ظاہر تھی اونمیں اول حضرت ابوبکر الصدیق رضہ دوسرے حضرت عمر فاروق رضہ تیسری حضرت عثمان رضہ چوتھے حضرت علی رضہ ہیں۔

۱۱ س۔ اسرار کسی کہتے ہیں اور معراج کیا ہے۔

۱۱ ج۔ اسراء کی معنے یہ ہیں کہ جناب سرور کائنات صلعم ایک ہی رات مسجد مکہ سے مسجد اقصی تک

پہونچ گئی اور یہ امر نص قرآنی سے ثابت ہے اور معراج یہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلعم مسجد اقصی سے سب آسمانوں کو طے کرکے ملاء اعلی تک پہونچے اور وہاں سے بارگاہ خداوندی تک آپکی رسائی ہوئی اور وہیں پر حضرت پر نمازیں فرض ہوئیں جس کا ذکر صحیح حدیثوں میں آیا ہے اور جو کچھ معراج کی نسبت جناب سرور کائنات صلعم نے خبر دی ہے وہ بالکل صحیح ہے ہمکو اوسی طرح ماننا چاہیئے جیسا کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے اور یہ امر کچھ عقل سے بعید نہیں معلوم ہوتا جیسا کہ بعض ناقص العقل اسکو بعید از قیاس سمجھتے ہیں جب ایک پرندہ ہوا میں ایک آن واحد میں بہت ساری مسافت طے کرجاتا ہے آفتاب کی روشنی ایک سکنڈ میں سیکڑوں اور لاکھوں میل طی کرکے ہم تک پہونچ جاتی ہے بہت ساری سیارات ایک منٹ میں کئی برجوں کی مسافت کو طی کرتے ہیں تو کیا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جو محض نور ہی نور تھے ساتوں آسمان طی کرکے چلے جائیں اور پھر آپ اوسکی خبر دیں تو اسمیں کون استحالہ ہے حضرت کے پاس جبرئیل علیہ السلام ایک لمحہ میں ساتوں آسمان طے کرکے وحی لاتے تھے تو حضرت اگر ساتوں آسمان طے کرکے پھر واپس آجائیں تو کیوں کر یہ امر بعید از قیاس ہے غرضکہ معراج کا ثبوت ہمکو عقلی اور نقلی دونوں طرح سے ملسکتا ہے جو یقینی ہے۔

۱۲ س - اگر میت کیلیئے دعا کیجائے یا خیر خیرات کی جاے تو اوس کا ثواب ہر دو کو یعنی داعی اور مدعو کو پہونچتا ہے یا نہیں۔

۱۲ ج - ایصال ثواب کیلیئے جو کچھ پڑھا جاے یا جو کہ خیرات کیجاے اوس کا ثواب پڑہنے والے کو اور جس پر پڑھا گیا ہے دونوں کو ملتا ہے۔

۱۳ س - جنت کی نعمتیں روحانی ہیں یا جسمانی اور ایسا ہی عذاب دوزخ روحانی ہے یا جسمانی۔

۱۳ ج - جنت میں دو قسم کی نعمتیں ہیں روحانی اور جسمانی - روحانی نعمتیں جنت کی خدا کی تسبیح اور تقدیس اور دیدار الٰہی ہے اور جسمانی نعمتیں ہر قسم کی کھانے ہمہ قسم کے پینے کی چیزیں اور ہر طرح کی آرام اور آسایش کی سامان وہاں مہیا ہیں اور ایسا ہی وہاں کی عذابات بھی دو قسم کے ہیں روحانی اور جسمانی روحانی عذاب یہ کہ وہاں کے عذاب سے روح کو تکلیف ہوگی جسمانی عذاب یہ ہوگا کہ جب ایک دفعہ جسم جل کر خاک ہو جائیگا تو پھر دوبارہ بدلا جائیگا غرضکہ جسم اور روح دونوں کو ساتھ عذاب و راحت ہے جنت کی نعمتیں اور دوزخ کے عذابات

ازلی اور ابدی ہیں

۱۴۔س - کیا ولی نبی کے درجے کو پہونچ سکتا ہے اور کیا احکام شرعیہ اوس سے ساقط ہو سکتے ہیں۔

۱۴۔ج - ولی نبی کے درجے کو پہونچ نہیں سکتا جب تک وہ عاقل اور بالغ اور سمجھ رکھتا ہے احکام شرعیہ کا وہ مُکلف ہے اوس سے کبھی احکام شرعیہ ساقط نہیں ہو سکتے اور کوئی حرام چیز اوسکے لئے حلال نہیں ہو سکتی اور جو شخص ایسا خیال کرے اور اس قسم کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور ایسا ہی جو شخص یہ کہے کہ شریعت کے احکام ظاہری احکام باطنی کے خلاف ہیں ایسا خیال رکھنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ شریعت کے احکام باطنیہ کبھی احکام ظاہریہ کے خلاف نہیں اور نصوص شرعیہ کی ایسی تاویل کرنا جس سے احکام شرعیہ معطل ہو جائیں کفر اور الحاد ہے جیسا کہ بعض لوگ ملایک سے مراد قوتیں لیتے ہیں اور شیاطین سے مراد قوائے وہمیہ لیتے ہیں اس قسم کے اعتقاد رکھنے والے کافر ہیں۔

۱۵۔س - مجتہد کی تعریف کرو اور کس مجتہد کی اتباع ہم پر ضرور ہے۔

۱۵۔ج - مجتہد وہ ہے کہ جو قرآن و حدیث کو بخوبی جانتا ہو اور شرعی احکام پر بخوبی واقف ہو اور نصوص شرعیہ کو حسب مقصود شارع سمجھا ہو اگرچہ مجتہدین کئی گذرے ہیں لیکن جو مجتہدین اونمیں مشہور ہے جنمیں سے کسی ایک کی اتباع پر اکثر علما کا اتفاق ہے وہ چار یہ ہیں امام اعظم رح امام شافعی رح امام مالک رح امام احمد رح جس مجتہد سے جس کسی کو اعتقاد ہو اوس کا پیرو ہو رہے اب یہ مجتہدین کی تقلید اختیار کرنیکی وجہ یہ ہے کہ اونھوں نے پوری قوت قرآن و حدیث کی خدمت میں صرف کر دی اور باریک باریک مسایل جزئیہ قرآن و حدیث سے مستنبط کئے جنکو عامی آدمی نکال نہیں سکتا اور جنکے نکالنے کیلئے علم اصول فقہ اور علم اصول حدیث کی ضرورت ہے غرضکہ اونکے احکام جزئیہ جہانتک ہم کو تبواتر پہونچے ہیں اون مسائل کا مقلد کو پیرو ہونا ضرور ہے جب مقلد حدیث پڑھ لے اور اصول فقہ اور اصول حدیث کی رو سے استنباط مسائل پر قادر ہو جائے تو اوسکو اختیار ہے چاہے کسی امام کی تقلید کرے چاہے نہ کرے مقلد کو اگر اپنے امام کے کسی خاص مسئلہ میں کسی موقع یا زمانہ کی ضرورت سے اوس مسئلہ سے رجوع کرنیکی ضرورت ہو یا امام کا کوئی مسئلہ نص صریح حدیث کے خلاف ہو تو اوس خاص مسئلہ میں اپنے امام کے قول سے رجوع کر سکتا ہے جسکو رجوع عن المسئلہ کہتے ہیں اور یہ رجوع عن التقلید

نہیں ہے یعنے اس فعل سے وہ تقلید سے خارج نہیں ہوتا غرضکہ عامی آدمی کو ابتداً تقلید چھوڑ کر تحقیق کے درپے ہونا اپنے کو پریشانی میں ڈالنا ہے بعد تحقیق کے تقلید کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۶س ۔بعض مسائل دینی میں مجتہدین کا اختلاف کیوں ہے۔

۱۶ج ۔مجتہدین کا اختلاف اصول دین میں بالکل نہیں ہے اور نہ مجتہدین کا اختلاف اون اصول میں ہے کہ جن اصول سے احکام شرعیہ نکالے گئے ہیں یعنے سب کا ماخذ کتاب وسنت ہے ان میں سے بعض ائمہ نے قیاس اور اجماع کو بھی ماخذ قرار دیا ہے اور بعض نے صرف کتاب وسنت پر اکتفا کیا ہے لکن کتاب وسنت کے ماخذ ہونیمیں سب کا اتفاق ہے غرضکہ وہ احکام شرعیہ جنکا ثبوت نص قطعی سے ہے اونمیں کسی کا اختلاف نہیں اگر اختلاف ہے تو بعض مسائل فرعیہ میں جس پر نص قطعی سے کوئی دلیل نہیں ہے اور اس اختلاف پیدا ہونیکی خاص وجہ یہ ہے کہ جن ائمہ کو صحیح حدیث ملی اونھوں اوسپر اکتفا کیا اور جنکو نہیں ملی اونھوں نے اپنی رائے سے سوچکر مسئلہ استخراج کیا اگر وہ مسئلہ نص صریح حدیث کے موافق پڑ گیا تو وہ صواب پر ہے اگر خلاف پڑا تو وہ خطا پر ہے مگر جب اونھوں نے کوشش کی اور اپنی قوۃ کو استخراج مسائل میں پوری طور پر خرچ کیا اسوجہ سے بصورت صواب اونکو دوہرا اجر ہے اور بصورت خطا اونکو ایک اجر ہے غرضکہ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہیں کیونکہ امت محمدیہ پر اون کا بہت بڑا احسان ہے اور اونکا اختلاف ہمارے لئے عین رحمت ہے جیساکہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (اختلاف امتی رحمۃ) یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور اس اختلاف کے رحمت ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بڑی آسانی دین میں ہوگئی کیونکہ جس شخص کو جس مسئلہ میں کوئی ضرورت پڑے تو اوس خاص مسئلہ کو جس میں آسانی ہے لے سکتا ہے یا جس مسئلہ میں وہ احتیاط سمجھے اوس مسئلہ کو اختیار کرسکتا ہے۔

۱۷س ۔قیامت کی کیا علامتیں ہیں۔

۱۷ج ۔قیامت کے قریب قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں ظاہر ہونگیں مہدی علیہ السلام آئینگے کانا دجال شام وعراق سے نکلے گا بہت کچھ اپنے استدراج دکھائیگا کچے ایمان والے لوگ

اوس کے دام میں آجائینگے پکے ایمان والے اوسکے فتنے سے بچ رہینگے عیسی علیہ السلام آسمان سے اوتریں گے دجال کو ماریں گے یاجوج ماجوج سد سکندری کو توڑ کر اونچے اونچے مقام سے آنا شروع کریں گے سد سکندری کا واقعہ یہ ہے کہ اگلے زمانہ میں یہ مفسد پہاڑی لوگ سد سکندری کے ورلے رہنے والے لوگون کو بہت ستاتے تھے اونکی کھیت ویران کرتے لوٹ مار کے چلے جاتے وہاں کے لوگوں نے سکندر ذوالقرنین سے شکایت کی سکندر نے لوہے کی بڑی بڑی تختیوں سے دونوں پہاڑوں کی درمیان کی کشادگی کو بند کردیا اور ادنمیں آگ لگا کر اونکو خوب دہونکا دیا جب وہ لال انگارے ہو گئے تو اونکے درزونمیں پگلا ہوا تانبا ڈالا سب ملکر ایک مضبوط پہاڑ جیسی اٹل دیوار ہو گئی اوسی کا نام سد سکندری ہے غرضکہ قیامت کے قریب یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور یاجوج ماجوج آنکر بہت فساد کریں گے آخرش ایک بیماری اونکی گلو میں پیدا ہو جائیگی جس سے وہ سب مرجائینگے ایک جانور صفا پہاڑ سے نکلے گا آدمیوں سے باتیں کریگا بعض مقامات میں زلزلہ ہوگا آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اوس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا قیامت اور آثار قیامت کا پورا حال اوپر لکھا گیا ہے یہاں مختصر بیان کر دیا گیا۔

۸۱ س۔ سعید کون ہے۔

۸۱ ج۔ خدا کے پاس سعید وہ ہے کہ جو اللہ تعالی کے حقوق کو بخوبی بجا لاتا ہے اور احکام شرعیہ کی ظاہرا و باطنا پابندی کرتا ہے اور مزخرفات دنیا سے بالکل بچتا ہے۔

جب میں کتاب تعلیم العقاید لکھ چکا تو اتفاق سے ایک رسالہ مطبوعہ مصر جواہر الکلامیہ فی عقاید الاسلامیہ ہدست ہوا اگرچہ کہ اوسمیں وہی باتیں تھیں جو میں نے اپنے کتاب تعلیم العقاید میں لکھدی تھیں لکن اوس کی ترتیب بطریق سوال و جواب مجھے بہت پسند آئی اور نیز بعض باتین جو میرے رسالہ تعلیم العقاید میں نہ تھین وہ بھی نظر آئین لہذا بغرض افادہ طلبہ اوسکی مضامین بھی باختصار اسمیں درج کیے گئے اور اس مختصر رسالہ کا نام ضمیمہ تعلیم العقاید مسمی بامتحان العقاید رکھا گیا اگرچہ تکرار مضامین مخل فصاحت ہے لکن آج کل منکرین عقاید صحیحہ کیلئے تکرار بیان

عقاید صحیحہ کی از حد ضرورت ہے کیونکہ بہت سارے حضرات اول تو عقاید سے واقف ہی نہیں اور
جو واقف ہیں اونکا تعامل اس امر کو بتلا رہا ہے کہ وہ عقاید کو بالکل ناکارہ سمجھتے ہیں لہذا اس زمانہ میں
تعلیم عقاید کی ہر پہلو سے ضرورت ہے جس کا اظہار میں نے اولاً بطریق بیان مسلسل ثانیاً بطریق
سوال و جواب کیا اور ثالثاً بطریق نظم ہوا وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ؁

راقم آثم

ابوالبرکات محمد عبیداللہ حنبلی المذہب چشتی الطریقہ
خادم علوم کتاب و سنت

قطعہ تاریخ کتاب ہذا از نتایج فکر فاضل اجل شاعر بے بدل مولانا مولوی محمود حسین صاحب مولوی فاضل المتخلص بہ نظمی

قوم کے ناصح مشفق جو عبید اللہ ہیں
اون کی تصنیف جو ہے حسن عقائد ہیں او سے
اس عقیدت پہ مصنف کا وہ تقوی اور زہد
سینکڑوں وعظ سنے ہونگے مگر یہ مضمون
ہر عمل کیلئے اصلاح عقاید ہے ضرور
جب عقاید ہوں نہ اچھے تو عبادت کیسی
کوئی سجدہ جو بغیر ایسے عقاید کے کرے
مئے سنت سے ہیں سرشار ہوں یہ دیکھ جام
کیسی تعلیم عقائد ہوئی ماشاء اللہ
ایسی تعلیم کا تصنیف کا ای نظمی آپ

کیوں نہ ہوں لائق توصیف و محامد کہئے
نسخہ دافع آلام مفاسد کہئے
ایسے ہوتے ہیں کہیں عابد و زاہد کہئے
کبھی کہتے بھی سنا واعظ مسجد کہئے
جس کا فاسد ہو عقیدہ وہی فاسد کہئے
ایسے عابد کو نہ عابد نہ تو زاہد کہئے
کبھی مقبول نہ ہو اوسکو نہ ساجد کہئے
جن سے اصلاح عقاید ہو قصائد کہئے
اہل اسلام کے برآئے مقاصد کہئے
سال اصلاح خوش بلوب عقاید۔ کہئے
۱۳۲۰ ف

لسہ

کتاب نظم الفرائد

یعنی

عقاید و قصائد منظوم

مصنفہ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی مرحوم مغفور
چشتی فخری نظامی المتخلص بہ شہید

جناب حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم مغفور بڑے محدث اور عالم باعمل تھے کتب آسمانی کا آپکو بہت علم تھا اہل کتاب سے مناظرہ کرنےمیں ید طولی رکھتے تھے آپکے متعدد تصانیف ہیں منجملہ انکی ایک کتاب آپکی بشارت محمدی ہے۔ جسمیں آپنے توریت اور انجیل سے جناب سرور کائنات صلعم کی بشارت کو ثابت کیا ہی آپنے اپنی تمامی عمر دینی خدمت میں صرف کردی ہر وقت ذکر اور درود میں رہتے یاد آلہی میں یہ استغراق تھا کہ بعض وقت جذب کی حالت ہوتی تھی چال ڈھال بالکل سلف صالحین اور اولیاء اللہ کے قدم بقدم تھی اس احقر کو حضرت ممدوح سے علاوہ قرابت قریبہ کے فن حدیث میں تلمذ بھی ہی اکثر اوقات مہربانی فرما کر مکان پر تشریف لاتے اور بار بار ایمان اور اسلام کی حفاظت کی تاکید فرماتے اس احقر پر بہت کچھ نظر الطاف و عنایات رکھتے تھے آپکو حضرت مولانا مولوی حافظ محمد علی صاحب سے خاندان چشتیہ میں بیعت تھی آپنے ۲۶ تاریخ جمادی الاولی ۱۳۲۳ میں بمقام ریزیڈنسی بازار حیدرآباد دکن میں انتقال فرمایا۔ اس کتاب میں جو کچھ نظم ہی وہ حافظ صاحب ہی کی ہی اگرچہ یہ نظم نکات شاعری و نزاکت استعارات و تشبیہ سے بالکل معرا ہے اور اسکی خاص وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ حافظ صاحب شاعری میں بھی صدق کو ملحوظ رکھتے تھے اسی واسطے آپنے استعارہ اور تشبیہ سے کام نہیں لیا اور اکثر مواقع میں آپکی نظم بعینہ احادیث کا ترجمہ معلوم ہوتی ہی غرضکہ آپکی سیدھی سادھی نظم آپکے جذبات ایمانیہ اور احکام اعتقادیہ کو بخوبی ظاہر کرتی ہی جس سے ہر مسلمان مستفید ہوسکتا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ قصیدہ عقاید کے بیان میں

تو اکیلا ہے ایک یا اللہ
رحم سے ہم پہ کر کرم کی نگاہ

تو ہمیشہ سے آپ اکیلا تھا
تو نے ہر چیز کو کیا پیدا

تیرے بن ذرہ ہل نہیں سکتا
کس کو ہے اختیار تیرے سوا

تو ہر ایک چیز کو ہے دیکھ رہا
تجھ سے ایک ذرہ چھپ نہیں سکتا

خاص بندے تیرے محمدؐ ہیں
دل سے اس بات کا گواہ ہو تمیں

تو نے قرآن اون کو سکھلایا
اور اونھوں نے سبھوں کو بتلایا

جو جو پیغام تو نے اونکو دیئے
سب وہ پیغام اونھوں نے ہمسے کہے

ہے محمدؐ ہمارے پیغمبر
یا الٰہی درود بھیج اون پہ

اون کے سب حکم ہم نے مان لئے
دل سے اور جان سے قبول کئے

خاص بندے تیرے ہیں عیسیٰؑ بھی
تو نے انجیل اون کو سکھلادی

تیرے پیغام اُنھوں نے پہونچائے
حکم تیرے اونھوں نے بتلائے

خاص بندے تیرے ہیں موسیٰؑ بھی
تو نے توریت اونکو لکھ کر دی

تیرے پیغام اُنھوں نے پہونچائے
سب شریعت کے حکم بتلائے

تیرے داؤد ہیں نبی پر نور
جنکو دی ہے کتاب تو نے زبور

تیرے بندے ہیں خاص ابراہیم
تو نے دی ہے اونھیں کتاب کریم

ایک لاکھ اور کئی ہزار نبی
تو نے پیدا کئے ہیں یا رب بھی

تو نے اپنا کلام اون کو دیا
دل کو بندوں کے روشن اونسے کیا

حکم قرآن میں کیا تو نے
لاؤ ایمان سب پہ تم دل سے

حکم تیرا قبول ہم نے کیا
دل سے سچا سبھوں کو جان لیا

سب نبیوں پہ اور کتابوں پہ
ہمکو ایمان ہے خالق اکبر

کرتے ہیں سب کے سامنے اقرار
نہیں ڈرتے کسی سے ہم زنہار

لائے ایمان ہم فرشتوں پر
اون میں جبریل سب سے ہیں بڑھکر

جو محمدؐ کے پاس آتے تھے
تیرا پیغام اونھیں سناتے تھے

مار کر سب کو تو جلائے گا
پھر دوبارہ بدن بنائے گا

روح کو اون میں ڈالدے گا تو
نیک و بد سے حساب لے گا تو

تیرے باتوں کو جس نے مان لیا
اوس کو باغوں میں تو رکھے گا سدا

تیرے باتوں کو جو نہ مانے گا
آگ میں اوس کو تو جلائے گا

تو نے قرآن میں یہ دی ہے خبر
ہمکو ایمان ہے تیری باتوں پر

قول اور فعل سب محمدؐ کے
دل سے اور جان سے ہمنے مان لئے

ان عقیدوں پہ ہم کو یا اللہ
رکھیو مضبوط رحم کی ہو نگاہ

ان عقیدوں پہ موت بھی دیجیو
رکھیو مضبوط قبر میں دل کو

جب فرشتے کہیں کہ تو بتلا
تیرا مالک ہے کون ہمکو بتا

ہم کہیں مالک ایک ہے اللہ
وحدہٗ لا الہ الا اللہ

جب وہ پوچھیں کہ یہ محمدؐ جو
تم میں پیدا ہوئے ہیں کون ہیں وہ

ہم کہیں لائے ہیں وہ رب کا پیام
اور ترا اللہ کا ہے اونپہ کلام

خاص بندے نبی محمد ہیں
اون کی سچائی کا گواہ ہوں میں

یا الٰہی طفیل پیغمبر
دیجیو ہم کو شربت کوثر

اور شفاعت نبی محمدؐ کی
ہووے ہمکو نصیب یا ربی

باغ جنت میں ہو تیرا دیدار
بخشدے سب گناہ یا غفار

سر ہو زیر قدم محمدؐ کے
اون کا سایہ نہو جدا ہم سے

ہر بلا سے بچائیو یارب
عافیت ہمکو دیجیو یارب

ہمکو اللہ عشق دے اپنا
عشق دے حضرت محمدؐ کا

عشق دل میں رہے ہمارے سدا
انبیاؤن اور اولیاؤن کا

خاک پائے رسول ہم کو بنا
دل رہے حسن احمدی پہ فدا

قصیدہ بیان ارکان اسلام وایمان

جو جو پیغام محمدؐ کو خدا کا آیا
سب وہ پیغام محمدؐ نے ہمیں پہونچایا

روزہ اور حج و زکوٰۃ اور نماز و قرآن
جس طرح رب نے بتایا وہ ہمیں سکھلایا

بندی اللہ کو بھولے ہوئے بیٹھے تھے سبھی
صاف رستہ اونھیں اللہ کا سب دکھلایا

ہے اکیلا وہ خدا جس نے پیمبر بھیجا
جس نے جبریل کو اوس غار تلک پہونچایا

بیٹھے جس غار میں ہی تھے محمدؐ تنہا
اونکو جبریل نے پیغام خدا پہونچایا

آدمی نے نہ پڑھایا نہ لکھایا تھا انھیں
آکے جبریل نے قرآن اونھیں سکھلایا

دیکھکر دنگ ہوئے سب پڑھے لکھے یکسر
ڈر گئے دل میں کہ فرمان خدا کا آیا

جو نمانیگا اوسے آگ میں ڈالیگا خدا
جس نے مانا اوسے جنت میں سے گھر پایا

ہے یہ اللہ کی تعلیم کلام اوس کا ہے
کون تھا رب کے سوا جس نے یہ سب بتلایا

جو پڑھی لکھوں نے قرآن میں محمدؐ سے سنا
سب وہ توراۃ میں انجیل میں لکھا پایا

ہے اکیلا وہ خدا اوس نے بتایا سب کو
سارے پیغمبروں سے اوس نے یہی فرمایا

یہی توریت میں موسیٰ کو بتایا رب نے
یہی انجیل میں عیسیٰ کو بھی ہے سکھلایا

یہی داؤد سے ہے رب نے زبوروں میں کہا
یہی قرآن میں محمدؐ سے یہی ہے فرمایا

ہے ہمیشہ سے خدا اور رہیگا وہ سدا
وہی تھا اوس نے یہ سب کچھ ہی بنا دکھلایا

سب کا مالک ہی وہی اوس کے سبھی ہیں بندے — خاص بندہ وہ ہے پیغام جو اوس کا لایا

بندی اوس کے ہیں محمدؐ بھی اور عیسیٰ موسیٰ — سارے نبیوں کو جو پیغام خدا کا آیا

سب پہ ہم دل سے یقین لائے ہیں اے رب کریم — سب وہ برحق ہے جو کچھ تو نے ہمیں سمجھایا

سچ ہے قرآن اور انجیل زبور اور تورات — تو نے عیسیٰ و محمدؐ سے جو کچھ فرمایا

سب کتابیں تیری آنکھوں پہ ہیں سب ہیں سر پر — سب نبی ایک ہیں فرق اون ہیں کہاں سے آیا

سب رسولوں کے ہیں سردار محمدؐ پیارے — خاص محبوب ہیں نام اونکا ہے سب کو بھایا

بعد اونکے نہیں بھیجے گا خدا کوئی نبی — سب چلیں اوسپہ جو کچھ حکم ہے اونپر آیا

پہلے پہلے کی بہت حکموں کو موقوف کیا — چلو اس حکم پر اب جو کہ ہے پچھلا آیا

تو نے بھیجے ہیں ہزاروں ہی نبی یا اللہ — سب وہ برحق ہے جو کچھ تو نے اونھیں بتلایا

ساری پیغمبروں پر لائے ہم ایماں یارب — حکم تیرا یہ محمدؐ نے ہمیں پہونچایا

سب کتابوں پہ بھی ایمان ہی دل سے ہمکو — یہی اقرار زباں کو بھی ہے ہر دم بھایا

نکریں ضد نہ چھپاویں یہ ہے ایمان اپنا — رکھیو مضبوط کہ اندھیر بہت ہے چھایا

بھولے جاتے ہیں تیرے نبیونکو اب لوگ کثر — وقت دجال کا نزدیک جو اب ہے آیا

جلد وقت عیسیٰؑ مریم کا دکھا دے ہمکو — دل بہت لشکر دجال سے ہے تنگ آیا

واسطے نبیوں کے ایمان بچا لے یارب — مرشدوں کا رہے اللہ دلوں پر سایا

دل محمدؐ پہ فدا روح عیسےٰ کے صدقے — جس سے ہے نور محمدؐ کا دلوں میں آیا

رب نے ہے ملک سلیمان کا محمدؐ کو دیا — فخر کی جا ہے نبیؐ ہم نے ہے ایسا پایا

جو نبی کے ہیں محب اونکا سدا ساتھ رہے — آنے پاوے نہ شیاطین کا دل پر سایا

سب فرشتے بھی تیری خاص ہیں بندی یارب — اون ہیں جبریل نے رتبہ بہت اونچا پایا

بیٹھہ پر تخت کو تیرے جو لئے رہتے ہیں — اون فرشتوں نے بھی کیا عیش ابد کا پایا

مار کر سب کو جلادی گا تو لیویگا حساب — جا بجا تو نے یہ قرآن میں ہے فرمایا

سب کو باغوں میں تو رکھے گا ہمیشہ یارب
تجھ پہ اور تیرے رسولوں پہ جو ایمان لایا

آگ میں اونکو جلاوے گا سدا تو یارب
تیرے نبیوں کو جنہوں نے کہ ذرا جھٹلایا

نیک و بد کام جو سب ہوتے ہیں اور راحت و رنج
سب تیرے علم میں تھا تو ہی نے سب لکھوایا

حکم سے تیرے قلم نے ہے جو کچھ لکھ رکھا
اپنی قدرت سے وہی تو نے بنا دکھلایا

بخشد ہو میرے محمد کی سفارش سے گناہ
دل قوی ہے کہ وسیلہ ہے یہ بھاری پایا

اپنے دیدار کا وعدہ جو کیا ہے تو نے
دل تڑپتا ہے کہ پردہ یہ ہو کب تک چھایا

جلد آجائے قیامت کہیں پردہ اوٹھے
تجھ کو دیکھیں کہ محمد سے یہ وعدہ پایا

کر دے اللہ مجھے عشق محمد میں فنا کا پتلا
تیری رحمت کا ہمیشہ رہے ہم پر سایا

قصیدۂ قرآن کی حقیقت اور جنوں کا قرآن پر ایمان لانا

شکر حق ہم نے محمد سا پیمبر پایا
عرش پر سے جب پیغام خدا کا آیا

سب فرشتوں کا وہ سردار جو ہے جبرائیل
وہ محمد پہ ہے پیغام خدا کا لایا

تخت کے پاس خدا کے جو ہے حاضر رہتا
زور و قوت بہت اللہ سے اوس نے پایا

معتبر ہے حق امانت کا ادا کرتا ہے
جو کہا رب نے وہی اوس نے یہاں پہونچایا

کچھ پڑھے لکھے نہ تھے گرچہ محمد پیارے
اوس نے قرآن سنایا اونھیں اور سکھلایا

یہ نشانی ہے خدا کی اسے دیکھو لو گو
کس نے اوروں کو پڑھایا یہ کہاں سے آیا

نہ وہ توراۃ پڑھے تھے نہ پڑھی تھی انجیل
سب کتابوں کا خلاصہ جو یہ ہے لکھوایا

کون تھا رب کے سوا اون کا سکھانے والا
بھیج جبریل کو اللہ نے سب بتلایا

فرض یہ پانچ نمازیں ہوئیں معراج کی رات
اونکو اللہ نے جب عرش تلک بلوایا

طور پہ حضرت موسیٰ نے جھلک دیکھی تھی
آپ نے عرش پہ دیدار خدا کا پایا

لائے ایماں وہ توراۃ کے پڑھنے والے
دل میں جن کے نور اور خوف خدا کا آیا

بادشاہ ملک حبش کا وہ جو تھا عیسائی
سن کے قرآن کو رونے لگا سب عیسائی
آسمان سے لگے جنوں پہ برسنے شعلے
سب ہوئے دنگ کہ سنتے تھے سدا ہم جاکر
جب کہ جنوں نے یہ قرآن محمد سے سنا
سب سے کہتے پھرے اب رب کو اکیلا جانو
اس لئے ہم پہ عذاب آگ کا بھیجا رب نے
حضرت عیسیٰ کے تھے دیکھنے والے کچھ جن
کشتہ اس تیغ کے سب جن و بشر ہونگے تھیٹ

اوس نے قرآن کے جب سورتوں کو پڑھوایا
مزہ انجیل کا قرآن میں سب نے پایا
غیب کا حال فرشتوں سے نہ کچھ سن پایا
شعلے برسے ہیں یہ کیوں قہر یہ کیوں ہے آیا
لائے ایمان اور اوس دین کو جا پھیلایا
لاؤ ایمان محمد پہ یہ قرآن آیا
دل پہ ہم سب کے ہے اب نور محمد چھایا
دل سے اور جان سے اونھیں یہ محمد بھایا
شکر حق جس نے یہ قرآن ہمیں سکھلایا

جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آنا اور وحی کی حقیقت

ہے بخاری میں کہ یوں عائشہ نے فرمایا
کہ وہ اللہ کے پیغام کے لانے والے
خواب جو دیکھتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا ظہور
آپ کے دلمیں پھر اللہ نے یہ ڈال دیا
بیٹھتے غار حرا میں وہ اکیلے جاکر
ساتھ لیجاتے تھے کھانا وہ کئی راتوں کا
ہو چکا جب تو گئے پاس خدیجہ کے رسول
تھا یہ دستور یہانتک کہ وہ وقت آپہونچا
وہ یہہ بولا کہ پڑھو آپ یہ بولے اوس سے
آپ کہتے ہیں بہت زور سے بھیچا (دبایا) مجھکو

اول اس طرح سے پیغام خدا کا آیا
جن پہ اللہ نے رحمت کا ہے مینہ برسایا
خواب سچا اونھیں خالق نے بہت دکھلایا
کہ اکیلے میں بہت بیٹھنا دل کو بھایا
تھا مزا یاد میں اللہ کے ایسا پایا
گھر میں آتے نہ تھے دستور یہ تھا ٹھیرایا
لے گئے کھانا جو اوتنے ہی دنوں تک کھایا
غار میں تھے کہ خدا کا وہ فرشتہ آیا
پڑھنے والا میں نہیں کب مجھے پڑھنا آیا
انتہا کا مجھے زور اوس نے بہت دکھلایا

پھر مجھے چھوڑ دیا پھر یہی بولا کہ پڑھو — میں یہ بولا کہ نہیں ہے مجھے پڑھنا آیا
دوسرے مرتبہ پھر زور سے بھینچا مجھکو — انتہا کا جو کہ ہے زور مجھے دکھلایا
پھر مجھے چھوڑ دیا پھر یہی بولا کہ پڑھو — میں یہ بولا کہ نہیں ہے مجھے پڑھنا آیا
تیسرے مرتبہ پھر زور سے بھینچا مجھکو — انتہا کا جو کہ ہے زور مجھے دکھلایا
چھوڑ کر پھر یہ کہا نام سے اوس رب کے پڑھو — جس نے پیدا کیا انسان کو جمے خون سے بنایا
تم پڑھو شان بڑی ہیگی تمہارے رب کی — علم جس رب نے قلم سے ہی سنو سکھلایا
آدمی کو وہ سکھایا جو نجانا اوس نے — مطلب اقرء کا جو یہ آپنے اوس دم پایا
لے کے ان آیتوں کو گھر کے طرف پلٹے آپ — دل دھڑکتا تھا یہ کچھ جاڑا وہیں چھایا
گھر میں جب پاس خدیجہ کے محمدؐ آئے — اون سے اوسوقت یہ لفظ آپنے فرمایا
کہ اوڑھا دو مجھے کپڑے میں چھپا دو مجھکو — جب اوڑھایا تو گیا اونپہ جو تھا ڈر چھایا
حال سب اپنا خدیجہ سے کہا اور بولے — کہ مجھے جان پر اپنے سے بہت خوف آیا
وہ یہ بولیں تمھیں رسوا نہیں کریگا خدا — مجھکو واللہ یقیں اسکا ہے دلپر چھایا
کیونکہ تم جوڑتے ہو رشتے کو اور ناتے کو — بات سچ بولتے ہو تم کو بہت سچ بھایا
بوجھ ہر ایک کا اوٹھا لیتے ہو اپنے اوپر — آن ہوی چیز کو ہر شخص نے تم سے پایا
اور کہا کرتے ہو مہمان کی تم مہمانی — جو کوئی حق پہ ہوا اور اوسپہ کٹھن وقت آیا
اوس کی کرتے ہو مدد اوس کا دیا کرتے ہو ساتھ — یعنے جسمیں ہیں یہ صفتیں وہ ہے رب کا بھایا
ورقہ تھے وہ جو خدیجہ کے چچا کے بیٹے — لے چلیں آپ کو اون پاس یہ سب تبلایا
عمر تھی اون کی بڑی بوڑھے تھے اور اندھے تھے — دین پر حضرت عیسیٰ کے تھے اونہیں تہا پایا
وہ لکھا کرتے تھے انجیل کو عبرانی میں — لکھتے تھے جسقدر اللہ نے تھا لکھوایا
وہ فقد بولے کہ میرے بھائی کے بیٹے بولو — دیکھتے کیا ہو تمھیں رب نے ہی کیا دکھلایا
آپ نے حال کہا اون سے جو کچھ دیکھا تھا — بولے ورقہ کہ کلام ایسا ہے تم پر آیا

جیسا اللہ نے موسیٰ پہ اُتارا تھا کلام
شہر سے آپ کو جب لوگ کریں گے باہر
کیا نکالیں گے مجھے شہر سے باہر یہ لوگ
دشمنی لوگوں نے کی اوس سے یہی ہے دستور
تو کروں گا میں مدد آپ کی مضبوط مدد
اوٹھ گئے ولیں یہ ارماں لئے دنیا سے
غم ہوا اس کا بہت آپ کو اور رنج و قلق
اونچے اونچے وہ پہاڑوں پہ کئی بار گئے
جب کبھی آپ نے چاہا کہ پہاڑوں سے گروں
نم ہوا اللہ کے پیغام کے لانے والے
دل ٹھہر جاتا تھا اور جی کو قرار آتا تھا
بعد مدت کے پھر ایک روز کا ہے یہ احوال
ہیں چلا جاتا تھا آواز اک اوپر سے سنی
بیٹھا کرسی پہ ہے آسماں زمین کے بیچوں
ہیں یہ بولا کہ اوڑھا دو نم اوڑھا دو مجھکو
اے لحاف اوڑھنے والے تو کھڑا ہو کہ ڈرا
پاک رکھ کپڑوں کو اور چھوڑ دے ناپاکی کو
عائشہ کہتی ہیں حارث نے یہ پوچھا اون سے
کبھی گھنٹی کی سی آواز میں آتا ہے پیام
جب وہ تھم جاتا ہے کر چکتا ہوں یاد اوسکی بات
باتیں کرتا ہے جو کہتا ہے میں کر لیتا ہوں یاد

کاش کہ میں نے بھی اوس وقت کو ہوتا پایا
ورقہ سے آپ نے ارشاد یہ پھر فرمایا
بولا ان جو کوئی اس طرح کی باتیں لایا
ہیں نے وہ دن جو اگر آپ کا حضرت پایا
ورقہ کا تھوڑے دنوں بعد جو وعدہ آیا
پھر نہ مدت تلک اللہ کا پیغام آیا
رب کے پیغام نہ آنے کا جو غم تھا چھایا
چاہا ہیں گر پڑوں اوپر سے یہ دل میں آیا
سامنے آن کے جبریل نے یوں فرمایا
یا محمد یہ میں سچ کہتا ہوں غم کیوں چھایا
کلمہ تسکین کا جبریل سے جب سن پایا
کہا جابر نے کہ یوں آپ نے ہے فرمایا
دیکھا اوپر تو فرشتہ جو حرا میں آیا
ڈر گیا اوس سے زمین تک میں جھکا گھر آیا
جب اوڑھایا تو یہ اللہ کا پیغام آیا
کہ مرا رب ہے بڑا اوسکا مجھے حکم آیا
پھر لگاتار بہت رب کا ہے پیغام آیا
کس طرح آتا ہے پیغام تو یوں فرمایا
زور پڑتا ہے بہت مجھ پہ وہ جب دم آیا
اور کبھی مرد کی صورت میں فرشتہ آیا
عائشہ کہتی ہیں جاڑے میں جو پیغام آیا

جاڑا شدت کا تھا جسوقت کہ آیا پیغام — اون کے ماتھے سے عرق خوب سا بہنا پایا
ہے بخاری میں کہ عباس کے بیٹے نے کہا — کہ یہ دستور نبی پاک نے تھا ٹھیرایا
ساتھ جبریل کے تھے آپ بھی پڑھتے جاتی — اون کو قرآن میں پھر حکم خدا کا آیا
مت ہلا اپنی زبان جلدی نہ کر پڑھنے میں — ہم نے اب یاد دلایا تجھے اور پڑھوایا
جبکہ جبریل پڑھے تم سنو اور چپکے رہو — اسکے بعد آپ نے دستور یہ تھا ٹھیرایا
چپکے وہ سنتے تھے جبریل پڑھا کرتے تھے — وہ گئے تب جو پڑھایا وبعینہ پایا
اس طرح تیرہ برس آپ رہے مکہ میں — تھوڑا تھوڑا اسی انداز سے قرآن آیا
پھر مدینہ میں رہے دس برس اللہ کے رسول — تھوڑا تھوڑا اونھیں جبریل نے سب پہونچایا
ماہ رمضان میں ہر اک رات جبریل آتے — پھر پڑھاتے تھے وہی پہلے جو تھا بتلایا
سارا قرآن یہ تیئیس ۲۳ برس میں اوترا — اون کو اللہ سے پھر موت کا پیغام آیا
قبر میں زندہ ہیں اور آپ دعا کرتے ہیں — اب بھی دیدار بہت لوگون نے اونکا پایا
اونپہ قرآن جو اترا تھا ہے ابتک باقی — رکھیو یاد آپ نے ارشاد یہ ہے فرمایا
چھوڑے جاتا ہون میں قرآن اسے پکڑے رہو — نور ہے جس نے کہ دیکھا اسی رستہ پایا
اپنے گھر والوں کو میں تم میں ہوں چھوڑا جاتا — دیکھو ان دونوں کو ہے مجھ سے جو تم نے پایا
کس طرح دونوں سے پیش آتے ہو تم بعد میرے — دونوں ہوں گے نہ جدا آپنے یوں فرمایا
حوض پر پاس میرے ہوئیں گے دونوں حاضر — رکھیو مضبوط الٰہی کہ برا وقت آیا
ساتھ قرآن کا اور آل محمد کا رہے — جو محب اون کے ہیں اونکا رہے دلبر سایا
اے شہید اون کے تصور میں ہمیشہ رہیو — جن سے اللہ و محمد کو ہے تو نے پایا

قصیدہ بیان توحید باری تعالیٰ

اکیلا ہے تو سب کا مقصود تو ہے — محمد سے بندے کا معبود تو ہے

تجھے سجدہ کرتے ہیں عیسیٰ و آدم — ہر اک چیز ساجد ہے مسجود تو ہے
تو خالق ہے عیسیٰ و روح القدس کا — نبی اور محمد کا معبود تو ہے
تیرا کام ہے مارنا اور جلانا — ہر اک چیز فانی ہے موجود تو ہے
جو بندے جلادیں تو قدرت ہے تیری — کہ ساتھ اون کے ہر وقت موجود تو ہے
باذنی تیرے اذن بن کون بولے — کہ سب تیرے بندے ہیں معبود تو ہے
تصاویر تیری ہیں سب دل کے اندر — اکیلا الگ سب سے موجود تو ہے
سوا تیرے جو کچھ ہے سایہ ہے تیرا — بنایا ہے سب تو نے معبود تو ہے
بنانا مٹانا تیرے ہاتھ میں ہے — سبھی تیرے طالب ہیں مقصود تو ہے
نہ اول ہے تیرا نہ آخر ہے تیرا — ہمیشہ سے تھا اب بھی موجود تو ہے
تجھے پوجتے ہیں ولی اور پیغمبر — شہید اور پیروں کا معبود تو ہے

مناجات

الٰہی تو ہی ہے شفا دینے والا — تو ہی ہے مرض کی دوا دینے والا
تو ہی دفع کرتا ہے ہر ہر مرض کو — تو ہی ہر بلا کا مٹا دینے والا
دل اور روح اور تن کو دشمن بہت ہیں — تو ہی دشمنوں کا مٹا دینے والا
دلوں میں بہت پھوٹ ہے یا الٰہی — تو ہی ہے دلوں کا ملا دینے والا
محمد کی امت کے دل مر گئے ہیں — تو ہی ہے دوبارا جلا دینے والا
الٰہی بہت بڑھ گئی دل کی سختی — تو ہی ہے دلوں کا جھکا دینے والا
محمد کو قرآن تو نے دیا ہے — تو ہی ہے دلوں پر چڑھا دینے والا
رچا دے دلوں میں حدیث اور قرآن — تو ہی آب کوثر پلا دینے والا
تیرے ڈر سے دل ہو گئے ہائے خالی — تو ہی ہے دلوں کا ہلا دینے والا

بہت پڑ گئے ہاے غفلت کے پردے	تو ہی اب ہے پردے اوٹھا دینے والا
اندہیری بہت چھا گئی ہے دلونپر	اندہیروں کا تو ہے مٹا دینے والا
شہید محبت بنا ہم کو یارب	کہ ہر شے کا تو ہے بنا دینے والا

بادۂ توحید

پلادے ساقی شراب وحدت کہ کچھ نسوجھے سوا خدا کے	اوٹھادے پردے دوئی کے دل سے دکھادے کم تخت کبریا کے
محمدی رنگ میں ڈبو دے یہ رنگ غفلت کے دل سے دہو دے	یہ خود پرستی کا ہوش کہو دے وہ ساغر بیخودی پلا کے
اوس آتشین جام سے چھکا دے جو نفس شیطان کو جلا دے	یہ دل ہے مردہ اسے جلادے وہ عیسوی معجزہ دکھا کے
دلونمیں مستی و شوق بھر دے وہ رب ارنی کا ذوق بھر دے	ذرا تو بیخود اوسے کر دے وہ ماجرا طور کا سنا کے
سکینہ تابوت دلکو کر دے وہ احمدی فیض دلمیں بھر دے	کہ خود خدا دلمیں گھر بنا دے دعا یہ کر رب سے ہاتھ اوٹھا کے
لگادے آنکھوں میں دل کی سرمہ کہ ہر طرف منہ خدا کا سوجھے	گلے کے رگ سے بھی پاس ہے وہ دکھادے پردہ ذرا اوٹھا کے
سوا خدا کے فنا ہے سب کو بقا ہمیشہ ہے ذات رب کو	کیا ہے سب کو اوسی نے پیدا اوسی کو کر یاد دل لگا کے
اوسی کے رہ دیہیان میں ہمیشہ کہ اپنے آگے تو اوسکو پاوے	نبی محمد کا قول ہے یہ پیام لائے ہیں جو خدا کے
زبور داؤد کو جو دیکھا عجب دعائیں ہیں عاشقانہ	کیا ہے نبیوں کو اپنا عاشق یہ عشق کے قاعدے بتا کے
حدیث و قرآن میں ہے لکھا سب اگلے نبیوں کو جو بتایا	نبی سب اس دن کے منتظر تھے یہی ہے مضمون اشعیا کے
زبور میں فیض احمدی کا سنایا داؤد کو جو مضمون	خوشی اسی دن کی کرتے تھے سب زبور پڑہتے تھے گا بجا کے
شہید امت میں اوس نبی کی خدا نے ہمکو کیا ہے داخل	کہ سب نبی اونکے منتظر تھے یہ فضل ہمپر ہوئے خدا کے

آتش محبت

تیری محبت میں جن و انسان ہر اک کے دلکو کباب دیکھا	بھڑک رہی ہے دلونمیں آتش ہر اک کا دیدہ پر آب دیکھا
چھڑک رہا ہے نمک دلونپر تیرا وہ حسن و جمال نمکیں	خیال گیسوئے پر شکن میں ہر اک کو پر پیچ و تاب دیکھا

تیری نگاہونکی معجزوں نے مٹایا عالم سے سحر و افسون
تو وہ قیامت ہے جسکے آگے ہی بند فتنوں کا باب دیکھا

تیرے تصور میں ڈوب جانا یہ اپنا ایمان ہم نے جانا
تیری تجلی کا دیکھ پایا یہ سب سے بڑھکر ثواب دیکھا

مریں نہ حسرت میں کیوں نہ عاشق نہ کیوں قیامت ہو اوسکی دلپر
کہ لاکھوں پردے ہیں ہر طرف سے کبھی نہیں بے حجاب دیکھا

چھپا ہے رشک قمر تو جب سے قیامت آئی یہ ہم تو سمجھے
تمام عالم میں ہے اندھیرا زمین فلک سب خراب دیکھا

مگر جو تیری ہے خاص محفل وہاں بھی بسمل ہیں لاکھوں ہے دل
نہیں کسی میں یہ دلربائی کہیں نہ ہرگز یہ داب دیکھا

ہزار دل بن دیکھے ہی فدا ہیں جو تیرے ڈنکی نظر پر صدا ہیں
تیرے ہی کلمے کو دل سے جپتا دف اور چنگ و رباب دیکھا

تمام عالم ہے مست و بیخود تیری ہے ساغر سے یا محمد ص
تیری نوا نکھوں کے آگے سجدے میں ہم نے خم شراب دیکھا

شفیع محشر نبی محمد ص ہے اوسکے سایہ میں جو کہ آیا
نہ قبر میں ہے کچھ اوسکو تنگی نہ حشر میں کچھ عذاب دیکھا

پیام وہ آن پڑھا ہی لایا خدا نے خود ہے جسے پڑھایا
پڑے لکھوں کی ہے چوکڑی گم جو حال اہل کتاب دیکھا

کلام خالق جو اوسپہ اوترا جو اوسکے زبانسے نکلا
تمام علموں کا ہم نے پارہ اوسی کو لب لباب دیکھا

گرا جو اوس کا عرق زمین پر تو سرخ گل کا درخت نکلا
اوسی کی خوشبو سے ہے معطر جہاں میں ہم نے گلاب دیکھا

زہے نصیب اوسکے ساتھیوں کے دل اونکی خاک قدم پہ صدقے
جنھوں نے بے پردہ اس جہاں میں رخ رسالتمآب ص دیکھا

شہید اب بھی کرم ہے خیر اونھیں ہے حاصل وصال دلبر
کبھی وہ دیدار خواب میں ہے کبھی ہے یوں بے نقاب دیکھا

قصیدہ

یقین ہے کہ بے شک وفا کیجیے گا
ہمیشہ کرم اور عطا کیجیے گا

تیرے بن بہت تلخ ہے زندگانی
کرم مجھ پہ بہر خدا کیجیے گا

نہ اوٹھے گا یہ سر تو قدموں سے تیرے
اگر سر بھی تن سے جدا کیجیے گا

رہوں ساقیا مست جام محمد ص
یہی میرے حق میں دعا کیجیے گا

دلا نقش حب جناب محمد ص
سدا لوح جان پر لکھا کیجیے گا

شہید اشرف الانبیاء کے قدم پر
سر و زر و دل و جان فدا کیجیے گا

قصیدہ

دل است عاشق نام تو یا رسول اللہ — فدائے طرز کلام تو یا رسول اللہ

بہ پیش لعل لبت روح العطش گویاں — دل است تشنۂ جام تو یا رسول اللہ

فدائے نکہت زلف تو ہوش و صبر و قرار — فتادہ عقل بدام تو یا رسول اللہ

مہ است حلقہ بگوش رخ دل افروزت — جمال زہرہ غلام تو یا رسول اللہ

تو عکس اول حسن قدیم لم یزلی — زہے علو مقام تو یا رسول اللہ

بحال زار من بینوا شہا نظرے — کہ آمدم بسلام تو یا رسول اللہ

شراب وحدت و عرفان ہم ہمی خواہد — زفیض رحمت عام تو یا رسول اللہ

شہید را بہ نگاہے نما فنا فی اللہ — بجان فدہست غلام تو یا رسول اللہ

قصیدہ

فدا تجھ پہ یہ دل ہوا چاہتا ہے — قدم پر ترے سر دیا چاہتا ہے

تیری شمع رخ پر فدا ہو کے دل سے — یہ پروانہ تیرا جلا چاہتا ہے

دل آویز بندوں کا کس طرح تجھ پر — تو وہ ہے کہ تجھکو خدا چاہتا ہے

پھنسا رہیو عشق محمدؐ میں اے دل — اگر تو خدا سے ملا چاہتا ہے

۱ مریض محبت کو آکر جلا لو — کوئی دم میں آخر ہوا چاہتا ہے

پھنسا زلف جاناں کی تو سلسلے میں — کھلا دل اب آگئے تو کیا چاہتا ہے

۲ ذرا اپنے کشتے کو ٹھوکر لگا دو — جنازہ اب اوس کا اوٹھا چاہتا ہے

شہید آکے ہو خاک پائے فخر دین کا
اگر آب کوثر پیا چاہتا ہے

قصیدہ نعتیہ فارسی و اردو از نتایج افکار غواص بحر معانی شاہسوار میدان سخندانی یعنے غلام محمد صاحب عرب المتخلص بہ شوق حیدر آبادی آغائی ابو العلائی صیغہ دار محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

فارسی

چوں جرعہ کشند از مئے عرفان محمد	رقصند بہ ہر میکدہ مستان محمد
مستانہ شتابند بہ تن جامہ دریدہ	دلدادہ سوئے بزم حریفان محمد
از عرش بیایند ملک بہر ستودن	در انجمن مدح سرایان محمد
یابند ز رضوان صلۂ مدح سرائی	در گلشن فردوس ثناخوان محمد
دل می نتپد اے خضر پیر سوی مدینہ	از بہر قدم بوسیٔ دربان محمد
جبریل امیں گرچہ پر و تا سر سدرہ	کم نیست ازین پایہ دربان محمد
ابواب سعادت سر عشاق کشاید	دل بستگی کاکل پیچان محمد
ای چرخ چہ نازی بہ علو پایگی خویش	دستت نرسد تا سر ایوان محمد
بالائے فلک حکم چو شد پس مہ کامل	شق گشت و برآمد ز گریبان محمد
ہر صبح فروزد رخ خود مہر جہانتاب	از روشنی شمع شبستان محمد
ادریس و سلیمان و صفی عیسی و موسی	یابند ہمہ بہرہ از خوان محمد
تشویش چہ از لغزش پا روز قیامت	واللہ من و دست بدامان محمد
آمرز مرا بہر محمد تو خدایا	شوق است غلامی ز غلامان محمد

اردو

میرے سر پہ ہے سایہ مصطفی کا	نہیں محتاج میں ظل ہما کا

میں عاشق ہوں حبیب کبریا کا
جہاندار و شہ ہر دو سرا کا

عجب کچھ رنگ ہے اوس مہ لقا کا
خدا محبوب ہے اوس کا وہ خدا کا

میں دیوانہ ہوں محبوب خدا کا
نہیں مجنوں کسی لیلی ادا کا

حبیب ہے ورد احمد کے ولا کا
وہ کب طالب ہے عیسی کی دوا کا

تمنا ہے کہ لیلوں خواب میں بھی
نظر آئے تو بوسہ نقش پا کا

فرشتوں میں شب معراج ہر جا
فلک پر شور تھا صل علی کا

سراپا نے تیرے ای شاہ خوبان
اڑایا ماہ کنعان کا بھی خاکا

مدینہ لے گئی مجکو اڑا کر
بڑا احسان ہے باد صبا کا

میں مر جاؤں جو عشق مصطفی میں
مزا اوسدم ملے گا کچھ قضا کا

نبی کے یاد میں نکلے میری جان
نتیجہ مجھکو ملجاے دعا کا

نسیم خلد سے کیا کام مجکو
سنگھا دو لخلخہ زلف دوتا کا

تیری دلبر پر ای شاہ مرسل
جھکا رہتا ہے سر شاہ و گدا کا

رہے ہے ہر خدا اے بندہ پرور
قیامت میں خیال اس بینوا کا

شہا بہر دیجئے نعمت سے اپنے
خدا کے واسطے کاسہ گدا کا

کھڑا ہے شوق در پر مصطفے کے
کہ جو محبوب ہے پیارا خدا کا

کلام نخوی قدس سرہ

ای خاتم الانبیا خدارا نظرے
نام آور دوسرا خدارا نظرے

دارم غم دلخراش ورد کے سینے
سر حلقۂ اصفیا خدارا نظرے

ای سرور مرسلان بسویم نظرے
ای ہادی انس و جاں بسویم نظرے

عصیان من از بلندی چرخ گذشت
ای شافع عاصیاں بسویم نظرے



فہرست کتاب تنظیم الفراید

التماس

یہ کتاب علمار ذوی الاحترام کی خدمت میں بغرض تنقید پیش کی جاتی ہے تاکہ جس مسئلہ کی متعلق اعتراض واجبی ہو بغرض اصلاح اوس سے مجھکو مطلع فرمائیں یہ احقر نہایت شکریہ کے ساتھ اوسکو قبول کریگا اور انشاء اللہ تعالی طبع ثانی میں اوس کا لحاظ رکھا جائیگا اور عامۂ مسلمین کے لئے یہ کتاب اس غرض سے چھاپی گئی ہے کہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی اوس سے نفع پہونچائیں۔

اگرچہ دینی کتابوں کی رجسٹری کرانا میں پسند نہیں کرتا لکن چند مصالح کی غرض سے میں نے اس کی رجسٹری کرائی ہے کوئی صاحب میرے بلا اجازت اس کو نہ چھاپیں اور جسقدر نسخے مطلوب ہوں وہ مجھ سے طلب فرمائیں جس کتاب پر میری دستخط نہ ہو وہ مال مسروقہ سمجھا جائے گا میں حتی الامکان اس کتاب کی اشاعت چاہتا ہوں تاکہ ہر اک مسلمان اپنے دینی عقاید سے واقف ہو جائے اس کتاب سے نہ مجھکو شہرت مقصود ہے نہ نفع حاصل کرنا چنانچہ اس غرض سے میں نے اس کتاب کی قیمت بہت ہی قلیل رکھی ہے تاکہ ہر شخص منتفع ہو اگر ہمدردان قوم اور بہی خواہان اسلام اس قسم کی دینی کتابوں سے دلچسپی لیتے رہینگے تو انشاء اللہ تعالی اور بھی ایسی دینی کتابیں شایع ہوتی رہینگیں۔

ابو البرکات محمد حبیب اللہ۔